وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

اور پاک کرتا ہے انہیں اور
سکھاتا ہے انہیں قرآن اور سنت

جمالِ تصوف

مُصَنِّفْ
... الحلیم نقشبندی (خطیب جامع مسجد حیات النبیؐ چکوال)

3383

جامعہ انوار الاسلام ... لائن پارک چکوال فون ۲۴۷۶

وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

اور پاک کرتا ہے انہیں اور سکھاتا ہے انہیں قرآن اور سنّت

جمالِ تصوّف

مصنّف

علامہ حافظ عبدالحلیم نقشبندی

(خطیب جامع مسجد حیات النبیؐ چکوال)

ناشر

جامعہ انوارالاسلام غوثیہ رضویہ لائن پارک چکوال فون ۲۴۷۶

Marfat.com

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

86652

[illegible]

نام کتاب ــــــ جمالِ تصوّف

مصنّف ــــــ مولانا حافظ عبدالحلیم خطیب جامع مسجد حیات النبیؐ چکوال

پروف ریڈنگ ــــــ • قاری مقصود حسین
• قاری عاشق حسین

کتابت ــــــ فیروز سدھالوی

بار ــــــ دوم

تعداد ــــــ ۵۰۰

مطبع ــــــ ایس ٹی پرنٹرز گوالمنڈی راولپنڈی،

قیمت ــــــ ۴۵ روپے

پرنٹنگ ملک محمد عبدالقدوس فون:- ۵۹۱۹۰۱

باہتمام :- حافظ غلام محمد، حافظ امیر محمد خان -

Marfat.com

اِنتساب

بصد عجز و نیاز منبعِ صدق و صفا، معدنِ جود و عطا، افضل الخلق بعد الانبیاء، خلیفہ محبوبِ ربِّ اکبر سیّدنا و مولٰینا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے نام

نذر

زبدۃ الاصفیاء، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت

الحاج حافظ محمد مطلوب الرسول صاحب للّٰہ شریف

عبد الحلیم

Marfat.com

ملنے کے پتے

- مکتبۂ قادریہ
  اندرون لوہاری گیٹ لاہور

- مکتبۂ رضویہ
  ہسپتال روڈ چکوال

- مکتبہ رحمانیہ
  نزد لاری اڈہ چکوال

- کاشف سٹیشنری سٹور
  لائن پارک چکوال

- تنویر سٹیشنری مارٹ
  سرگودھا روڈ چکوال

Marfat.com

تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں
نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

(اقبال)

Marfat.com

هر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

او نشیند در حضورِ اولیاء

(رومیؒ)

نہ تخت و تاج نہ لشکر و سپاہ میں ہے

جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے

(اقبالؒ)

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	تاثرات • ڈپٹی کمشنر چکوال ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی	۱۲
۲	〃 • پروفیسر نثار جمیل پرنسپل گورنمنٹ کالج پیر پھلاہی	۱۹
۳	اظہارِ خیال شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالحکیم صاحب شرف قادری جامعہ نظامیہ لاہور	۲۲
۴	تعارف عابد حسین شاہ صاحب ناظم بہاؤالدین زکریا لائبریری چھنی (چوآسیدن شاہ)	۲۳
۵	قرآن میں تصوّف کا ثبوت ۔	۲۷
۶	حدیث میں تصوف کا ثبوت ۔	۲۸
۷	امام مالکؒ کا ارشاد ۔	۲۹
۸	صوفی کا ماخذ "سوف" ہے ۔	۳۰
۹	حضرت جنید بغدادیؒ کا ارشاد ۔	۳۱
۱۰	حضرت سلطان باہوؒ کا ارشاد	۳۱
۱۱	حضرت معروف کرخیؒ فرماتے ہیں ۔	۳۲
۱۲	علامہ جوزیؒ فرماتے ہیں ۔	۳۲
۱۳	ابوبکر الکتانیؒ فرماتے ہیں ۔	۳۲
۱۴	حضرت جنید بغدادیؒ کا ارشاد ۔	۳۲
۱۵	ابوسعید الخرازؒ فرماتے ہیں ۔	۳۳
۱۶	حضرت امیر خسروؒ فرماتے ہیں ۔	۳۳

Marfat.com

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۴۳	حضرت سہل بن عبداللہؒ فرماتے ہیں۔	۱۷
۴۳	حضرت بیر بلویؒ فرماتے ہیں۔	۱۸
۳۴	امام غزالیؒ کا ارشاد۔	۱۹
۳۵	ولی دو قسم کے ہیں۔	۲۰
۳۵	اولیاءاللہ کی علامات۔	۲۱
۳۷	مولینا جامیؒ فرماتے ہیں۔	۲۲
۳۷	حضرت مجدد الف ثانیؒ کا ارشاد۔	۲۳
۳۸	امام رازیؒ فرماتے ہیں۔	۲۴
۳۸	قیامت کے دن اولیاءاللہ کا مقام۔	۲۵
۴۰	وسیلہ کا ثبوت قرآن اور تفاسیر سے۔	۲۶
۴۳	وسیلہ کا ثبوت انبیاءؑ سے۔	۲۷
۴۴	وسیلہ کا ثبوت احادیث اور صحابہؓ کرامؓ سے۔	۲۸
۴۵	فائدہ۔	۲۹
۴۶	نبی اکرمؐ کے وصال کے بعد توسّل۔	۳۰
۴۹	امام اعظم ابوحنیفہؒ اور توسّل۔	۳۱
۴۹	امام مالک اور توسّل۔	۳۲
۵۰	امام شافعی اور توسّل۔	۳۳
۵۰	امام احمد بن حنبلؒ اور توسّل۔	۳۴
۵۱	امام غزالیؒ اور توسّل۔	۳۵

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۳۶	امام ابوعبداللہ بن النعمان اور توسّل -	۵۱
۳۷	حیاتِ اولیاء -	۵۳
۳۸	پہلا مقدمہ -	۵۴
۳۹	دوسرا مقدمہ -	۵۴
۴۰	زہد اور تقویٰ -	۶۲
۴۱	امام اعظم ابوحنیفہؒ اور زہد و تقویٰ -	۶۳
۴۲	امام شافعیؒ اور زہد و تقویٰ -	۶۵
۴۳	امام احمد بن حنبلؒ اور زہد و تقویٰ -	۶۶
۴۴	امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاریؒ اور زہد و تقویٰ -	۶۹
۴۵	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب اور زہد و تقویٰ -	۷۱
۴۶	صاحبِ مزارات سے اکتسابِ فیض -	۷۳
۴۷	گنج بخشؒ کا لقب اور حضرت اجمیریؒ -	۸۰
۴۸	کرامت کی تعریف -	۸۳
۴۹	کرامت کی قسمیں -	۸۶
۵۰	فائدہ -	۸۶
۵۱	قرآن اور کراماتِ اولیاء -	۸۷
۵۲	کشف و کرامات -	۹۱
۵۳	حضرت شیخ معروف کرخیؒ اور کرامات -	۹۱
۵۴	حضرت شیخ جنید بغدادیؒ اور کرامات -	۹۴

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۵۵	ایک مُرید کا واقعہ۔	۹۴
۵۶	ایک مجوسی کا واقعہ۔	۹۵
۵۷	حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور کرامات۔	۹۵
۵۸	ایک تاجر کا واقعہ۔	۹۸
۵۹	نابینا اور مفلوج صحت پا گئے۔	۱۰۰
۶۰	ایک چیل کے دوبارہ زندہ ہونے کا واقعہ۔	۱۰۲
۶۱	مُردوں کو زندہ کرنا۔	۱۰۲
۶۲	امام محمد عائشہ کا واقعہ۔	۱۰۴
۶۳	شیخ شہابُ الدینؒ کا فلسفہ کلام۔	۱۰۴
۶۴	حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ اور کرامات۔	۱۰۶
۶۵	آتش پرست کا اسلام قبول کرنا۔	۱۰۷
۶۶	حضرت مجدّد الف ثانیؒ اور کرامات۔	۱۰۸
۶۷	مرض کا اپنے سر لینا۔	۱۰۹
۶۸	بادل کا سایہ کرنا۔	۱۱۰
۶۹	سخت سزا سے نجات دِلانا۔	۱۱۰
۷۰	مریض کو شفا دِلوانا۔	۱۱۲
۷۱	پیشانی پر لفظ ~~حرحوہ~~ مُنکر کا ہونا۔	۱۱۳
۷۲	چشمِ مکاشفہ سے قبر کا نشان پانا۔	۱۱۳
۷۳	پورا رمضان بارش کا نہ ہونا۔	۱۱۴

Marfat.com

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۱۱۴	لوحِ محفوظ تک رسائی ۔	۷۴
۱۱۵	حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں اور کرامات ۔	۷۵
۱۱۶	حضرت شاہ غلام علیؒ اور کرامات ۔	۷۶
۱۱۸	حضرت غلام محی الدین قصوریؒ اور کرامات ۔	۷۷
۱۲۰	حضرت خواجہ حافظ غلام نبی للّٰہی اور کرامات ۔	۷۸
۱۲۲	قرآن و حدیث سے اولیائے کرام کے وظائف اور معمولات	۷۹

Marfat.com

تأثّرات

ڈاکٹر لیاقت علیخان نیازی ڈپٹی کمشنر چکوال

جناب مولانا عبدالحلیم صاحب سے میری واقفیت اس وقت ہوئی جب میں پہلی دفعہ جامعہ انوارالاسلام غوثیہ رضویہ میں حاضر ہوا۔ اُن کی شخصیت نے مجھے اپنی طرف مائل کیا۔ اور یہ صرف اُنکی دینی خدمات کے پیشِ نظر تھا اور اُن کے حضورِ اکرم صلے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اِنتہائی درجے کا قرُب اور تصوف کے میدان میں آپ کا مطالعہ اور رغبت کی وجہ سے تھا۔ ان عناصر کی وجہ سے موصوف سے میرا تعلق قائم ہے۔ میں اُن کی زیارت بھی کرتا رہا اور جامعہ انوارالاسلام غوثیہ رضویہ میں اپنی حاضری بھی دیتا رہا۔

مولانا مذکور صاحبِ تصنیف بھی ہیں۔ ان کے پہلے علم کا رسالہ جمال المسائل شائع ہوچکا ہے آپ کا یہ دوسرا رسالہ جمال التصوف ہے۔ یہ رسالہ مختلف موضوعات کو سمیٹے ہوئے ہے۔ یعنی قرآن الوسیلہ۔ حیاتِ اولیآء۔ مزارات سے فیض۔ کرامات کی تعریف تا کرامات کا فیض اِس قِسم کے موضوعات ہیں جن پر آپ نے کھل کر بحث کی ہے۔

میں دِلی طور پر بزرگوں کا اور اولیآئے کرام کا بہت عقیدتمند ہوں۔ میں اپنے تجربات کے پیشِ نظر اور قرآنِ حکیم کے مطالعہ اور احادیث حضورِ اکرم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے پیشِ نظر اِس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اولیائے کرام کو ایک عجیب مقام دیا ہے۔
قرآنِ حکیم میں ارشاد باری ہے اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ (ترجمہ) خبردار! جہاں تک اولیاءِ اللہ کا تعلق ہے نہ تو اُن پر خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔

میں نے امام غزالیؒ کی کتاب منہاج العابدین میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولیائے کرام کو چالیسؔ انعام و اکرام دنیا میں دیئے اور چالیس آخری حیات میں۔ اور اُن میں سے ایک انعام یہ ہے کہ وُہ گنہگاروں کی شفاعت کرائیں گے۔ اِس سے خوب اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اولیائے کرام کا مقام کتنا بلند ترین ہے۔ اگر دینِ اسلام پھیلا ہے تو اِن ہی بوریا نشینوں کی وجہ سے اور خاک نشینوں کی وجہ سے پھیلا ہے۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جتنے بھی صحابۂ کرامؓ ہیں وُہ دنیا کے کونے کونے میں پھیلے اور آج بھی اُن کے مزاراتِ مقدّسہ دنیا کے کونے کونے میں موجود ہیں۔ روس۔ چین۔ جاپان۔ کینیڈا اور امریکہ تک نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات پھیلیں۔ یہ صرف اور صرف تبلیغ کی وجہ سے اور اولیائے کرام کی کرامات کی وجہ سے ہے کہ اسلام بڑی تیزی کے ساتھ دنیا میں پھیلا۔

ایک نوجوان شخص یہ بات کہہ سکتا ہے کہ میں اِس قسم کے موضوعات پر یقین نہیں رکھتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ ہماری آنکھ دیکھتی ہے یا جو کچھ ہم سُنتے ہیں۔ حواسِ خمسہ دھوکہ کھا سکتے ہیں لیکن ایک چھٹا علم ہے کہ جسے چھٹی حس کہتے ہیں۔ مراقبہ بھی۔ کشف القلوب

Marfat.com

بھی ۔ کشف الحدید بھی ہے ۔ کشف الحیا بھی ہے اور وجدان بھی ۔ عرفان بھی ہے ۔ انبیائے کرام علیہم السلام وحی کے ذریعے علم کے اس چھٹے دروازے کے ذریعے اللہ تعالےٰ کے پیغام کو انسانیت تک پہنچانے میں کامیاب لیکن اولیائے کرام کشف کے ذریعہ سے وجدان کے ذریعے سے ۔ عرفان کے ذریعے سے اَن دیکھی چیزوں کو محسوس فرما لیتے ہیں ۔

میں حضرت عمرؓ کا وہ واقعہ بیان کروں گا کہ آپ مسجد میں موجود تھے ۔ خطبہ میں آپ نے فرمایا " اے ساریہ ! پہاڑوں کی طرف بڑھ ۔ اے ساریہ پہاڑوں کی طرف بڑھ ۔ اے ساریہ ! پہاڑوں کی طرف بڑھ " تمام مقتدی وقتی طور پر پریشان ہوئے کہ یہ کیا معاملہ ہے ۔ بعد میں یہ پتہ چلا کہ شام کے علاقہ میں مسلمان فوجیں پریشان تھیں ۔ اچانک سپہ سالار نے یہ الفاظ سُنے کہ " اے ساریہ ! پہاڑوں کی طرف بڑھ " چنانچہ اُن میں تقویت پیدا ہوئی اور مسلمان فوج اس میدان میں کامیابی سے ہم کنار ہوئی ۔ اَب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کجا حضرت عمرؓ اور کجا شام کا علاقہ ۔ یہ ہزاروں میلوں کا فاصلہ ! آپؓ کی آواز کس طرح وہاں تک پہنچ گئی ۔ یہ تمام علم کے چھٹے دروازے کے ذریعے سے پہنچی ہے آئندہ آنے والے واقعات کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے ۔ غیبی علم کئی قسم کے ہوا کرتے ہیں ۔ ڈاکٹر سید حامد حسین بلگرامی سابق وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی ۔ بہاولپور اپنی تفسیر مبارکہ " تفولیف القرآن " کے

Marfat.com

کے صفحہ نمبر ۷ پر فرماتے ہیں قرآنِ حکیم کی آیات مقدسہ کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ" کہ غیب جو دیکھنے میں نہ آئے۔

غیب کی تین صورتیں ہیں۔ غیبِ مطلق۔ غیبِ جزوی۔ غیب اضافی۔

غیبِ مطلق :۔ جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہ ہو۔ جیسے حقیقت الحقائق۔

غیبِ جزوی :۔ وہ غیب ہے جو پیغمبروں کو معلوم کرایا جاتا ہے

غیبِ اضافی :۔ وہ غیب جو کسی ایک شخص کے لحاظ سے دوسرے کے لحاظ سے ٹھیک نہ ہو۔ یہ غیب اضافی ہے جس کے بارے میں اولیائے کرام کو کشف ہوتا ہے۔ اور آئندہ آنے والے واقعات کو بھی بیان فرما دیتے ہیں۔ جہاں تک معجزات کا تعلق ہے۔ خلاف واقعہ کوئی چیز جو کسی پیغمبر سے ہو۔ ہم اُسے "معجزہ" کہتے ہیں۔

جیسے انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھی کئی معجزاتِ مبارکہ تھے۔ اور قرآن حکیم میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات بیان کئے گئے ہیں۔ (اُن کا گہوارہ میں کلام کرنا سورۃ مریم آیہ ۲۹) (پیدائشی طور پر کتب انبیاءِ کرام کا ماہر ہونا آلِ عمران آیہ ۴۸) (مٹی سے جیتے جاگتے پرندے بنا کر پھونک مار کر اڑانا المائدۃ ۱۱۱ سے ۱۱۵) اناجیل میں بھی مٹی کے پرندوں کو اڑانے کا ذکر موجود ہے۔

Marfat.com

(زمخشری نے "تفسیر الکشاف" میں اِس قسم کے معجزات کا ذکر کیا ہے)
اِسی طرح نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے کئی معجزاتِ مبارکہ تھے۔
لیکن اگر کوئی وَلی اپنی کوئی کرامت پیش کرتا ہے تو ہم اُسے "کرامت" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یعنی خلافِ عادت کا واقعہ ہوتا ہے جیسے احسان اکرام اپنی کتاب "حوضِ کوثر" میں لکھتے ہیں کہ "کئی اولیائے کرام ایسے ہیں کہ جب کوئی ہندو اُن کے مقابلے میں آیا تو ہندو یا جوگی نے ہوا میں اڑنا شروع کردیا۔ لیکن اِس طرح ہمارے کئی اَولیائے کرام تھے کہ اُن سے زیادہ اُڑ پائے تو یہ اُڑنے کا عمل عام حالات میں ناممکن ہے لیکن یہ صرف کرامت کے ذریعے سے ممکن ہے جو کہ اَولیائے کرام کا شہرہ ہے
اِسی طرح اولیائے کرام کو "رؤیائے صادقہ" یعنی سچے خواب آیا کرتے تھے۔ اَور اُنہیں آئندہ آنے والے واقعات کا بھی پتہ چلتا تھا۔ اَور آج کی سائنس بالخصوص پاتیرا سائیکالوجی جو کہ نفسیات کا علم ہے اُس نے بھی ثابت کردیا ہے کہ اِس قسم کے خواب آئندہ آنے والے واقعات کو ثابت کرتے ہیں۔ اَور باقاعدہ امریکہ میں خوابوں کی لیبارٹریاں بھی بنائی جا چکی ہیں۔

میں مراقبے کے بارے میں عرض کروں گا یا کشف القبور کے بارے میں عرض کروں گا کہ یہ ایسا علم ہے جو کہ کشفائی قسم ہے۔ اَور اِسی طرح اَولیائے کرام مُردہ اشخاص سے بھی رابطہ قائم کر لیتے ہیں۔ اَور کئی حقیقتوں کا علم انہیں پتہ چل جاتا ہے۔
آج کے اِس جدید دَور میں بھی اگر آپ "کولمبیا اِنسائیکلوپیڈیا"

Marfat.com

ص ۳۴۹ کھول کر دیکھیں تو وہاں آپکو ایک لفظ "Necronamig"
نظر آئے گا۔ فاضل مقالہ نگار لکھتا ہے کہ

"Practice of before telling the future combination with the dead practices O.T and classical period practice continuous in certian pramative cultured"

"یعنی قدیم اَدوار میں یہ ایک مراقبہ کی قسم تھی جسے کشف القبور بھی کہہ سکتے ہیں اور اس طرح آئندہ آنے والے واقعات کا بھی پتہ لگایا جاسکتا ہے۔ یعنی اُس دور میں بھی آج کا سائنس اور آج کے مغرب کے جو علماء اور سکالر ہیں وہ بھی اِس بات کو تسلیم کرچکے ہیں کہ جہاں تک وسیلے کا تعلق ہے تو قرآنِ حکیم اِس ضمن میں واضح طور پر فرماتا ہے کہ

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ ط

(ترجمہ) "اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور ڈھونڈو اُس تک وسیلہ"

اِس سے یہ ثابت ہُوا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وسیلے کے ذریعے سے اِنسان پہنچ سکتا ہے۔ ہم جسقدر نیک لوگوں کے قریب ہوں گے اُسی طرح اللہ تعالےٰ کے قریب تر ہو جائینگے۔ جتنے بھی اولیائے کرام

ہیں جو کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ علیہ وسلم اور قرآن حکیم کی تعلیماتِ عالیہ کی روشنی میں اِنسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے کام کر رہے ہیں

مولانا علامہ عبدالحلیم صاحب نے نہایت اہم موضوعات کو چھیڑا ہے ۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم قرآنِ حکیم پر عمل پیرا ہو سکیں ۔ اور نبی اکرم صَلَّی اللہُ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات عالیہ پر بھی عمل پیرا ہو سکیں ۔ اور اِس کے ساتھ ساتھ اولیائے کرام اور جتنے بھی نیک لوگ ہیں ۔ ہم اُن سے فیض حاصل کر سکیں ۔ اور اُن کی تعلیماتِ مبارکہ پر عمل کر سکیں ۔

میں اِس کاوش میں مولانا علامہ عبدالحلیم صاحب کو تہِ دِل سے مبارک باد پیش کرتا ہُوں ۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں ۔
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں ۔

Marfat.com

پروفیسر نثار احمد جمیل

پرنسپل گورنمنٹ کالج پیر پھلاہی

مولانا عبد الحلیم صاحب چکوال کے علمی اور دینی حلقوں کی وہ ممتاز اور محترم شخصیت ہیں جو ایک طویل عرصہ سے ستائش کی تمنا سے بےنیاز اور صلہ کی پرواہ کے بغیر خلوصِ نیّت اور دیانتِ فکر کے ساتھ اشاعتِ دین اور تبلیغِ اسلام کے لئے اپنی تمامتر توانائیوں کے ساتھ سرگرمِ عمل ہیں —— علمی کاموں میں اِستغراق اور خدمت اسلام کے لئے ذوق و شوق کے باوجود آپ اِنتہائی شگفتہ مزاج علومِ مجلسی کی لطافتوں سے آشنا اور تحقیق و جستجو کی باریکیوں سے پوری طرح آگاہ ہیں ۔ مولانا رُومؒ کا یہ مصرع آپکی فکری اور عملی زندگی کا آئینہ دار ہے ۔

ع کارِ مرداں روشنی و گرمی است ۔

آپ کی تحریروں اور تقریروں کا مقصد وحید علمائے اہلِ سُنّت کے فکر و فلسفہ کی حقیقتوں کا پرچار اور صحابۂ کرامؓ ۔ اولیائے عظامؒ کی عظمتوں کے اُن نقوش کی جلوہ نمائی ہے جن کے فیضان سے رُشد و ہدایت کی شمعیں جلیں ۔ ان پاکیزہ ہستیوں نے دینِ حق کی جو خدمت کی وہ ہماری تاریخ کا روشن باب ہے ۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ بادشاہوں نے فقط زمین پر قبضہ کیا ۔ مگر ان درویشوں نے اپنی روحانی فتوحات کے ذریعے زمین والوں کے دِلوں کو اپنے تصرّف میں لے لیا ۔ اِن ہی باصفا ہستیوں کو ہم "ولی" یا "صوفی" کہتے ہیں ۔

Marfat.com

جن کے مزار آج بھی عقیدت مندوں کیلئے وہ سرچشمۂ اخوت و محبت ہیں جہاں سے زائرین انفرادی طور پر اپنے وجود کی تطہیر کرتے ہیں ۔

زیرِ نظر کتاب دراصل ایسے ہی اربابِ صفا کا تذکرہ اور اُن کی حیات پرور تعلیمات کی تجلیاں پیش کرنے کی ایک کوشش ہے ۔

اِس مختصر لیکن فکر انگیز کتاب میں مولانا عبدالحلیم صاحب نے اپنے مخصوص اسلوب اور حکیمانہ انداز میں بعض موضوعات پر اظہارِ خیال کیا ہے ۔ اور اُن اعتراضات کا بھی تسلی بخش جواب دیا ہے جو بعض لوگوں کے قلب و ذہن میں شکوک و شبہات ابھارنے کا باعث ہو سکتے ہیں آپ کی تحریر سے کم ازکم یہ حقیقت واضح ہے کہ آپ کے ایمان ویقین کا مرکز و محور اور تمام تصورات و اعتقادات کا ماخذ و مرجع کتاب و سُنّت ہے ۔ اور یہی جذبۂ صادقہ اِس کتاب کی تصنیف کا محرّک ہے

مولانا عبدالحلیم کی یہ کاوش اِس لحاظ سے بھی قابلِ قدر ہے کہ آپ نے اخلاقی بحران اور فکری انتشار کے اِس دَور میں جب کہ تہذیبِ حاضر کی روشنی کے باوجود ہم روشنئ قلب و نظر سے محروم ہیں اور ہماری مثال اُس بھٹکے ہوئے مسافر کی مانند ہے جس کے سامنے منزل ہے تو سمت کا پتہ نہیں ۔ سمتِ سفر معلوم ہے تو منزل متعیّن نہیں ۔ اور اِسی بے آگہی کے بحران نے ہمارے قومی وجود کو شکست و ریخت سے دوچار کر رکھا ہے ۔ بقولِ اقبالؒ " عصرِ حاضر کے اِنسان کا المیہ یہی ہے ۔

Marfat.com

ے باہمہ ذوقِ آگہی ، ہائے یہ پستیٔ بشر
سارے جہاں سے باخبر ، اپنے جہاں سے بے خبر

ایسے مخصوص حالات میں ایسی پاکیزہ تحریر کے ذریعے اپنے قاری کو اسلاف کی زندگی سے اکتساب کرنے اور صوفیائے کرام کے سیرت و کردار سے قلب و ذہن کو منوّر کرنے کی بالواسطہ ترغیب دے کر بطور عالمِ دین آپ نے جو فریضہ سرانجام دیا ہے وہ ہر لحاظ سے قابلِ ستائش ہے۔

۲۰ ذوالحجہ ۱۴۱۰ھ
۱۴ جولائی ۱۹۹۰ء

پروفیسر نثار احمد جمیل
پرنسپل گورنمنٹ کالج
پیر محلّہ ہی

Marfat.com

شیخ الحدیث
مولانا۔ علامہ **محمد عبدالحکیم شرف قادری** جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا علامہ عبدالحلیم سلمہ ربہٗ بڑے باصلاحیت اور نوجوان عالمِ دین ہیں جامعہ انوار الاسلام غوثیہ رضویہ لائن پارک چکوال اُن کی کوششوں سے روز افزوں ترقی پر ہے۔ اِن شاء اللہ العزیز مستقبل قریب میں یہ اِدارہ اپنے علاقے کا عظیم اِدارہ ہوگا۔

خوشی کی بات یہ ہے کہ وہ اپنی کثیر مصروفیات کے باوجود تصنیف و تالیف کے بھی کچھ وقت نکال لیتے ہیں۔ گذشتہ دِنوں ایک رسالہ "جمالُ المسائل" شائع کرچکے ہیں۔ پیشِ نظر رسالہ "جمالِ تصوف" اُن کی دوسری اور عمدہ کوشش ہے۔ جسمیں اُنھوں نے قرآن و حدیث کے حوالے سے تصوّف کی ضرورت اور اہمیّت بیان کی ہے۔ مسئلہ توسّل پر روشنی ڈالی ہے۔ آخر میں مختصر طور پر کرامات پر گفتگو کی ہے اور حضرت مولانا خواجہ غلام نبی للّٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات تحریر کئے ہیں۔ اِس طرح اِس کتاب میں قاری کے لئے دلچسپی کا خاصا مواد جمع ہوگیا ہے۔

مولانا علامہ عبدالحلیم صاحب چکوال اور اُس کے مضافات کے علماء اہلِ سُنت کا تذکرہ بھی لکھ رہے ہیں۔ بلاشبہ یہ کوشش قابلِ قدر ہے کیونکہ اِس علاقے میں بڑے بڑے حفّاظ اور علماء گذرے ہیں جنکے احوال و آثار جمع کرنے کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔

۱۰ ذیقعد ۱۴۱۰ھ ۔ ۴ جون ۱۹۹۰ء

محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی

86552

Marfat.com

عابد حسین شاہ

ناظم بہاؤالدین زکریا لائبریری
بمقام چھنبی نزد چوآسیدن شاہ ضلع چکوال

حضرت مولانا حافظ عبدالحلیم صاحب مدظلہ العالی چکوال شہر سے پندرہ کلومیٹر دور کھوکھر زیر میں جناب حافظ محمد یوسف صاحب کے گھر ۱۹۴۹ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم چکوال اور دیگر مدارس سے درسِ نظامی اور تنظیم المدارس کے امتحانات میں کامیابی حاصل کرکے سند حاصل کی۔ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں آستانۂ عالیہ للّٰہ شریف ضلع جہلم کے سجادہ نشین پیرِ طریقت الحاج محمد مطلوب الرسول صاحب مدظلہ العالی کے دستِ حق پرست پر بیعت کی۔

۱۹۷۱ء میں مولانا نے تعلیم مکمل کرنے کے بعد چکوال شہر کے محلہ لائن پارک میں جناب حاجی محمد گل و جناب حاجی غلام حسین کی ۱۹۶۵ء میں تعمیر کردہ مسجد حیات النبی ؐ میں خطابت و امامت کے فرائض انجام دینے شروع کئے۔

آپ کی دور رس نگاہ نے جلد ہی دیکھ لیا کہ یہاں مدرسہ کا قیام ضروری ہے۔ چنانچہ توکلاً علی اللہ ۲۴ ستمبر ۱۹۷۲ء کو اس مسجد میں جامعہ انوارالاسلام غوثیہ رضویہ کی بنیاد رکھی گئی۔ ابتدائی طور پر جامعہ میں قرآن پاک کی تعلیم حفظ و ناظرہ کا بندوبست کیا گیا لیکن وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اِدارے میں درسِ نظامی۔ تجوید و قرآت۔ شعبۂ دارالتصنیف اور اَب عربی فاضل تک تعلیم کا

Marfat.com

بندوبست کر دیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی انگریزی پرچہ کی تیاری اور میٹرک ایف اے اور بی اے تک کا انتظام کیا گیا۔ مزید براں جامعہ کے زیر اہتمام بچیوں کیلئے مدرسۃ البنات قائم ہے۔ جسمیں ستّر کے قریب بچیوں کو حفظ و ناظرہ کی تعلیم اور ارکانِ اسلام کی بنیادی تعلیم دی جاتی ہے۔ چند سالوں میں مدرسہ کے مذکورہ بالا شعبوں میں قیام اور عمارت میں وُسعت بے شک حضرت مولانا کی شاندار کارکردگی کا عملی نمونہ ہے۔

چکوال شہر میں امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مناسبت سے یومِ رضاؒ منائے جانے کا باقاعدہ آغاز حضرت مولانا محمد عبدالحکیم صاحب شرف قادری مدظلہ العالی نے ۱۹۷۱ء میں کیا تھا۔ جب کہ آپ مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم میں پڑھاتے تھے۔ ۱۹۷۳ء میں مولانا مذکور جب چکوال سے تشریف لے گئے تو اِس عظیم کام کو جاری رکھنے کی سعادت حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب کے حِصّے میں آئی۔ چنانچہ ۱۹۷۸ء سے تادمِ تحریر جامعہ ھٰذا کے زیرِ اہتمام ہر سال ۲۶ صفر المظفر کو حضرت امام مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں "مجدّدین کانفرنس" کا انعقاد ہوتا ہے۔

جامعہ ھٰذا کے زیرِ اہتمام ۱۹۷۷ء سے ہر سال "مقامِ مُصطفٰے کانفرنس" بھی منعقد ہوتی ہے۔ اِس کانفرنس میں اَب تک ملک کے تمام اکابر علمائے اہلِ سُنت تشریف لاکر علاقہ کو اپنے نورانی مواعظ سے مستفیض فرما چکے ہیں۔ علاوہ ازیں ملکی سطح پر "یا رسول اللہ کانفرنس بھی ہوچکی ہے

Marfat.com

اسکی بھرپور کامیابی کے متعلق مولانا کے نام ایک مکتوب میں حضرت مولانا محمد انور قریشی فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف حال خطیب مسجد سیدنا امیر حمزہ رضی پنڈ دادنخان شہر تحریر فرماتے ہیں۔

" بندہ اپنی اور اپنے احباب مسلک کی طرف سے جناب کی عظیم خدمات اور قربانیوں کو سپاس نامہ پیش کرتا ہے۔ اتنی عظیم اور معنی خیز کانفرنس کا انعقاد اور اس کو کامیابی سے ہمکنار کرنے میں آپ کا کردار قابلِ صد تحسین ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دین کسی شخص کا محتاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ جس سے چاہتا ہے اپنے فضل و کرم سے اس کو اپنے دین کی خدمت کی سعادت سے نوازتا ہے۔

۱۹۷۴ء میں ملکی سطح پر چلنے والی "تحریکِ ختم نبوّت" میں بھی مولانا نے بھرپور حصّہ لیا۔ ان گوناگوں مصروفیات کے ساتھ آپ نے تصنیف و تالیف کا کام بھی جاری رکھا۔ آپ کے مضامین آئے دن اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ایک کتاب "جمال المسائل" شائع ہوکر اہلِ علم سے خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہے۔ اس کتاب کے متعلق آپ کے استادِ محترم حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاھور آپ کے نام ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

" آپ کی تصنیفِ لطیف "جمال المسائل" موصول ہوئی بڑی بہترین کوشش ہے۔ نماز کی اہمیّت اور اُس کے مسائل۔ درود شریف کے فضائل۔ پھر بیس رکعت تراویح۔ دُعا بعد جنازہ

Marfat.com

نہایت عمدہ ترتیب ہے۔

فقیر دل کی گہرائیوں سے آپ کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔

"جمالِ تصوف" آپ کی تازہ کاوش ہے۔ حسبِ سابق اِس میں بھی آپ نے مضامین کی ترتیب کا جدید انداز اپنایا ہے۔ اور ایک تسلسل کے ساتھ کئی موضوعات کو معتبر حوالوں اور سہل طریقہ سے تحریر فرمایا ہے۔ اُمید ہے کہ آپ کی یہ کوشش بھی علمی حلقوں میں بالخصوص اور کم پڑھے لکھے مسلمانوں میں بالعموم پسندیدگی کی نظر سے دیکھی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عملِ صالح کی توفیق عطا فرمائے

۲۰ ستمبر ۹۰ء

عابد حسین شاہ
ناظم بہاؤالدین زکریاؒ لائبریری
بمقام چھنبی نزد چوآسیدن شاہؒ
ضلع چکوال

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ حمداً کثیراً و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم
و اٰلہ العظیم و اصحابہ الفخیم
امّا بعد
فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

(ترجمہ) اور پاک کرتا ہے اُنہیں اور سکھاتا ہے اُنہیں قرآن اور سُنت

قرآن میں تصوّف کا ثبوت

مفسرین فرماتے ہیں وَيُزَكِّيهِمْ سے مراد دِلوں کی صفائی ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی تفسیر مظہری میں فرماتے ہیں وَيُزَكِّيهِمْ سے مراد ان کو پاک کرنا ہے یعنی اُن کے دِلوں کو غلط عقائد اور اللہ کے سِوا دوسروں کے ساتھ لَو لگانے سے پاک کرنا ہے۔ نفوس کو رزیل خصائل سے طاہر بنانا ہے اور اجسام کو نجاستوں، گندگیوں اور بُرے اعمال سے صاف کرنا ہے۔ (مظہری) صاحب ضیاء القرآن وَيُزَكِّيهِمْ کے تحت فرماتے ہیں " اپنے تصرّفِ روحانی سے دِلوں کے آئینوں کو جِلا دے اور روشن کرے تاکہ حقائق و معارف ان میں جلوہ نما ہوسکیں" (ضیاء القرآن)

فائدہ :۔ قرآن نے تزکیہ نفس کو قربِ الٰہی کا ذریعہ بتایا ہے تاکہ طالب حق ذکر و فکر کے ذریعے طہارت قلب، صفائی دِل کرکے اپنی حقیقت و

معرفت کی شمع روشن کرے تاکہ اس کے اندر ایقان و عرفان کے چراغ جل اٹھیں اور پھر اس کا دل تجلیاتِ الٰہی کا مرکز بن جائے ۔

حدیث میں تصوّف کا ثبوت

قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ قَالَ لِیْ یَا عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہٗ جِبْرِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ

(رواہ مسلم) ترجمہ :۔ جبریل علیہ السلام نے کہا مجھے احسان کے متعلق بتائیے ۔ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا "اللہ کی عبادت اسطرح کر گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے ۔ پس اگر تو اُسے نہیں دیکھ رہا ہے تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے" پھر نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا "اے عمر! کیا تم جانتے ہو سائل کون تھا؟" میں نے عرض کیا اللہ اور اُس کا رسُول بہتر جانتے ہیں ۔ فرمایا "یہ جبریل علیہ السلام تھے تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے ۔ (مسلم نے روایت کی) (مشکوٰۃ شریف)

تفسیرِ حدیث :۔ اِس حدیث سے پتہ چلا کہ دین کی بنیاد اور اُس کا کمال تین چیزوں پر ہے ۔ **فِقہ ، علم عقائد اور عِلم تصوّف و سلوک** ، اِس حدیث میں یہ تینوں مقام بیان فرما دیئے ۔ اِسلام فقہ کی طرف اشارہ ہے جس میں اعمال و احکام شرعیہ کا بیان ہوتا ہے ۔ ایمان اعتقادی مسائل اور اصول کلام کی طرف اور احسان اصل تصوّف کی طرف اشارہ ہے جو اللہ کی طرف سچی توجہ سے عبارت ہے ۔ تصوّف کے تمام معانی جن کی طرف

Marfat.com

مشائخ طریقت نے اشارات فرمائے ہیں ۔ اسی معنی کی طرف دلالت کرتے ہیں۔ لہٰذا تصوّف اور علم عقائد و کلام ایکدوسرے کیلئے لازم و ملزوم ہیں ۔ ان میں سے کوئی ایک دوسرے کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتا ۔ اور نہ وجود میں آسکتا ہے اور تصوّف فقہ کے بغیر بھی معرضِ وجود میں نہیں آسکتا ۔ کیونکہ احکاماتِ الٰہیہ کی فقہ کے بغیر شناخت نہیں ہوسکتی ۔ اور فقہ تصوّف کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتی ۔ کیونکہ سچی توجہ کے بغیر عمل مکمل نہیں ہوسکتا اور یہ دونوں ایمان کے بغیر صحیح اور درست نہیں ہوسکتے ۔ جیسے رُوح اور جسم ایک دوسرے کے بغیر وجود میں نہیں آسکتے اور نہ ان میں کمال پیدا ہو سکتا ہے ۔ اسی بنا پر **امام مالک** رحمۃ اللہ علیہ **نے فرمایا**:-

مَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ يَتَفَقَّهْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ وَمَنْ تَفَقَّهَ وَلَمْ يَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ وَمَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ ۔ (ترجمہ) جو شخص صوفی بنا لیکن علمِ فقہ حاصل نہ کیا تو وہ بے دینی کا شکار ہوگیا ۔ اور جس نے فقہ حاصل کی مگر تصوّف و فقر اختیار نہ کیا تو وہ فسق میں مبتلا ہوگیا ۔ اور جس نے دونو کو جمع کیا وہ تحقیق کے مقام پر فائز ہوگیا ۔ (اشعۃ اللمعات ۔ شرح مشکوٰۃ)

حدیث کے ترجمہ و تفسیر سے ظاہر ہے کہ احسان یا تصوّف و سلوک صرف علم کا نام نہیں اس لئے علم کے پڑھ لینے سے آدمی عارف باللہ نہیں بن جاتا جیسے کسی شخص کو نماز یا روزہ اور حج کے مسائل کا علم ہو تو محض علم کے ہونے سے وہ نہ نمازی بن سکتا ہے اور نہ روزہ دار نہ حاجی ۔ یہ اعمال ہیں جن کا تعلق صرف علم سے نہیں بلکہ عمل سے بھی ہے ۔ اس بحث سے ثابت

Marfat.com

یہ ہوا کہ علم کی روشنی میں عمل کیا جائے اور ساتھ ساتھ اپنے نفس سے توجہ لی جائے تو حق و صداقت کی راہ میں انوار و برکات ظاہر ہوتے ہیں اور نیکی و پاکدامنی کے چراغ جلتے ہیں۔ رُشد و ہدایت کے چشمے پھُوٹتے ہیں اور دِلوں کا زنگ اُترتا ہے۔ دِل انوار و تجلیات کا مرکز بن جاتے ہیں پھر ساری کائنات روشن دِلوں کے اندر سما جاتی ہے۔ جدھر بھی دیکھا جائے جلوۂ حسنِ یار نظر آتا ہے لیکن اِس کیلئے شرط یہ ہے کہ باطن کی آنکھ بیدار ہو۔ بقول علامہ اِقبالؒ

ے ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدۂ دِل وَا کرے کوئی

قرآن اور حدیث سے تصوّف کو اجمالاً بیان کیا گیا ہے۔ اب تصوّف کی حقیقت اور اِس کے مفہوم کو اِس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ ایک عام پڑھنے والا آدمی بھی اِس کو بآسانی سمجھ سکے اور اِس میں غور و فکر کر سکے پہلے ہم لفظ صُوفی پر گفتگو کریں گے۔

صوفی کا ماخذ "سوُف" ہے جو یونانی زبان کا لفظ ہے سوُف کا معنی حِکمت ہے۔ اِسی لئے حکیم اور دانشور کو فیلسوف کہتے ہیں۔ فیلا کا معنی مُحب اور صوف کا معنی حِکمت یعنی دانش و حِکمت سے محبت کرنے والا۔ سُوف کے لفظ کو جب عربی میں ڈھالا گیا تو تحریف کے بعد صوفی ہو گیا۔ بعض کے نزدیک صُوفی صفا سے ماخوذ ہے کیونکہ یہ لوگ ظاہر اور باطن دونوں کی صفائی اور پاکیزگی کا بے حد اہتمام فرماتے ہیں اس لئے اِن کو صوفی کہا جانے لگا۔ بعض علماء نے "صف" کو صوفی کا ماخذ قرار دیا ہے۔ کیونکہ جہادِ اصغر ہو یا جہادِ اکبر یہ لوگ ہمیشہ صفِ اوّل

Marfat.com

ہیں ظاہری اور باطنی دشمنوں کے سامنے سینہ سپر ہوتے ہیں۔ بعض اہلِ علم نے کہا صوفی کو اِس لئے صوفی کہتے ہیں کہ وہ صُوف یعنی پشم وغیرہ کا لباس پہنتا ہے۔ بعض فرماتے ہیں کہ اصحابِ صُفہ کی نسبت سے انہیں صوفی کہا جاتا ہے۔ بعض نے کہا "لفظ صوفی ماخوذ "مصافات" سے ہے جسکے معنی پاکی کے ہیں۔ یعنی وہ بندہ کہ حق تعالیٰ نے جسکو نفس کی آفتوں اور برائیوں سے پاک کر دیا ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں۔ کہ صوفیوں کے اصول پانچ ہیں۔ اول:۔ صوم، دوم:۔ قیامِ شب بعبادت، سوم:۔ اخلاصِ عمل بہ تقرب الی اللہ، چہارم:۔ رعایت اعمال اور کسی رکن میں خُدا سے غافل نہ ہونا، پنجم:۔ توکل

علامہ ابنِ خلدون تعلیم غوثیہ۔ فوائدالفواد۔ صوفی کے لفظ کی تحقیق کے بعد تصوف کا مفہوم بیان کرتے ہیں۔ تصوف کیا ہے۔ حضرت حضرت سلطان باہوؒ فرماتے ہیں "تصوف کے چار حروف ہیں یعنی ت۔ ص۔ و۔ ف

ت سے مراد یہ ہے کہ راہِ مولیٰ اپنے آپ کو تصرف کرے۔

ص سے مراد صراطِ مستقیم ہے یعنی سیدھے راہ پر چلنا۔

و سے مراد وعدہ خلافی نہ کرنا۔

ف سے مراد فتح الغیب اور فناہ فی النفس ہونا ہے۔

پس جو کوئی اِن کے معانی سے واقف نہیں اور اِن کا عامل نہیں وہ ہرگز تصوّف سے آشنا نہیں ہے۔

Marfat.com

حضرت معروف کرخیؒ سے پوچھا گیا کہ تصوف کیا ہے؟
تو آپ نے فرمایا "حقائق کا اختیار کرنا۔ حقائق پر گفتگو کرنا اور مخلوق کے پاس جو کچھ ہے اُس سے کنارہ کش ہونا تصوف ہے"
(فوائد الفواد) تصوف کا معنی ہے عبادت پر ہمیشہ پابندی کرنا اللہ تعالےٰ کی طرف ہمہ تن متوجہ ہونا۔ دنیا کے زیب و زینت کی طرف سے روگردانی کرنا۔ لذتِ مال و منال اور جاہ و جلال جس کی طرف عام لوگ متوجہ ہیں اس سے کنارہ کش ہونا۔ یہ طریقہ صحابہ کرام اور سلف صالحین میں عام مروّج تھا (مقدمہ علامہ ابنِ خلدون)
علاّمہ جوزی لکھتے ہیں کہ عہد رسالت میں جن لوگوں نے ذاتِ رسالت مآبؐ سے فیضِ باطنی و ظاہری حاصل کیا اُن کے لئے صحابی سے بڑھ کر اُس وقت کوئی اور لفظ ممتاز یا معزز نہیں ہوسکتا تھا پھر جو لوگ صحابہؓ سے فیضیاب ہوئے اُن کے لئے 'تابعی' اور پھر تابعین سے جنہوں نے اکتساب کیا اُن کیلئے 'تبع تابعین' سے بڑھ کر کوئی لفظ موزوں نہیں تھا۔ جب تبع تابعین کا زمانہ بھی گذر گیا اور صرف وہ لوگ باقی رہ گئے جنہوں نے تبعِ تابعین سے زانوے تلمذ تہ کیا تھا۔ اُن کیلئے "صوفی" کا لفظ استعمال کیا گیا۔ کیونکہ تبع تابعی کے بعد اگر کوئی لفظ موزوں ہوسکتا تھا تو وہ صرف "صوفی" کا لفظ ہے
ابوبکر الکتانی فرماتے ہیں "تصوّف" خُلق کا نام ہے جو خُلق میں تجھ سے برتر ہوگا وہ صفائی میں بھی تجھ سے بڑھا ہُوا ہوگا۔
حضرت جنید بغدادی قدس سرہٗ نے تصوف کی تعریف اِس طرح

Marfat.com

کی ہے "یہ راستہ طے کرنے کیلئے وہی موزوں اور مناسب ہے جو اپنے سیدھے ہاتھ میں قرآن مجید رکھتا ہو اور بائیں ہاتھ میں سنتِ مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم - اور ان دو چراغوں کی روشنی میں چلتا ہو تاکہ شُبہ کی غار میں نہ گرے اور بدعت کی تاریکی میں نہ بھٹک جائے (تذکرۃ الاولیاء)

ابو سعید الخزارؒ فرماتے ہیں کہ تصوف یہ ہے کہ "جس کے دل کو اُس کا ربّ پاک صاف کر دے اور اُس کا دِل انوارِ الٰہی سے لبریز ہو جائے اور جو شخص ذکرِ الٰہی شروع کرے اُسی کی لذّت وسرور میں کھو جائے۔

حضرت امیر خسرو کے الفاظ میں جذب وشوق کا وہ مقام حاصل کرے ؎ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

حضرت سہل بن عبداللہ تستری قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ کم کھانا اور خدا کی ذات سے سکون حاصل کرنا اور خلقِ خدا سے گریز کرنا تصوف ہے۔ حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں اَلتَّصَوُّفُ هُوَ اَنْ يُّمِيْتَكَ الْحَقُّ عَنْكَ وَ يُحْيِيْكَ بِهٖ یعنی تصوّف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تیری ذات سے فنا کر دے اور اپنی ذات کے ساتھ تجھے زندہ کر دے۔

حضرت پیر بلوی جو اعلیٰ حضرت خواجہ غلام نبی للّٰہی قدس سرہٗ

کے اجل خلفاء میں سے ہیں ۔ فرماتے ہیں فَقَدْ سَأَلَنِیْ سَائِلٌ بِلِسَانِ الْحَالِ مَعْنَی الْفَقْرِ فَقُلْتُ مُجِیْبًا لَّہٗ تَرْكُ الْاٰثَامِ وَالذِّكْرُ عَلَی الدَّوَامِ وَقِلَّةُ الطَّعَامِ وَقِلَّةُ الْمَنَامِ وَقِلَّةُ الْكَلَامِ وَقِلَّةُ الْاِخْتِلَاطِ مَعَ الْاَنَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ وَالصَّلٰوةُ بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ۔ فَمَنْ عَمِلَ بِمَا حَرَّرْنَا فَسَیُؤْتِیْهِ اللّٰهُ اَجْرًا عَظِیْمًا وَمَنْ نَكَثَ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًا ط

مجھ سے ایک سائل نے پوچھا کہ فقر کے کیا معنی ہیں (یعنی تصوف کے کیا معنی ہیں) میں نے جواب دیا کہ گناہوں کا چھوڑنا اور ہمیشہ ذکر کرتے رہنا ۔ کم کھانا ۔ کم سونا ۔ کم بولنا ۔ لوگوں سے میل جول کم رکھنا ۔ رات کے حصّوں میں نماز پڑھنا جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں اور حضورِ قلب کے ساتھ سیّد الانام پر درودِ پاک پڑھنا ۔ جس نے ہمارے اس لکھے ہوئے کے مطابق عمل کیا تو اُس کو اللہ تعالیٰ اجرِ عظیم عطا کرے گا اور جس نے نہ مانا وہ خسران میں رہے گا ۔ (انوارِ حضرت للّٰہی رحمۃ اللہ علیہ)

امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں تصوف کو بیان فرمایا

ترجمہ :۔ اس منزل کا راستہ یہ ہے کہ پہلے مجاہدہ کرے ۔ صفاتِ مذمومہ کو مٹائے ۔ تمام تعلقات کو توڑ ڈالے اور پوری طرح اللہ کی ذات کی طرف متوجہ ہو جائے ۔ جب یہ سعادت حاصل ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے دل کا متولی بن جاتا ہے اور علم کے انوار سے اس کو منور کرنے کا ذمہ دار بن جاتا ہے ۔

اولیاء اللہ کے اقوال سے معلوم ہوا کہ تصوف کا وہ راستہ جس کو اولیاء اللہ اپنا زندگی کا مقصد بناتے ہیں اُن کی ساری زندگی

Marfat.com

صفا اور تزکیہ کے پر خار مرحلوں کو صدق دل سے طے کرنے کے لئے وقف رہتی ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

(ترجمہ) سُنو بے شک اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

صاحب قاموس فرماتے ہیں "ولی" کا معنیٰ قرب اور نزدیکی ہے "ولی" اس سے اسم ہے اس کا معنی ہے قرب۔ محبّ۔ صدیق اور مددگار۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں ولی اُس کو کہتے ہیں جس کا دِل ذکرِ الٰہی میں متغرق رہے۔ شب و روز وہ تسبیح و تہلیل میں مصروف ہو۔ اس کا دِل محبتِ الٰہی سے لبریز ہو اور کسی غیر کی وہاں گنجائش تک نہ ہو۔ وہ اگر کسی سے محبت کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ کیلئے۔ اگر کسی سے نفرت کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ کے لئے۔ یہی وہ مقام ہے جسے فنافی اللہ کا مقام کہتے ہیں۔ (مظہری)

ولی دو قسم کے ہیں۔ (۱) ولی تشریعی (۲) ولی تکوینی

ولی تشریعی ہر نیک مسلمان ہے۔ جسے قربِ الٰہی حاصل ہو۔

تکوینی ولی وہ ہے جسے عالم میں تصرّف کا اختیار دیا گیا ہو (نورالعرفان)

اولیاء اللہ کی علامت :۔ حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ

Marfat.com

کو فرماتے سُنا" کیا میں تم کو نہ بتاؤں کہ تم میں سب سے اچھے کون لوگ ہیں" صحابہؓ نے عرض کیا" یا رسُول اللہ ضرور فرمائیے" فرمایا" جن کو دیکھنے سے اَللہ کی یاد ہوتی ہو" (ابن ماجہ)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِبَادِ اللّٰہِ اَلَّذِیْنَ اِذَا رَءُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ تعالیٰ ۔

اَللہ کے اچھے بندے وہ ہیں کہ جب اُنہیں دیکھا جائے تو اَللہ یاد آجائے۔ (مشکوٰۃ شریف)

عبداللہؓ بن مسعود اور ابنِ عباسؓ کہتے ہیں کہ اولیاءَ اللہ وہ لوگ ہیں جو ہر وقت ذکر و فکرِ خداوندی میں دیکھے جاتے ہیں (ابن کثیر) عمرانؓ بن حصین فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ" جو شخص مخلوق سے منقطع ہو کر اَللہ کا ہو رہتا ہے اَللہ تعالیٰ اُسکی تمام تکالیف کا خود ذمہ دار ہو جاتا ہے اور اُسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ اُسے اِس کا گمان تک نہیں ہوتا۔ (ترغیب) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جس شخص نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی رکھی میری طرف سے اُس کے خلاف اعلانِ جنگ ہے۔ میرا بندہ میرا قرب حاصل کرنے کے لئے جو کچھ کرتا ہے۔ میرے نزدیک سب سے محبوب وہ عبادت ہے جو میں نے اُس پر فرض قرار دی ہے۔ اور میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ حتّےٰ کہ میں اُسے محبوب بنا لیتا ہوں۔ اور جب میں اُسے محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اُس کے کان بن جاتا

Marfat.com

ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اُس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اور اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ گرفت کرتا ہے۔ اور اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اور جب وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اُسے دیتا ہوں۔ اور جب میرے پاس پناہ ڈھونڈتا ہے تو میں اُسے پناہ دیتا ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف)

ثابت یہ ہوا۔ وہ بندہ مقبول الدعا بن جاتا ہے کہ مجھ سے خیر مانگے یا شرّ سے پناہ لے اُس کی ضرور سُنتا ہوں۔ معلوم ہوا کہ اولیاء ربّ تعالیٰ کی پناہ میں رہتے ہیں تو جو شخص اُن سے دُعا کرائے اُس کی قبول ہوگی۔ اور جو اُن کی پناہ میں آئے وہ رب کی پناہ میں آجائیگا۔

مولانا جامیؒ فرماتے ہیں۔

یا رسُول اللہ بدرگاہت پناہ آوردہ اَم
ہمچو کاہے آمدم کوہے گناہ آوردہ اَم

حضرت **مجدّد الف ثانیؒ** مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں

"اولیاء شریعت کے ظاہر اور باطن کے موافق دعوت کرتے ہیں۔ اول مریدوں اور طالبعلموں کو توبہ اور انابت کی طرف راہنمائی کرتے ہیں احکامِ شرعیہ کے بجالانے کی ترغیب دیتے ہیں۔ پھر ذکرِ الٰہی بتاتے ہیں اور تاکید کرتے ہیں کہ ہر وقت ذکر میں مشغول رہیں۔ ظاہر ہے کہ ولی کی اِس دعوت کے لئے جو شریعت کے ظاہر و باطن سے تعلق رکھتی ہے خوارق کی کیا ضرورت ہے۔ پیری و مُریدی اس دعوت سے مراد ہے جس کا خوارق و کرامات سے تعلق اور واسطہ نہیں۔ وُہ علامت جس سے اِس گروہ

Marfat.com

کا سچا اور جھوٹا جُدا ہو سکے یہ ہے کہ جو شخص شریعت پر استقامت رکھتا ہو اُس کی مجلس میں دِل کو حق تعالیٰ کی طرف رغبت و توجہ پیدا ہو جائے اور ماسوا کی طرف سے دِل سرد ہو جائے۔ وہ شخص سچا ہے (مکتوبات شریف دفتر دوم)

اِمام رازیؒ فرماتے ہیں " ولایت کے دو رُکن ہیں ایک یہ کہ ظاہر میں شریعت کا متبع ہو، دوسرا یہ کہ اُس کا باطن نورِ حقیقت میں مستغرق ہو۔ جب دونوں باتیں پائی جائیں۔ اِنسان کو ان کے حصوں کی معرفت ہو جائے تو لازماً وہ اَللہ کا دوست ہوگا۔ (تفسیرِ کبیر)

قیامت کے دِن اَولیآءُاللّٰہ کا مقام

حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دِن اَللہ تعالیٰ کے پاس عرش کے دائیں جانب بیٹھنے والے کچھ لوگ ہوں گے۔" اور اَللہ دونوں ہاتھ داہنے ہیں" منبروں پر بیٹھے ہونگے منبر نُور کے ہوں گے۔ اُن کے چہرے منوّر ہوں گے۔ وہ نہ انبیآ ہوں گے نہ شہدآ ہوں گے، نہ صدیقین " عرض کیا گیا " حضورؐ پھر وہ کون لوگ ہوں گے" تین بار فرمایا " وہ اَللہ کیلئے باہم محبت کرتے والے لوگ ہونگے" (رواہ احمد) نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیآء نہیں مگر قیامت کے دِن انبیآء اور شہدآ ان پر رشک کریں گے۔" عرض کیا گیا " وہ کون ہیں تاکہ ہم اُن سے محبت رکھیں" فرمایا " وہ ایسے لوگ ہیں کہ اَللہ نے اُن کے دِلوں میں نور بھر دیا ہے اَللہ کے نُور کی وجہ سے ایک دوسرے کو دوست رکھتے ہیں۔ نہ اُن میں خونی

Marfat.com

رشتہ ہے نہ نسب کا اشتراک ۔ اُن کے چہرے نورانی ہوں گے ۔ وہ
نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے ۔ جب لوگ خوف زدہ ہوں گے اُنہیں
کوئی خوف نہ ہوگا ۔ اور جب لوگ غمگین ہوں گے اُنہیں کوئی غم نہ ہوگا
پھر نبی کریم نے یہ آیت تلاوت فرمائی اَلَاۤ اِنَّ اَولِیَآءَ اللّٰہِ ....
.... یاد رکھو ! اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے نہ
وہ مغموم ہوتے ہیں ۔ (نسائی شریف)

علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے ۔

مثلِ کلیم ہو اگر معرکہ آزما کوئی
اب بھی درختِ طور سے آتی ہے بانگِ لَاتَخَفْ

Marfat.com

وسیلہ کا ثبوت

قرآن اور قرآن کی تفاسیر سے

یَاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوااللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ ط

ترجمہ :- اے ایمان والو ! ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور تلاش کرو اُس تک پہنچنے کا وسیلہ اور جدوجہد کرو اسکی راہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ۔

قاضی ثناءاللہ پانی پتی فرماتے ہیں۔ اَلْوَسِیْلَہ سے مراد تقرب الٰہی ہے۔ ابنِ منظور لفظ وسیلہ کی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں الوسیلۃ فی الاصل مَا یتوصل بہ اِلی الشیٔ و یتقرب بہِ اللّٰہ (لسان العرب) یعنی جس چیز کے ذریعے کسی تک پہنچا جائے۔ اور اُس کا قرب حاصل ہو اُسے وسیلہ کہتے ہیں۔ وَکَانُوا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ تا الکٰفِرِیْنَ ؀

(ترجمہ) اور اُس سے پہلے وہ اِس نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لایا اُنکے پاس وہ جانا پہچانا اُس سے مُنکر ہو بیٹھے۔ تو اللہ کی لعنت مُنکروں پر۔

علامہ ابنِ کثیر اِس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں عَن ابنِ عباسؓ اِن یہودا کانوا یستفتحون تا ما انزل اللہ فی ذٰلِکَ مِن قولھم۔ (ترجمہ) حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں " یہود حضورؐ کی بعثت سے پہلے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اوس اور خزرج کے خلاف فتح کی دعائیں مانگتے تھے۔ جب نبی اکرمؐ

مبعوث ہوئے تو انہوں نے آپ کی نبوت کا انکار کیا۔ اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے توسّل سے مانگی ہوئی سابقہ دعاؤں کا انکار کر دیا تو معاذؒ بن جبل۔ بشیر بن براءؓ اور داؤد بن سلمہ نے کہا "اے جماعت یہود! خدا سے ڈرو اور اسلام لے آؤ۔ جب ہم مشرک تھے تو تم ہمارے خلاف حضورؐ کے وسیلہ سے دعائیں مانگا کرتے تھے۔ اور ہم کو بتلایا کرتے تھے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم عنقریب مبعوث ہوں گے اور حضورؐ کی ایسی صفات ہوں گی۔ اس کے جواب میں یہودیوں کے قبیلہ بنی نضیر سے سلام بن مشکم نے کہا کہ حضورؐ ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں لائے جس کو ہم پہچانتے ہوں۔ یہ وہ نبی نہیں جن کا ہم تم سے ذکر کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے رد میں یہ آیت نازل فرمائی۔ امام فخرالدین رازی علیہ الرحمہ تفسیر کبیر میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ۝ (اے اللہ! نبیِ امی صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ہم کو فتح عطا فرما اور ہماری مدد فرما (تفسیر کبیر) امام ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ اسی آیۂ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہودی دعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ ابْعَثْ لَنَا ھٰذَا النَّبِیَّ یَحْکُمُ بَیْنَنَا وَبَیْنَ النَّاسِ یَسْتَفْتِحُوْنَ یَسْتَنْصِرُوْنَ بِهٖ عَلَی النَّاسِ (ترجمہ) اے اللہ! اس نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو مبعوث فرما جو ہمارے اور لوگوں کے درمیان فیصلے فرمائے"۔ اور وہ لوگ آپؐ کے وسیلہ سے لوگوں پر فتح اور مدد طلب کرتے تھے حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ کفار پر یہودی فتح حاصل کرنے

Marfat.com

کیلئے دُعا یوں کرتے تھے "اے اللہ ! ہم تجھ سے نبیؐ امّی کے وسیلہ سے دُعا کرتے ہیں کہ تو ہمیں اِن مشرکین پر فتح دے" (تفسیر درمنشور)

حضرت قتادہ رضؓ فرماتے ہیں " یہود، کفار عرب پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے فتح طلب کرتے تھے ۔ وہ یہ کہا کرتے تھے اے اللہ تعالیٰ اس نبی کو مبعوث فرما جس کی تعریف ہم تورات میں پاتے ہیں تاکہ ہم اِن کفار عرب کو عذاب دیں اور قتل کریں ۔ شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی علیہ الرحمہ اسی آیۂ شریفہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

" اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اِنَّا نَسْئَلُكَ بِحَقِّ اَحْمَدَ نَبِیٍّ تا عَلٰی اَعْدَائِنَا

ترجمہ : اے اللہ ! ہمارے پروردگار ! ہم تجھ سے اِس نبیؐ امّی کے وسیلہ سے سوال کرتے ہیں جن کے بھیجنے کا تو نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے اس کتاب کی برکت سے کہ جو تو اُنؐ پر نازل فرمائے گا۔ سب کتابوں سے پیچھے۔ پس تو ہم کو ہمارے دشمنوں پر فتح ونصرت عطا فرما (تفسیر فتح العزیز) علامہ جلال الدینؒ سیوطی جلالین میں اِسی آیۂ کریمہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا تا فی التوراۃ اے اللہ ! ہماری مدد فرما اِس نبی پاک صَلَّی اللہُ علیہ وسلم کے وسیلے سے جو آخری زمانہ میں مبعوث ہوں گے ۔ جن کی نعت اور صفت ہم تورات میں پاتے ہیں (تفسیر جلالین) اِس آیت کے تحت یہ عبادت ودُعا جامع البیان ۔ تفسیر مدارک ۔ تفسیر کشاف اور دیگر تفاسیر میں مذکور ہے۔ ثابت یہ ہُوا کہ قرآن اور مفسّرین کے اقوال سے وسیلہ ثابت ہے ۔ اِس سے کوئی مسلمان انحراف نہیں کرسکتا ۔

Marfat.com

وسیلہ کا ثبوت انبیاءؑ سے

سیدنا آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد ہوئی تو اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اس طرح دُعا کی " یَا رَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِیْ اے میرے پروردگار محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے مجھے معاف فرما دے

یہ عبارت تفسیر عزیزی۔ زرقانی شریف۔ مواہب اللدنیہ شریف۔ خصائص کبریٰ اور دیگر کتب میں مذکور ہے۔

سیدنا نوح علیہ السلام نے جب اپنی قوم کیلئے دُعا فرمائی تو اس طرح فرمائی۔ اِلٰہی اَسْئَلُكَ اَنْ تَنْصُرَنِیْ عَلَیْهِمْ بِنُوْرِ مُحَمَّدٍ صلے اللہ علیہ وسلم " الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ان پر محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے نور کی برکت سے میری مدد فرما"

(رسالۃ السنین / فی الرد علی المبتدعین الوہابین)

پتہ یہ چلا کہ مشکل وقت میں انبیاءؑ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کیا کرتے تھے۔ جو رسول اللہؐ کا اُمتی ہو۔ کلمہ پڑھنے والا ہو۔ وہ وسیلہ سے کیسے انکار کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ، رسول اللہؐ کی محبت و اطاعت نصیب کرے۔ آمین

Marfat.com

وسیلہ کا ثبوت احادیث اور صحابہ کرامؓ سے

حضرت عثمانؓ بن حنیف بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ دعا کیجیے اللہ تعالٰی مجھے عافیت دے۔" آپ نے فرمایا" اگر تم چاہو تو اس کو ملتوی کر رکھوں اور یہ زیادہ بہتر ہے۔ اور اگر تم چاہو تو دعا کر دوں" اس نے عرض کیا" دعا ہی کر دیجیے" آپ نے اس کو حکم دیا" جا کر اچھی طرح وضو کرو۔ دو رکعت نماز پڑھو اور اسطرح دعا مانگو "اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے حضور محمد نبیٔ رحمت صلے اللہ علیہ وسلم کے توسّل سے متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو۔ اے اللہ تو حضورؐ کی میرے بارے میں شفاعت قبول فرما (ابن ماجہ شریف)

عثمان بن حنیف کہتے ہیں کہ ابھی ہم مجلس سے الگ بھی نہیں ہوئے تھے اور نہ کچھ زیادہ بات کرنے پائے تھے کہ وہ نابینا صحابی واپس آیا تو ایسا معلوم ہوا کہ اس کو نابینائی کی بیماری کبھی تھی ہی نہیں۔

اسی طرح حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت اسد کا انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے سرہانے آ بیٹھے اس کی تعریف فرمائی اور اسے اپنی قمیص میں کفنانے کے بعد حضورؐ نے حضرت اسامہ بن زیدؓ۔ ابو ایوب انصاریؓ۔ عمرؓ بن خطاب اور ایک سیاہ فام غلام کو بلایا۔ انہوں نے قبر کھودی۔ جب لحد تک پہنچے تو خود حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنے دست اقدس سے لحد تراش کر کے

Marfat.com

اُس کی مٹی نکالی ۔

جب قبر تیار ہوگئی تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھوڑی دیر کے لئے اُتر کر لیٹ گئے اُور فرمایا " اَللہ تعالیٰ زندہ کرتا ہے اُور مارتا ہے ۔ خود زندہ ہے اُس پر موت نہیں آتی ۔ اُے اَللہ ! فاطمہ بنت اسد کی مغفرت فرما دیجیئے ۔ اُس کو صحیح جواب سمجھا دیجیئے اُور اس کی قبر کو فراخ فرمائیے ۔ میرے وسیلہ سے اُور سابقہ انبیاءَ کرام کے توسّل سے ۔

تُو ارحم الراحمین ہے اُور فاطمہ بنت اسد پر چہار تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ ادا کی ۔

پھر لحد میں خود نبی کریم صلےؐ اللہ علیہ وآلہ وسلم اُور عباس بن عبدالمطلبؓ اُور ابوبکر صدیقؓ نے اُتارا

(مجمع الزوائد لنورالدین) (وفا الوفا)

فائدہ

ان احادیث سے معلوم یہ ہُوا کہ نبی کریم صلےؐ اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو توسّل کا طریقہ سکھایا اُور عمل کرکے دکھایا

اب مسلمان کیسے انکار کرسکتا ہے ؟

Marfat.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد توسّل

حضرت مالکؓ الدا راوی ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ کے زمانے میں قحط پڑا۔ ایک شخص (بلالؓ بن حارث صحابی) نے روضۂ مبارک پر حاضر ہو کر یوں عرض کیا۔ یَارَسُوْلَ اللہ استسق لِاُمَّتِكَ فَاِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوْا (ترجمہ) یا رسول اللہ اپنی اُمت کیلئے بارش کی دُعا فرمائیے کیونکہ وُہ لوگ ہلاک ہوتے جا رہے ہیں۔

قال فاتاہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی المنام وقال ائت عمر فمدہ ان یستق للناس فانھم سیسقون وقل لہ علیک الکیس فاتی الرجل عمرؓ فاخبرہ قال فبکی عمر وقال یارب ما آلو الاما عجزت عنہ۔

خواب میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اُنکے پاس تشریف لائے اور فرمایا "عمرؓ کے پاس جاؤ اور اُنہیں کہو کہ لوگوں کے لئے بارش کی دُعا کریں انہیں بارش دی جائے گی۔ اور انہیں کہو کہ احتیاط کا دامن مضبوطی سے پکڑے رہو"۔ وہ صاحب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور ماجرا بیان کیا۔ حضرت عمرؓ رو دیئے اور کہا "یا اللہ! میں اپنی بساط بھر کوتاہی نہیں کرتا۔ (سیرت رسولؐ عربی)

الاستیعاب:۔ ایک آدمی کسی مقصد کیلئے حضرت عثمانؓ سے ملاقات کرنا چاہتے تھے۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ اُنہوں نے حضرت عثمانؓ

Marfat.com

بن حنیف رضی اللہ عنہ سے تذکرہ کیا اُنہوں نے فرمایا " وضو کر کے مسجد میں دو رکعت نماز (نفل) پڑھو اور اس کے بعد یہ دُعا مانگو اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ اِلی الآخرہ" - اُنہوں نے یہ عمل کیا۔ نہ صرف حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اور اُنہوں نے ان کی حاجت پوری کردی بلکہ فرمایا " جب کوئی کام ہو تو میرے پاس آجانا۔" یہ صاحب واپسی پر حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ملے اور شکریہ ادا کیا کہ آپ کی سفارش سے میرا کام ہو گیا۔ اُنہوں نے فرمایا " میں نے سفارش بالکل نہیں کی۔ میں نے تو تمہیں وہ عمل بتایا تھا جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نابینا صحابی کو تعلیم فرمایا تھا۔ (الطبرانی) (نشر الطیّب) حضرت اوس رضؓ بن عبداللہ فرماتے ہیں " ایک دفعہ مدینہ طیبہ میں سخت قحط پڑا۔ اہل مدینہ نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شکایت کی تو آپؓ نے فرمایا " انظروا قبر النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلم مقالی عنہ وسم فاجعلو منہ (الی آخرہ) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار مبارک کو دیکھو اور آسمان کی طرف اس کا روشندان کھول دو تاکہ اُس کے اور آسمان کے درمیان چھت حائل نہ رہے" اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ اتنی بارش ہوئی کہ سبزہ اگا۔ اونٹ موٹے ہو گئے اور چربی کی زیادتی کی وجہ سے ان کے جسم پھٹ گئے۔ چنانچہ اس سال کا نام ہی " عام الفتق " رکھ دیا گیا۔ (مشکوٰۃ شریف) حضرت انس رضؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہو جاتے تو حضرت عمر فاروق رضؓ اور حضرت عباس رضؓ کے وسیلے سے بارش کی دُعا کرتے اور عرض کرتے " بارِ الٰہا ! ہم تیری بارگاہ میں تیرے نبیؐ کے محترم چچا کا وسیلہ پیش کرتے ہیں۔ تو ہمیں سیراب فرما" تو اُنہیں

Marfat.com

بارش عطا کر دی جاتی (بخاری شریف)

بارگاہ خداوندی میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پیش کرنا تو مسلّم تھا ہی۔ حضرت فاروق اعظم رض نے حضرت عباس رض کا وسیلہ پیش کرکے بتلا دیا کہ توسّل نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ آپ کے قرابت داروں اور اہل صلاح اُمتیوں کا وسیلہ بھی پیش کیا جا سکتا ہے تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ رہے کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ بنایا جا سکتا ہے اُمتی کو وسیلہ نہیں بنا سکتے۔ انس رض بن مالک۔ احمد رح بن حرب ہلال سے روائیت کیا گیا ہے کہ "میں قبر مبارک کی زیارت کرکے سامنے بیٹھا تھا کہ ایک اعرابی آیا اور زیارت کرکے عرض کیا" یا خیر الرسل! اللہ تعالیٰ نے آپ پر ایک سچی کتاب نازل فرمائی جس میں ارشاد فرمایا ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا تا تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ اور میں آپ کے پاس اپنے گناہوں سے استغفار کرتا ہوں اور اپنے رب کے حضور میں آپ کے وسیلہ سے شفاعت چاہتا ہوا آیا ہوں۔ پھر دو شعر پڑھے۔ اعرابی نے یہ عرض کیا تو تین مرتبہ قبر انور سے یہ آواز سنی کہ تجھے بخش دیا گیا (معارج النبوۃ میں قدر مختلف۔ نشر الطیب)

Marfat.com

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

اور

توسل

(۱) یا مالکی کن شافعی فی فاقتی — انی فقیر فی الوریٰ لغناک

اے میرے مالک آپ میری حاجت میں شفیع ہیں میں تمام مخلوق میں آپ کے غنا کا فقیر ہوں۔

(۲) یا اکرم الثقلین یا کنز الوریٰ — جدلی بجودک وارضنی برضاک

اے جن و انس سے زیادہ کریم۔ اے مخلوق کے خزانے۔
مجھ پر احسان فرمائیں اور اپنی رضا سے مجھے راضی فرماویں۔

(۳) انا طامع بالجود منک ولم یکن لابی حنیفۃ فی الانام سواک

میں آپ کی بخشش کا اُمیدوار ہوں اور آپ کے سوا ابو حنیفہ کا کوئی نہیں۔ (قصیدہ نعمانیہ)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور توسل

حضرت امام مالکؒ مسجدِ نبویؐ میں تشریف فرما ہیں۔ منصور (بنو عباس کے خلیفہ ثانی) نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزارِ انور کی زیارت کیلئے حاضری دی تو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا "اے ابو عبداللہ! میں قبلہ رُخ ہو کر دعا کروں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف رُخ کروں امام مالکؒ نے فرمایا

Marfat.com

وَلِمَ تعرض وجهک عنہُ وھو وسیلتک و وسیلۃ ابیک آدم الی اللہ تعالیٰ بل استقبلہ واستشفع بہ فلیشفعہ اللہُ فیکَ

(ترجمہ) تم اپنا چہرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کیوں پھیرتے ہو۔ حالانکہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تیرے اور تیرے جدِامجد سیّدنا آدم علیہ السلام کا وسیلہ ہیں بلکہ آپؐ کی طرف رُخ کر۔ آپؐ سے شفاعت کی درخواست کر۔ اللہ تعالیٰ تیرے بارے میں آپؐ کی شفاعت قبول فرمائے گا (الشفاء)

حضرت امام شافعیؒ اور توسّل

آلُ النّبیّ ذَرِیعتِیْ وھُمُ اِلَیہِ وَسِیلَتِی (ترجمہ) آل نبیؐ میرا ذریعہ ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف میرا وسیلہ ہے۔

ارجو بھِمْ اُعطی غدا بیدی الیمین صحیفتی (ترجمہ) مجھے امید ہے کہ ان کے وسیلہ سے مجھے قیامت کے دِن نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ (الصواعق المحرقہ احمد بن حجر مکی)

حضرت احمد بن حنبلؒ اور توسّل

حضرت احمدؒ بن حنبل نے حضرت امام شافعیؒ کے وسیلے سے دُعا مانگی تو اُن کے صاحبزادے حضرت عبداللہ کو تعجب ہُوا۔ امام احمدؒ نے فرمایا

اِنَّ الشَّافعیؒ کَالشّمسِ لِلنَّاسِ وکَالْعَافِیَۃِ لِلْبَدَنِ

(ترجمہ) امام شافعیؒ کی مثال ایسی ہے جیسے لوگوں کیلئے سورج اور بدن کے لئے صحت (شواہد الحق)

Marfat.com

امام غزالیؒ اور توسّل

آداب سفر میں فرماتے ہیں۔ و یدخل فی جملۃ زیارۃ قبور الانبیاء علیھم السلام و زیارۃ الصحابۃ والتابعین و سائر العلماء والاولیاء وکل من یتبرک بمشاھدتہ فی حیاتہ یتبرک بزیارتہ بعد وفاتہ ویجوز اذا تحیر تم شد الرحال ھذا الغرض
سفر کی دوسری قسم میں انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ۔ تابعین اور دیگر علماءؒ و اولیاءؒ کے مزارات بھی داخل ہیں۔ زندگی میں جس کی زیارت سے برکت حاصل کی جا سکتی ہے وفات کے بعد بھی اُس کی زیارت سے برکت حاصل کی جا سکتی ہے۔ (احیاء العلوم الدین)

امام ابو عبداللہ بن النعمان اور توسّل

ارباب بصیرت و اعتبار کے نزدیک ثابت ہے کہ اولیاءِ کرام کے مزارات کی زیارت برکت اور عبرت حاصل کرنے کیلئے محبوب ہے کیونکہ اولیاءِ کرام کی برکت (ان کی) ظاہری زندگی کی طرح وصال کے بعد بھی جاری ہے۔ اولیاءِ کرام کی قبروں کے پاس دُعا کرنا اور اُنکو وسیلہ بنانا ہمارے علماء محققین آئمہ دین کا معمول ہے۔ (ابن الحاج المدخل)
امام ابن الحاج فرماتے ہیں فمن اراد حاجۃ فلیذھب الیھم و یتوسل بھم فانھم الواسطۃ بین اللہ تعالیٰ و خلقہ ترجمہ: جو شخص کسی حاجت کا ارادہ کرے اُسے چاہیئے کہ وہ اولیاءِ کرام کے مزارات پر جائے اور اُن کا وسیلہ پکڑے کیونکہ وہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ اور اُس کی مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں (المدخل)

مُلّا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قِیلَ اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ ۰

ترجمہ :۔ کہا گیا ہے کہ جب تم مختلف اُمور میں حیران ہو جاؤ تو اہلِ قبور سے استعانت کرو یعنی اہلِ قبور کے وسیلے سے دُعا کرو۔ اللہ تعالیٰ مرادیں بر لائے گا۔ (شرح مسند امام اعظمؒ)

حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محمود غزنوی کے پاس حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا جُبّہ مبارک تھا۔ سومنات کی جنگ میں ایک موقع پر خدشہ ہوا کہ مسلمانوں کو شکست ہو جائیگی۔ سلطان محمود غزنوی اچانک گھوڑے سے اُتر کر ایک گوشے میں چلے گئے۔ وہ جُبّہ ہاتھ میں لے کر سجدے میں چلے گئے اور دُعا مانگی (ترجمہ) بارِالٰہا! اِس جُبّے والے کے وسیلے سے ہمیں کافروں پر فتح عطا فرما

جو کچھ مالِ غنیمت ہاتھ آئے گا درویشوں میں تقسیم کر دوں گا۔ اچانک دشمن کی طرف سے شور اُٹھا اور تاریکی چھا گئی اور کافر آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرنے لگے اور مختلف حصوں میں بٹ گئے۔ لشکرِ اسلام کو فتح حاصل ہو گئی۔ اُس رات محمود غزنوی نے حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں فرماتے ہوئے سُنا "اے محمود آبروئے خرقہ ما بردی بر درگاہِ حق کہ اگر دراں ساعت درخواستی جملہ کفار را اسلام روزی می کردے" (ترجمہ) اے محمود! تو نے دربارِ الٰہی میں

Marfat.com

ہمارے جُبّہ کی قدر نہ کی۔ اگر تم چاہتے تو تمام کافروں کیلئے اِسلام کی درخواست کرتے (تذکرۃ الاَولیآء فارسی)

سشرلعیت میں ثابت اُور معلوم ہے کہ اَللّٰہ تعالیٰ ان حضرات کی کتنی عزت افزائی فرماتا ہے۔ اُور یہ بکثرت ہے اُور مشہور ہے۔ علماءِ مشرق و مغرب کے عظیم اکابر مزاراتِ اولیآء کی زیارت سے برکت حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اُور حسّی۔ مصنوعی طور پر اس کی برکت پاتے رہتے ہیں۔ شاہ ولی اللہؒ مولانا رومیؒ اُور مولانا جامیؒ اُور دیگر بزرگوں سے توسّل ثابت ہے لیکن یہاں رقم کرنے سے قاصر ہوں۔

حیاتِ اُولیآء

اِس پُرفتن دور میں عام کہا جاتا ہے کہ اولیائے کرام کی حیات بعد موت کے فضول ہے اُور اہلِ اسلام کو اِن کے فیوض و برکات سے محروم رکھا جاتا ہے۔ بنا بریں عامۃ المسلمین کی رہنمائی کیلئے مناسب خیال کرتا ہوں کہ مسئلۂ حیاتِ اولیآء اختصار سے لکھوں جس میں قرآن و حدیث کے دلائل اُور صالحینِ امت کے اقوال اُور حکایات پر کچھ تحریر کروں

Marfat.com

پہلا مُقدّمہ

ایک عالم اجسام ہے یعنی جسموں کا جہان ۔
اُور ایک عالم ارواح ہے یعنی رُوحوں کا جہان ۔
ایک عالم دنیا ہے اُور ایک عالم آخرت ۔
اِن دونوں کے درمیان ایک اُور عالم ہے جسے 'عالم برزخ' کہتے ہیں یعنی موت کے بعد جو دَور گذرتا ہے قبر تک ۔ اس دَور میں جو حالات رُوح اُور بدن پر وارد ہوتے ہیں ان کو عالم برزخ سے تعبیر کرتے ہیں

دوسرا مقدمہ

مَوت کس چیز کا نام ہے ؟
مَوت صرف اِس بات کا نام ہے کہ رُوح جو کہ اِس جسم دنیاوی کے اندر پابند ہوکر اعضاء اُور جوارح کے ذریعے جس عرصہ تک اس نے یہاں رہنا ہے اِس مدت مقررہ پر اسے جسم سے الگ کر دیا جائے ۔ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ہر جان موت کا ذائقہ چکھنے والی ہے رُوح کو موت نہیں ہے ۔ وہ زندہ ہے اَب اِس کے اخراج کے بعد یہ ضروری نہیں ہے کہ اِس کا تعلق اُور علاقہ ختم ہو جائے بلکہ اَرواح کا علاقہ و اتصال اجسام کے ساتھ باقی رہتا ہے ۔ خواہ رُوح آزاد ہوکر علیّین میں چلی جائے یا سجّیین میں رہے یا جنّت وغیرہ کی سَیر کرے ۔ بہر حال اتصال مذکور کے باعث رُوح اُور جسم سے اَولیاءِ عظام کی حیات مانی جاتی ہے اُور یہ بات قُدرتِ

Marfat.com

خداوندی سے کچھ بعید نہیں ۔ جس درجہ کی روح ہوگی اُسی درجہ کے موافق اسے قوت ملے گی ۔ اولیائے عظام کو موت کے بعد حیات حاصل ہے ان کے اجسام قبروں میں محفوظ ہیں ۔ انہیں مٹی نہیں کھاتی ۔ علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح البیان میں فَأْتُوا بِآبَائِنَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ٥ کے تحت فرماتے ہیں" اِنَّ حیات الاَنبیاءِ وَالاَولیاءِ حیٰوۃ دائمۃ فِی الحقیقۃ وَلا تقطعھما الموت الصوری فانہ انما یطرا علے الاجساد بمفارقۃ الارواح مع ان اجسادھم لاتاکلہا الارض فھم بمنزلۃ الاحیا من حیث الاجساد

ترجمہ :۔ انبیآء کرام اور اولیآء عظام کی حیات حقیقت میں ابدی ہے موت صوری اُنہیں نہیں روکتی ۔ موت کا اثر اجسام پر ہوتا ہے جبکہ روح مفارق ہو جائے ۔ باوجود اس بات کے ان کے جسموں کو مٹی نہیں کھاتی ۔ حاصل یہ نکلا کہ اولیآئے عظام جسموں کے لحاظ سے بھی زندہ ہیں ۔ قرآن کریم میں اَللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ الٰہی ہمیں سیدھے راستے پر چلا ۔ اُن لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیا ہے ۔ غور فرمایئے ! قرآن کریم نے سیدھے راستے کی تعریف بیان فرمائی ہے کہ جس راستے پر اَللہ تعالیٰ کے نیک بندے اور انعام یافتہ بندے گذرے ہیں وہ سیدھا راستہ ہے ۔ بلاشک قرآن کریم اور حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اصل اور صحیح راستہ یہی ہے ۔ کہ جس پر اَللہ تعالیٰ کے نیک بندے اور انعام یافتہ بندے

Marfat.com

چلتے ہیں وہ صراطِ مستقیم ہے

اِنعام یافتہ لوگ کون ہیں ؟

انبیآءِ کرام ۔ صِدّیقین ۔ شہدآءِ عظام ۔ اولیآءِ صالحین اُمّت اِن کا راستہ صحیح راستہ ہے اور منزلِ مقصود پر پہنچانے والا ہے یہی راستہ خُداوندِ عالم سے ہم مانگ رہے ہیں

صالحینِ اُمّت اَولیآء کے بارے میں کیا ارشاد فرما رہے ہیں اور اِن کا کیا سلوک ہے ۔

علّامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ شرح الصدور فی حالِ الموتیٰ والقبور میں چند واقعات اَولیاء اُمت سے نقل فرماتے ہیں

وفی الرسالۃ للقشیری لبسندہ عن الشیخ ابی سعید الخراز قال کنت بمکۃ فرایت بباب بنی شیبۃ شابًا میّتًا فلما نظرت الیہ تبسّم فی وجھی و قال لی یا ابا سعید اما علمت انّ الاحبّاء احیاء و ان ماتوا انّما ینتقلون من دارٍ الی دارٍ

علّامہ قشیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ میں شیخ ابی سعید خزاز رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں " شیخ صاحب نے فرمایا کہ میں مکّہ شریف میں تھا کہ ایک جوان کو باب بنی شیبہ پر مُردہ پڑا دیکھا۔ میں نے جب نظرِ غور سے دیکھا تو مسکرایا اور کہا اے ابوسعید کیا تو نہیں جانتا اللہ تعالیٰ کے پیارے زندہ ہوتے ہیں اگرچہ مر جائیں جیسا کہ حاشیہ مشکوٰۃ میں ہے اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ وَلٰکِنْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے ولی مرتے نہیں بلکہ ایک دار سے دوسرے دار کی طرف انتقال فرماتے

Marfat.com

ہیں۔ حضرات! دیکھئے۔ اولیاء عظام موت کے بعد زندہ ہوتے ہیں۔ ان کے اجسام زندہ ہیں۔ سنتے دیکھتے ہیں۔ کلام فرماتے ہیں اُن کی موت ایک آئی تھی۔ اب موت کے بعد حیاتِ ابدی سے مستفیض ہو گئے۔

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

اسی رسالہ میں مرقوم ہے

عن الشیخ ابی علی الرود باری انہ الحد فقیرًا فلما فتح راس کفنہ و ظعہ علے التراب لیرحمہُ اللہ غیربیتہٗ قال فتح لی عینہ و قالَ لی یا ابا علیؒ تذللنی بَینَ یدی من یدللتی فقلت یا سیّدی (الی الآخرہ)

ترجمہ: شیخ ابی علی رود بادل سے نقل فرماتے ہیں اُنھوں نے ایک بزرگ کو لحد میں رکھنا چاہا اُس کے کفن کو کھولا اور مٹی پر رکھا کہ اللہ تعالےٰ اس کی غربت پر رحم فرما دے۔ اس نے میرے لیئے آنکھیں کھول دیں اور کہا اے ابو علی! تو مجھے اس کے سامنے ذلیل نہ کر جو میرے ناز اٹھاتا ہے" میں نے کہا "اے میرے آقا کیا موت کے بعد حیات ہے"؟ اُنھوں نے کہا "بلکہ میں زندہ ہوں اور جو بھی خدا کا پیارا ہے وہ زندہ ہے۔ کل میں اس عزت سے جو کہ خدا کے دربار میں مجھے حاصل ہے تیری امداد کروں گا۔ حضرات! دیکھئے۔ اولیاء عظام کی حیات بعد موت کے

Marfat.com

صالحین اُمت قائل ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں بلکہ اولیائے اُمّت اِس حیات بعدالموت کو واضح فرما رہے ہیں۔ خدا کا پیارا جو بھی ہو جہاں کہیں ہو، زندہ ہوتا ہے اور فیض عطا فرماتا ہے۔ اُس اللہ کے پیارے نے یہ بھی کہہ دیا کہ میں تیری کل اِمداد کرونگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اولیائے عظام قبروں میں رہ کر بھی محتاجوں کی اِمداد فرماتے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ یہ کون ہیں اور کس لئے آئے ہیں۔ وہ دعا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اُنکی دعائیں جلد قبول فرماتا ہے۔ اور سُنیئے! اِسی رسالہ میں ہے عن بعضہم انہ کان نباش فتوفیت امراۃ فصلی علیہا وصلی علیہا ھذا النباش ایضا لیعرف القبر فلما جن علیہ اللیل فنبش قبرھا فقالت سبحان اللہ رجل مغفور یاخذ کفن مغفورۃ۔ قال فقلتھا اللہ غفر لک فانا مغفور فقالت ان اللہ غفرلی و لجمیع من صلّی علی وانت قد صلّیت علیّ فترکھا ورد التراب ثم تاب وحسنت توبتہ

ترجمہ:۔ ایک بزرگ سے منقول ہے " ایک نباش تھا یعنی کفن اتارنے والا جو کہ مُردوں کے کفن اتارتا تھا۔ ایک عورت مر گئی۔ لوگوں نے اُس کا جنازہ پڑھا اس نباش نے بھی پڑھا تاکہ قبر کھولی جائے، رات کے وقت قبر کھودی اِس لئے کہ کفن اتارے۔ اس عورت نے کہا "سبحان اللہ۔ بخشا ہوا آدمی بخشی ہوئی عورت کا کفن اتار رہا ہے۔ نباش سُن کر کہنے لگا " میں کیسے بخشا ہُوا ہوں تُو تو مغفورہ ہے" عورت کہنے لگی " اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور اُن کو بھی جنہوں نے میرا جنازہ پڑھا ہے۔ اور تو نے میرا جنازہ پڑھا ہے"۔ نباش نے توبہ کی اور قبر کو درُست

Marfat.com

کر دیا۔ حضرات! دیکھیئے وہ عورت بزرگ تھی۔ قبر پر آنے والے کو جانتی ہے اس کے ارادے کو جانتی ہے اُس کی عافیت کو بلکہ جنازہ پڑھنے والوں کو جانتی ہے کہ یہ سب مغفور ہیں۔ آجکل سائنسی دور ہے۔ ترقی یافتہ لوگ ہیں۔ فکر کریں کہ بزرگوں سے فائدہ ہے یا نہیں۔ کسی خشک جماعت سے تعلق قائم نہ کریں۔ کہیں اللہ والوں سے دُور نہ ہو جائیں کہ اللہ والوں سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ خدا را انصاف کیجئے۔ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کی ایک ولیّہ موت کے بعد قبر میں آئندہ حالات سے باخبر ہے۔ چنانچہ عورت کو نبی اکرم صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور محبت سے یہ مقام نصیب ہے تو کیا نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ مقام نصیب نہیں بلکہ ہزار ہا درجے زیادہ کمالات حاصل ہیں۔

اِس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہُوا کہ بزرگوں کے مزار پر آنے والا صدقِ دِل سے توبہ کرنے والا محروم نہیں جاتا۔ اللہ تعالےٰ کے مخصوص بندے خطرات سے واقف ہوتے ہیں۔ ولی ارادوں کو خوب جانتے ہیں۔ دِل کو پاک اور صاف کر کے حاضرِ خدمت ہونا چاہیئے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " اِتَّقُوْا فراسۃَ المؤمِنِ فانَّہٗ یَنظُرُ بِنُوْرِ اللہِ تعالیٰ۔ مومنِ کامل کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ شرح الصدور فی حال الموتیٰ والقبور میں فرماتے ہیں عن ابراھیم ابن شیبان قال صحبنی شابٌ حسن الارادہ فمات فاشتغل قلبی بہٖ و تولّیت

Marfat.com

غسله فبدأت بشماله من الدهشته فاخذ ضامني ثم ناولني بيمينه فقلت صدقت یا بنی انا غلطت

ترجمہ :۔ ابراہیم ابن شیبان سے روایت ہے کہ ایک جوان اچھے ارادے والا میرے ساتھ تھا۔ اور وہ مرگیا۔ میں اس کے کفن و دفن میں مشغول ہُوا اور غسل دینے بیٹھا۔ دہشت کے باعث میں بائیں طرف سے شروع ہُوا۔ اُس بزرگ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور داہنے ہاتھ کو پکڑ رکھا۔ میں نے کہا "آپ سچے ہیں مجھ سے غلطی ہوئی۔ اِس واقعہ کو دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اَولیآء زندہ ہیں موت کے بعد علم و ادراک رکھتے ہیں۔ غلطیوں سے آگاہ ہیں۔ اور راہنمائی فرماتے ہیں۔

علامہ سیوطی مذکورہ کتاب میں فرماتے ہیں"

عن ابی یعقوب السوسی قالَ غسلتُ مریدًا فامسك ابهامی وھو علی المغتسل فقلت یا بنی خلّ یدی فانی ادری انك لست بمیّت و انّما ھی نقلته فخلّ عن یدی

حضرت یعقوب سوسی سے روایت ہے آپنے فرمایا کہ میں ایک مُرید کو غسل دینے بیٹھا اُس نے میرا انگوٹھا پکڑ لیا۔ میں نے کہا" بیٹا چھوڑ دے۔ میں جانتا ہوں کہ تو میّت نہیں ہے بلکہ ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ اس نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا۔

دیکھئے! صالحینِ امت حیات بعدالممات کو واقعات سے روشن کر رہے ہیں۔ عِلم و اِدراک کو ثابت فرما رہے ہیں۔ اب بھی جو وہم کرے کہ بزرگوں کی قبروں میں کچھ نہیں۔ وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ وہ ناواقف ہے۔ اُس کو اللہ والوں کا مقام پتہ ہی نہیں۔ اللہ ہدایت دے۔ اور توبہ کرے۔ اَولیآء کی حیات بعدالموت کا صدق دِل سے

Marfat.com

فائل ہو اور اُن کے فیض سے مالا مال ہو -

علامہ سیوطیؒ مذکورہ کتاب میں فرماتے ہیں

قال جائنی مرید بمکۃ فقال یا استاذ غدا اموت وقت الظہر فخذ ھذا الدینار فاحفرلی بنصفیہ وکفلنی بالنصف الاخر فلما کان الغد وجاء وقت الظہر وطاف ثم تباعد ومات فلما وضعتہ فی اللحد فتح عینیہ فقلت احیاۃ بعد الموت فقال انا محب وکل محب اللہ حیؒ"

ترجمہ :- حضرت یعقوب سوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک مُرید مکہ شریف میں میرے پاس آیا اور اُس نے کہا کل میں مرجاؤنگا۔ یہ ایک دینار لے لو۔ آدھا میرے کفن میں خرچ کرو اور آدھا میرے دفن میں خرچ کرو۔ دوسرا دِن آیا اور ظہر کا وقت ہُوا تو اس نے طواف کیا اور دُور جاکر ٹھہرا اور مرگیا۔ میں نے جب اُسے قبر میں رکھا اس نے آنکھیں کھول دیں۔ میں نے کہا " کیا موت کے بعد حیات ہے ؟ اُس نے کہا ہے" اور جو اَللہ تعالیٰ کا پیارا ہے وہ زندہ ہے" ہاں عام اِنسانوں کو اِس بات کا علم نہیں ہے۔ مگر اَللہ تعالےٰ کے پیارے اَولیاءؒعظام قبل از وقت اَللہ کے کرم اور نبی کریم صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت و اِتباع ولایت کے نور سے جانتے ہیں۔ چنانچہ اُس بزرگ نے کہہ دیا کہ ظہر کے وقت میں کل مرجاؤں گا۔ ایسا ہی ہوا کہ وقتِ ظہر مرگیا پھر جب قبر میں رکھا گیا تو اُس نے آنکھیں کھول دیں۔ کلام کرنے لگا کہ میری حیات پر تعجب مت کرو۔ اَللہ تعالیٰ کا جو بھی ولی ہو وہ زندہ ہوتا ہے۔ حقیقت میں وہ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ ٥

Marfat.com

کا مصداق ہوتا ہے۔ (شرح الصدور فی حال الموتیٰ والقبور)

حضرت سلطان العارفین سُلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب نُورُ الھُدیٰ میں فرماتے ہیں اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ ط

ترجمہ:۔ اَولیاءِ کرام زندہ ہوتے ہیں مرتے نہیں یعنی اُن کی موت آنی ہوتی ہے۔ ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف اِنتقال فرما جاتے ہیں۔ اُن کے اجسام قبروں میں محفوظ ہیں۔

کُشتگانِ خنجرِ تسلیم را
ہر زماں از غیب جانِ دیگر است

Marfat.com

زُہد و تقویٰ

اِمام اعظم ابُو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اُور زُہد و تقویٰ

تقوٰی کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر اُس چیز کو چھوڑ دیا جائے جس کی وجہ سے دین میں کسی قسم کا شک و شبہ پیدا ہو۔ اِس لحاظ سے بھی اِمام اعظم ابو حنیفہ رح کا مقام بہت اُونچا تھا۔ جس چیز میں ادنیٰ سی کراہت کا بھی شائبہ ہوتا آپ اس سے کلیتہً اجتناب کرتے۔ زُہد کا یہ عالم تھا کہ مال و دولت کی طرف قطعاً التفات نہ کرتے۔ اُور بڑی سے بڑی رقم بھی آپ کی خدمت میں پیش کی جاتی تو شانِ استغنا سے رَد کر دیا کرتے تھے۔ آپ کے تقوٰے کا اندازا اِس سے کریں کہ ایک مرتبہ اپنے شریک کے پاس تجارت کیلئے کپڑے کے تھان بھیجے جن میں سے ایک تھان میں کوئی نقص اُور عیب تھا۔ آپ نے اپنے شریک سے کہا کہ جب اِس تھان کو فروخت کرنا تو اِس کا عیب بیان کر دینا۔ شریک نے اُس تھان کو فروخت کر دیا لیکن گاہک سے اس کا عیب بیان کرنا بھول گیا۔ اُور بعد میں یہ بھی یاد نہ رہا کہ کس شخص کے ہاتھ وہ تھان فروخت کیا تھا۔ اِمام اعظم رح کو جب اِس واقعہ کا عِلم ہُوا تو اُنہوں نے تیس ہزار درہم کی مالیت کے اُن تمام تھانوں کی قیمت صدقہ کر دی۔

اِمام رازی رح لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ اِمام اعظم کسی جگہ جا

Marfat.com

رہے تھے کہ راستہ میں کیچڑ تھی ۔ ایک جگہ آپ کے پیر کی ٹھوکر سے کیچڑ اڑ کر کسی شخص کے مکان کی دیوار سے جا لگی ۔ آپ پریشان ہو گئے کہ اگر کیچڑ اکھاڑ کر دیوار صاف کی جائے تو دیوار کی مٹی بھی اتر آئے گی اور اگر یونہی چھوڑ دیا جائے تو ایک شخص کی دیوار خراب ہوتی ہے ۔ اسی پریشانی میں تھے کہ صاحبِ خانہ باہر آیا ۔ اتفاق سے وہ شخص یہودی تھا اور آپ کا مقروض تھا ۔ آپ کو دیکھ کر سمجھا کہ قرض مانگنے آئے ہیں ۔ پریشان ہو کر عذر پیش کرنے لگا ۔ قرض کو چھوڑو میں تو اس خلجان میں ہوں کہ تمہاری دیوار کو کیسے صاف کروں ۔ کیچڑ کھرچوں تو خطرہ ہے کہ دیوار سے کچھ مٹی بھی اتر آئے گی ۔ اور اگر یونہی رہنے دوں تو تمہاری دیوار گندی رہتی یہ بات سن کر یہودی بے ساختہ کہنے لگا ۔ "حضور دیوار کو بعد میں صاف کیجئے گا پہلے کلمہ پڑھا کر میرا دِل پاک کر دیں ۔"

امام اعظمؒ عبادت و ریاضت میں قدمِ راسخ رکھتے تھے اُن کی عبادت و ریاضت کا جو حال غیر حنفی علماء نے بیان کیا ہے وہ عادت قدر بعید اور اتنا حیرت انگیز ہے کہ آج کی عیش کوش اور تن آسان دنیا اِس کا تصور بھی نہیں کر سکتی ۔ حنفی شافعی بلکہ ملتِ اسلامیہ کے علماء کے درمیان یہ بات حد استفاضہ سے زیادہ معروف ہے کہ امام ابوحنیفہؒ چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے رہے اور لگاتار اِس معمول پر قائم رہے ۔

(امام ابن حجر ہیتمی مکی الخیرات الحسان)

Marfat.com

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور زہد و تقویٰ

امام شافعی رح علمی وجاہت اور فقہی متانت کے باوجود عبادت و ریاضت اور زہد و تقویٰ میں قدم راسخ رکھتے تھے۔ تاریخ اور سیرت کی کتابوں میں ان کی عبادت کے جو واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ اُن میں سے ہر واقعہ اپنی جگہ ایک خرقِ عادت اور مستقل کرامت معلوم ہوتا ہے۔

ربیع ابن سلیمان کہتے ہیں کہ امام شافعی رمضان کے نوافل میں ساٹھ مرتبہ قرآن کریم ختم کرتے تھے۔ عام ایام میں وہ رات کے تین حصے کرتے تھے۔ پہلے حصّے میں تصنیف و تالیف کا کام کرتے اور دوسرے میں نوافل پڑھتے اور تیسرے حصے میں نیند کیا کرتے تھے۔

ابراہیم بن محمد کہتے ہیں " میں نے امام شافعی سے عمدہ کسی شخص کو نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہ کہتے ہیں اُن کی نماز مسلم بن خالد کی نماز کے مشابہ تھی۔ اور اُن کی نماز مسلم بن جریج کی نماز کے مماثل تھی۔ اور مسلم بن جریج کی نماز عطا کی نماز اور عطا کی نماز عبداللہ بن زبیر رض سے اور عبداللہ بن زبیر رض کی نماز ابوبکر صدیق رض سے اور ابوبکر صدیق رض کی نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز سے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز جبریل امین کی نماز سے مشابہ تھی۔

ایک دفعہ کوئی شخص قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت کر رہا تھا " هٰذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُوْنَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ

Marfat.com

اِس آیت کو سُنتے ہی اِمام شافعیؒ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہوگیا۔ جسم پر لرزہ طاری ہوگیا اور خوفِ الٰہی کی شدت سے ہوش و حواس جاتے رہے اور وہیں سربسجدہ ہوکر گر پڑے جو ہوش آیا تو کہنے لگے

• اَللّٰھُمَّ اِنی اعوذ بِكَ مِن مقامِ الكذابين ومِن اعواضِ الجاهلينَ هب لی من رَحمتِكَ بسترِكَ وَاعف عَنی بِكرمِكَ وتكلنی اِلی غيرِكَ وَلَا تقنطِی مِن خيرِكَ (مرقاة ج ۱)

اِمام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور زہد و تقویٰ

اِمام احمد بن حنبلؒ فقر و فاقہ میں استغناء کی شان رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ کھانے کیلئے کچھ نہ تھا۔ مجبور ہوکر اپنی نعلین گروی رکھ کر روٹیاں خریدیں۔ اِمام عبدالرزاق کو پتہ چلا تو اُنہوں نے آپ کو رقم مہیا کی لیکن آپ کے غیور ضمیر نے اُن سے کچھ لینا گوارہ نہ کیا۔ اور خود محنت مشقت کرکے اپنی ضروریات پوری کیں۔ حسن بن عبدالعزیز کو ایک لاکھ دینار وراثت سے ملے اُس نے اُن سے تین ہزار دینار آپ کی خدمت میں پیش کئے اور عرض کیا کہ یہ مال حلال ہے۔ آپ اِس سے فائدہ اُٹھائیں۔ اور اپنے عیال پر خرچ کریں لیکن آپ نے یہ کہہ کر وہ دینار واپس کر دیئے کہ مجھے اِن کی ضرورت نہیں [illegible] علمی اور فقہی معروفیات کے باوجود اِمام احمد عبادات میں [illegible] رکھتے تھے۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں

Marfat.com

کہ آپ دِن اُور رات میں تین سو نوافل پڑھا کرتے تھے ۔ اُور جب آپکی عمر چھپن سال کو پہنچی تو آپ مسئلہ خلق قرآن کے اِمتحان میں مبتلا ہو گئے ۔ آپ کے جسم پر کوڑے مارے جاتے تھے ۔ لیکن آپ اِس حال میں بھی روزانہ ڈیڑھ سو نوافل پڑھا کرتے تھے ۔

عبداللہ بن احمد یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ آپ راتوں کو نوافل میں قرآن پڑھا کرتے تھے ۔ اُور سات راتوں میں ایک قرآن مجید ختم کر لیتے تھے ۔ نیز وہ بیان کرتے ہیں کہ اگر کِسی شخص کو اِمام احمد بن حنبل کی تلاش ہوتی تو وہ اُسے یا تو مسجد میں مِلتے یا نمازِ جنازہ میں یا کِسی مریض کے ہاں عیادت میں ۔ فتنہ خلق قرآن میں مبتلا ہونے کے بعد اکیس سال اِمام احمد زندہ رہے ۔ اُور خلق خُدا کو فیض پہنچاتے رہے ۔ کوڑے لگنے سے آپ کو اذیّت اُور تکلیف پہنچتی تھی وہ آخر عمر تک باقی رہی ۔ لیکن آپ پھر بھی عبادت و ریاضت پر مستقیم اُور درس و تدریس میں ہمہ تن مصروف رہے بالآخر ۷۷ سال کی عمر گذار کر معتصم باللہ کے بیٹے واثق باللہ کے عہد میں ۲۴۱ھ میں آپ نے جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی ۔

اِمام احمد بن حنبل نے جس طرح خدمتِ دین انجام دی اُور امتحان میں صبر و اِستقامت سے کام لیا اس پر اللہ تعالٰے نے اُنہیں بے حد اِنعام و اکرام سے نوازا ۔

حشلیش بن ورد کہتے ہیں کہ میں خواب میں حضورِ اکرم صلّے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو میں نے

Marfat.com

نے پوچھا "حضور! احمد بن حنبل کا کیا حال ہے؟" فرمایا "عنقریب حضرت موسیٰؑ تشریف لاتے ہیں اُن سے پوچھنا"۔ جب حضرت موسیٰؑ تشریف لائے تو میں نے پوچھا "اے اللہ کے نبی! احمد بن حنبل کا کیا حال ہے" فرمایا "اُنہیں عیش و راحت میں تنگی و تکلیف میں مبتلا کیا گیا لیکن ہر حال میں اُن کو صدیق پایا گیا پس اُن کو صدیقین کے ساتھ لاحق کر دیا گیا۔

مروزی کہتے ہیں "میں نے وصال کے بعد امام احمد بن حنبلؒ کو خواب میں دیکھا اُنہوں نے سبز رنگ کے دو حُلّے پہنے ہوئے تھے اور پیروں میں چمکتے ہوئے سونے کی دو نعلین تھیں جن کے تسمے سبز زمرد کے تھے۔ اور سر پر جواہر سے مرصع ایک تاج تھا اور وہ بڑے ناز سے چل رہے تھے۔ میں نے پوچھا اے ابوعبداللہ یہ کیسی چال ہے۔ فرمایا یہ جنت کے خدّام کی چال ہے۔ پھر میں نے پوچھا۔ اے اللہ کے حبیب! یہ آپکے سر پر تاج کیسا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھے اپنی جنت میں داخل کر لیا میرے سر پر تاج رکھا اور اپنا دیدار مجھ پر مباح کر دیا اور فرمایا اے احمد یہ تیرے القرآن کلام اللہ غیر مخلوق کے کہنے کا صلہ ہے۔ (مرقاۃ ملا علی قاری جلد ۱)

(حلیۃ الاولیاء ج ۹)

Marfat.com

امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاریؒ

اور

زہد و تقویٰ

لذائذِ دنیاویہ اور عیش و عشرت سے امام بخاری کوسوں دور تھے۔ طالب علمی میں بسا اوقات انہوں نے سوکھی ہوئی گھاس کھا کر بھی وقت گزارا ہے۔ ایک دن میں عام طور پر دو یا تین بادام کھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بیمار پڑ گئے۔ اطباء نے بتلایا کہ سوکھی روٹی کھا کھا کر اُن کی انتڑیاں سوکھ چکی ہیں۔ اُس وقت امام بخاریؒ نے بتلایا کہ وہ چالیس سال سے خشک روٹی کھا رہے ہیں اور اس طویل عرصہ میں سالن کو بالکل ہاتھ نہیں لگایا۔

امام بخاری تقویٰ اور پرہیز گاری کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے۔ ظاہر و باطن میں خدا سے بے حد ڈرتے تھے۔ مشتبہات سے بچتے۔ غیبت سے پرہیز کرتے اور لوگوں کے حقوق کا پورا خیال رکھتے۔ انہیں تیر اندازی کا بے حد شوق تھا۔ ایک مرتبہ ان کا تیر نہر کے پل پر لگا۔ اور اس کی کیل خراب ہو گئی۔ امام بخاری بے حد پریشان ہوئے۔ اور پل کے مالک حمید بن اخضر کے پاس پیغام بھیجا کہ ہم کو کیل بدلنے کی اجازت دو یا کیل کی قیمت لے لو۔ اور یا ہماری غلطی معاف کر دو۔ حمید بن اخضر نے سلام بھیجا اور کہا اے ابو عبداللہ میں صرف کیل نہیں بلکہ اپنی تمام املاک تمہارے

Marfat.com

تصرف میں دیتا ہوں۔ جسطرح چاہے ان میں تصرف کرو۔ امام بخاریؒ نے جب یہ جواب سُنا تو اُن کا چہرہ کھل اُٹھا۔ اس خوشی میں اُنہوں نے پانچسو احادیث بیان کیں اور تین سو درہم صدقہ کر دیئے۔

ایک شخص نے امام بخاریؒ سے کہا "آپ نے تاریخ کبیر میں لوگوں کے عیوب بیان کئے ہیں۔ اور اُن کی غیبت کی ہے۔ امام بخاری نے کہا" میں نے کسی شخص پر کوئی حکم نہیں لگایا۔ صرف روائیت بیان کی ہے" چنانچہ کاذب راویوں کو آپ نے تاریخ کبیر میں کذاب لکھنے کی بجائے کذبہ فلاں یا رماہ فلاں بالکذب لکھا ہے۔

بکر بن منیر سے روایت ہے کہ امام بخاریؒ کہتے تھے کہ مجھے امید ہے کہ جب میں اللہ تعالےٰ سے ملاقات کروں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ سے حساب نہیں لے گا کیونکہ میں نے کسی کی غیبت نہیں۔

عبادت و ریاضت میں امام بخاریؒ بے حد عبادت گذار اور شب بیدار تھے۔ کثرت سے نوافل پڑھتے اور روزے رکھتے تھے۔ رمضان شریف میں ہر روز ایک قرآن شریف کا ختم کرتے اور روزانہ نصف شب کو اُٹھ کر قرآن کریم کے دس پاروں کی تلاوت کرتے تراویح میں ختم قرآن کرتے۔ اور ہر رکعت میں بیس آیات کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

ابو بکر بن منیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ محمد بن اسماعیل نماز پڑھ رہے تھے۔ نماز کے بعد اُنہوں نے قمیض کا دامن اٹھایا اور اپنے ایک شاگرد سے کہا "ذرا دیکھنا۔ میری قمیض کے نیچے کیا ہے۔ شاگرد نے

Marfat.com

دیکھا قمیص کے نیچے زنبور تھی جس نے اُن کو بدن پر پندرہ سولہ جگہ ڈنگ لگایا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے آپ کا بدن جگہ جگہ سے سُوج گیا تھا۔ ابن منیر نے پوچھا "جب آپکو زنبور نے پہلی مرتبہ کاٹا تو اُسوقت آپ نے نماز کیوں نہیں توڑی؟" آپ نے فرمایا "میں قرآن کریم کی جس آیت کی تلاوت کر رہا تھا۔ اس میں اتنا ذوق و شوق پا رہا تھا کہ میں اُسوقت اِس تکلیف کی طرف متوجہ نہ ہو سکا۔ (ھدی الساری ج ۲۔)

امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن کر بن سنان بن دینار النسائیؒ

اُور

زُھد و تقویٰ

عبادت و ریاضت میں امام نسائیؒ بے حد عبادت گذار اُور شب بیدار تھے۔ ایک دِن روزہ اُور ایک دِن افطار صومِ داؤدی کے طریقہ کو اپنایا ہوا تھا۔ طبیعت اُور مزاج بیں حد درجہ استغنا تھا۔ اِس لئے حکام کی مجلس سے ہمیشہ احتراز کرتے تھے

اِمام نسائیؒ عقائد میں بھی راسخ اُور متصلب تھے۔ جس زمانہ میں معتزلہ کے عقیدۂ خلق قرآن کا چرچا تھا اُن دِنوں محمد بن اعین نے ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارکؒ سے کہا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ جو شخص یہ آیۂ کریمہ اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا

Marfat.com

فَاعْبُدْنِی کو مخلوق ماننے وہ کافر ہے عبداللہؒ بن مبارک نے فرمایا یہ حق ہے۔ امام نسائیؒ نے جب یہ روایت سُنی تو کہا " میرا بھی یہی مذہب ہے۔

عبادات میں امام نسائیؒ کا اندازہ اِس سے کیا جا سکتا ہے کہ حافظ محمد بن مظفرؒ اپنے مشائخؒ سے روایت کرتے ہیں کہ امام نسائیؒ دِن کے وقت امیرِ مصر کے ساتھ جہاد کرتے اور رات ساری عبادت میں گذار دیتے تھے۔ طبعاً فیاض تھے اور مسلمان قیدیوں کو فدیہ دے کر چھڑایا کرتے تھے۔ اُنہوں نے اپنی ساری زندگی اسوۂ رسُولؐ کو اپنانے اور اخلاق صالحین کے تخلق میں گذاری یہاں تک کہ دمشق میں خوارج کے ہاتھوں جام شہادت نوش کیا۔

(امام ابو عبداللہؒ۔ تذکرۃ الحفّاظ ج ۲)

Marfat.com

صاحبِ مزارات سے اکتسابِ فیض

ایک آدمی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس آیا اور عام قحط سالی کی شکایت کی۔ اُس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ اُسے حکم دے رہے ہیں کہ "حضرت عمرؓ کے پاس جاؤ" اور کہو کہ نماز استسقاء پڑھائیں"۔ یہ واقعات شرک و بدعت کے باب سے نہیں ہیں۔ اِس قسم کے کثیر واقعات نبی پاکؐ کے علاوہ حضورؐ کی امت کے بزرگانِ دین سے بھی ثابت ہیں۔ (فتح الباری۔ بخاری ج۲)

سعید بن المسیّبؒ فرماتے ہیں " ایامِ حرہ میں تین دن تک مسجدِ نبویؐ میں نہ اذان ہوئی نہ اقامت۔ اور سعیدؒ بن المسیّب برابر مسجد نبویؐ میں رہے۔ اُنہیں نماز کے وقت کا علم صرف اُس آواز سے ہوتا تھا جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ مبارک سے سنائی دیتی تھی۔ یعنی تین دن مزارِ مبارک سے اذان و اقامت کی آواز آتی رہی۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ " ابوبکر صدیقؓ کو تجہیز و تکفین سے فارغ کیا تو صحابہؓ نے چار پائی اُٹھا کر وصیّت کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک کے دروازے کے سامنے رکھی اور آواز دی گئی۔ "السلام علیک یا رسولؐ اللہ۔ یہ ابوبکرؓ دروازہ پر ہے"

اچانک دروازہ کھل گیا اور مزارِ مبارک سے آواز آئی
" اُدخُلُوا الحَبِیبَ اِلَی الحَبِیبِ ٥ حبیب کو حبیب کے پاس لاؤ"

Marfat.com

اِن احادیث سے ثابت یہ ہُوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے مزارِ مبارک سے بھی فیض ملتا ہے۔

جب کوئی غلام صلوٰۃ وسلام عرض کرتا ہے تو حضورؐ اُس کو سلام کا جواب فرماتے ہیں۔ جس کو خواص اپنے کانوں سے سُنتے ہیں اور لذتِ جواب سے سرشار ہوتے ہیں۔ مصر کے مشہور ولیٔ کامل حضرت سیّد احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ جب رَوضۂ اقدس پر حاضر ہُوئے تو بعد ادب و نیاز عرض کی "اَلصّلوٰۃ والسلام علیکَ یا جَدّی" اے میرے نانا پاکؐ آپ پر صلوٰۃ وسلام ہو" روضۂ اقدس سے جواب آیا" علیکَ اَلسّلام یا وَلدی" اے میرے بچے تجھ پر بھی سلام" یہ سُن کر آپ پر وجد کی کیفیّت طاری ہوگئی اور فی البدیہہ یہ رباعی عرض کی۔

فی حالۃ البعد روحی کنت ارسلھا
تقبّل ارض عنی وھی نائبتی

جب میرا جسدِ خاکی یہاں سے دوُر تھا تو میں آستانہ بوسی کیلئے اپنی روح کو بھیجا کرتا تھا۔

وھذہ دولۃ الاشباح قد حضرت
فامدد یمینک کی تحظی بھا شفتی

اَب میں خود بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوں۔ دستِ پاک نکالئے تاکہ میں بوسہ دے کر دِل کی حسرت پوری کر سکوں۔"

دستِ مبارک باہر آیا جس کو آپ نے بوسہ دیا۔ ہزارہا آدمیوں نے اس کو دیکھا۔ (شرح الصدور)

Marfat.com

پتہ یہ چلاکہ اگر کوئی محبتِ رسولؐ میں حضورؐ کو پکارے ۔صلوٰۃ وسلام پیش کرے تو جواب ملتا ہے ۔ زیارت ہوتی ہے ۔ غلام دِلی مُسرت سے نوازا جاتا ہے ۔

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں ۔" جب نبی اکرم صَلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گھر میں آرام فرما ہوئے یعنی مدفون ہوئے ۔ میں گھر میں اِس حال میں داخل ہوتی تھی کہ میں نے چادر اتاری ہوتی تھی ۔ اُور میں کہتی تھی کہ وہ تو میرے خاوند اُور میرے باپ (ابوبکر صدیقؓ) ہیں ۔ پھر جب حضرت عمرضؓ دفن ہوئے تو اَللہ کی قسم ! میں اس گھر (یعنی روضۂ اقدس) میں داخل نہ ہوتی تھی مگر اس حالت میں کہ میرے کپڑے مجھ پر بندھے ہوتے تھے ۔ (یعنی پردہ کی حالت میں ہوتی) کیونکہ حضرت عمرضؓ سے شرم وحیا آتی تھی ۔

ثابت یہ ہُوا کہ حضرت عائشہ فیض لینے کیلئے مزارِ اقدس پر جاتی تھیں ۔ صالحین کے مزاروں پر جانا اُور برکات حاصل کرنا جائز اُور صحابہؓ کی سُنت ہے ۔ عائشہ صدیقہؓ کے عقیدہ سے یہ ثابت ہے کہ عمرضؓ مجھے دیکھتے ہیں اُور میں عمرضؓ کو دیکھتی ہوں اِس لئے پردہ فرمایا (مشکوٰۃ)

حضرت خواجہ علاؤالدین جو حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے ۔ فرماتے " مزاراتِ مشائخ سے اسی قدر فیض حاصل ہوتا ہے جس قدر کہ اُن کا اعتقاد ہے ۔ اگرچہ زیارت قبور بزرگوں کے واسطے قربِ صوری کو اثرِ عظیم ہے لیکن درحقیقت ارواح طیبّہ کی جانب متوجہ ہونے کی بعُد بھی مانع نہیں ہے چنانچہ حدیث " صلّوا علیّ

Marfat.com

حَیْثُ مَا کُنْتُمْ" اِس پر دلیل ہے۔ فرمایا

با ایں ہمہ حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ " مجاورت خلق سے مجاورتِ حق بہتر ہے۔ فرمایا کہ مقصود زیارت مزاراتِ اکابر سے یہ ہونا چاہیئے کہ توجہ حق تعالیٰ کی طرف ہو۔

حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت اِمام ربانی مجددؒ الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاً و فرزند ثالث تھے۔ ایک روز حضرت اہل معلیٰ کی زیارت کو گئے۔ عبدالرحمٰنؓ بن ابی بکرؓ کی قبر پر توقف کرکے فرمایا " بحرِ انوار موجزن ہے۔ اور کمالاتِ صحبت خیرالبشر تاباں اور درخشاں ہیں۔ بعد ازاں ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضٰ کے روضۂ منوّرہ پر حاضر ہوئے۔ اور وہاں مراقبہ طویل کیا۔ جسقدر عنایات حضرت کلاں تر امہات المومنینؓ نے فرمائیں اور کسی نے نہیں کیں۔ حتےٰ کہ اکثر اوقات احتجاب سے باہر آکر بکمال نوازش فرمانے لگیں کہ فلاں شخص کو یہ اِنعام دو۔ اور یہ نعمت بخشو۔ فرمایا آپکی نسبت کمال علو رفعت میں ہے۔ (مشائخ نقشبندیہ مجددیہ)

حضرت اور دیگر صاحب معرفت لوگوں کے حالات سے پتہ چلتا ہے جو حضرت عثمان غنیؓ۔ حضرت عباسؓ۔ حضرت علیؓ۔ حضرت حسنؓ حضرت حسینؓ۔ حضرت فاطمۃ الزہراؓ۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ اور دیگر صحابہؓ۔ ازواج مطہرات کے مزارات سے انوار و برکات۔ کمال الطاف و عنایات ظاہر ہوئیں۔ بیان کرنے سے باہر ہیں۔

شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں " خواجہ قطب الدین

Marfat.com

قدس سرہٗ کے مزار کی زیارت کیلئے گیا - اس خیال سے کہ مجھے اپنی گنہگار آنکھوں اور آلودہ جسم کو اس پاک جگہ میں نہیں لے جانا چاہیئے اُن کے مزار کے قریب چبوترے پر کھڑا ہوگیا - اس جگہ اُن کی رُوح ظاہر ہوئی اور فرمایا "آگے آؤ" میں دو تین قدم آگے چلا گیا اُس وقت میں نے دیکھا کہ چار فرشتوں نے اُنکی قبر کے نزدیک ایک تخت اتارا ہے معلوم ہُوا کہ اس تخت پر خواجہ نقشبندؒ ہیں - دونوں بزرگوں نے آپس میں راز و نیاز کی باتیں کیں جو سنائی نہیں دیتی تھیں - پھر فرشتے تخت اُٹھا کر لے گئے - خواجہ قطب الدینؒ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "آگے آؤ" میں دو تین قدم اور آگے گیا - اسی طرح وہ فرماتے رہے اور میں آگے بڑھتا رہا - یہانتک کہ میں آپکے بہت ہی قریب ہوگیا - پھر فرمایا "تم شعر کے متعلق کیا کہتے ہو" میں نے جوابدیا "کلام حسنہ حسن قبیح - وہ ایک کلام ہے اس میں سے جو اچھا ہے وہ بہتر ہے اور جو بُرا ہے وہ خراب ہے" فرمایا "بارک اللہ" پھر آپنے پوچھا "خوبصورت آواز کے متعلق تم کیا کہتے ہو" میں نے کہا "ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَآءُ" "یہ خُدا کی مہربانی ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے" فرمایا "بارک اللہ" جب یہ دونوں جمع ہو جائیں تو تم کیا کہتے ہو"؟ میں نے کہا "نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ" فرمایا "بارک اللہ" جو کچھ ہم کرتے تھے وہ اس سے پہلے نہیں تھا - تم بھی کبھی کبھار ایک دو بیت سُن لیا کرو" میں نے عرض کی "خواجہ نقشبندؒ کے ہوتے ہُوئے آپنے یہ بات کیوں نہیں کی" ان دو الفاظ میں سے ایک فرمایا - ادب کے خلاف تھا یا مصلحت

Marfat.com

نہیں تھی۔ فرماتے تھے " اِس واقعہ کو مدت ہوگئی اس لفظ کی تعین ذہن سے نکل گئی ہے"۔

حضرت شاہ عبدالرحیم فرماتے ہیں" دوسری مرتبہ اُن کے مزار کی زیارت کیلئے گیا اُنکی روح ظاہر ہوئی اور فرمایا تمہارے ہاں ایک فرزند پیدا ہوگا۔ اُس کا نام قطب الدین احمد رکھنا۔ چونکہ میری بیوی سنِ ایاس کو پہنچی ہوئی تھی۔ مجھے خیال گذرا کہ بیٹے کا بیٹا یعنی پوتا ہے۔ وہ اِس خیال سے آگاہ ہوگئے فرمایا "میرا یہ مقصد نہیں ہے۔ یہ فرزند تیری پُشت سے پیدا ہوگا" ایک مدت کے بعد دوسری شادی کا خیال پیدا ہُوا۔ راقم الحروف (شاہ ولی اللہ) فرماتے ہیں "میری پیدائش کے وقت یہ واقعہ اُن کے ذہن سے اتر گیا۔ میرا نام اُنہوں نے ولی اللہ رکھ دیا۔ پھر عرصہ کے بعد یاد آیا تو دوسرا نام قطب الدین احمد رکھا"۔

ایک مرتبہ شاہ عبدالرحیم۔ مخدوم شیخ اللہ دیہ کے مزار کی زیارت کے لئے ڈاسنہ میں گئے تھے۔ رات کا وقت تھا۔ اُسی جگہ آپ نے فرمایا " مخدوم صاحب ہماری دعوت کرتے ہوئے فرماتے ہیں" کچھ کھا کر جائیں" وہاں آپ نے توقف فرمایا۔ یہاں تک کہ لوگوں کی آمدو رفت ختم ہوگئی احباب پر ملال طاری ہُوا۔ اچانک ایک عورت آئی جس کے سر پر میٹھے چاولوں کا تھال تھا۔ اُس نے کہا میں نے نذر مانی تھی کہ جس وقت میرا خاوند گھر آئے گا میں اُسی وقت کھانا پکا کر مخدوم اللہ دیہ کی درگاہ میں قیام پذیر فقرائ میں تقسیم کرونگی۔ اِسی وقت شوہر گھر پہنچا ہے۔ میں نے اپنی منّت پوری کی ہے۔ میری خواہش تھی کہ خُدا کرے اِس وقت

Marfat.com

درگاہ میں کوئی موجود ہو تاکہ وہ کھانا کھائے "
حضرت شاہ عبدالرحیم جب مخدوم شیخ محمد قدس سرہٗ کی قبر کے نزدیک بیٹھتے تو فرماتے کہ " ان کی روح میری نماز میں اقتدا کرتی ہے۔ اور مجھ سے علوم و معارف سنتی ہے۔ ایک دفعہ اس فقیر کی طرف متوجہ ہوئے اور بعض معارف بیان فرمائے۔ اس کے بعد فرمایا کہ ان کی روح نے کہا " فلاں کی معرفت کی کچھ تعلیم دو۔ لامحالہ یہ بیان کیا گیا (انفاس العارفین)
حضرت شاہ غلام علی دھلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں " ایک روز حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر گیا اور عرض توجہ کی کہ مزار سے باہر آکر توجہ فرمائی۔ لیکن وقت استعداد تھا جلد اٹھ کھڑا ہوا۔ حسرت ہوتی ہے کہ کیوں ایسی جلدی اٹھا۔ کیفیت کا بیان نہیں ہو سکتا "
شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں " ایک روز خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر گیا اور کہا " شَیئًا لِلّٰہِ۔ شَیئًا لِلّٰہِ " دیکھا کہ ایک حوض پانی سے بھرا ہے کہ پانی اسکے کناروں سے چھلکتا ہے۔ القا ہوا کہ تیرا سینہ نسبت مجددیہ سے بھرا ہے۔ دوسرے کی گنجائش نہیں ہے "
شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں " ایک روز سلطان المشائخ کے مزار پر گیا اور عرض توجہ کی۔ فرمایا " کہ تم کو کمالات حاصل ہیں " میں نے عرض کی " کہ اپنی نسبت بھی عطا فرمایئے " آپ نے توجہ فرمائی۔ میں نے دیکھا کہ میرا چہرہ مثل ان کے چہرے کے ہو گیا۔ اور ان کا چہرہ میرے چہرے کی مانند ہو گیا "۔
حضرت شاہ صاحب حضرت مرزا مظہر جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کے مزار پُرانوار پر گئے اور قدم گاہ سے خاک اٹھا کر آنکھ اور رخساروں پر ملی اور پائیں کی جانب بیٹھ کر عرض کی کہ "یا حضرت! نہایت خفیف ہو گیا ہوں بیٹھ کر نماز اور قرآن بھی نہیں پڑھ سکتا۔ تمام عمر مجھ کو نہایت آرام سے رکھا گیا۔ اب اللہ آپ کے طفیل سے خاتمہ بخیر کرے۔" اور اس جگہ پھر حضرت مولانا (غلام محی الدین قصوری) کو طلب فرمایا اور آپ کا ہاتھ دیر تک ہوا میں رکھا اور حضرت مرزا صاحب کے سپرد کیا اور فرمایا کہ "یہ شخص اچھے گھر میں آیا ہے اس کے حق میں اپنی کمال عنایات فرمائیں۔ (مکتوبات معصومیہ۔ ملفوظات حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ (مشائخ نقشبندیہ مجددیہ)

گنج بخش کا لقب اور حضرت اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

اہل تحقیق نے اس لقب کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ حضرت خواجہ معین الحق والدین اجمیری قدس سرہ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پُر انوار پر حاضر ہوئے اور ایک حجرہ میں چالیس دن تک مصروف عبادت و ریاضت رہے۔ اس عرصہ میں حضرت ہجویریؒ نے آپ پر اپنے لطف و عنایت کی وہ بارش کی جسکا اندازہ حضرت غریب نوازؒ ہی لگا سکتے ہیں۔ آپ نے جب آستانہ عالیہ سے رخصت ہونے کا ارادہ فرمایا تو بے ساختہ آپ کی زبان پر حضرت ہجویریؒ کی مدح میں یہ شعر جاری ہو گیا۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا - ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

مرد خدا کی زبان سے نکلا ہوا یہ شعر زبان زد خاص و عام ہو گیا یوں آپ گنج بخش کے معزز لقب سے معروف ہوئے۔ آپ کے بعد ہر زمانہ میں اولیاء

Marfat.com

کاملین اور علماء ربانیین آپکے درِ اقدس پر فیض لینے کیلئے حاضر ہوئے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔

ایک نوجوان خراسان سے دہلی آیا۔ اُسے پیرِ کامل کی تلاش تھی دہلی آکر وہ نوجوان قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ مبارک پر معتکف ہوا۔ وہ حضرت قطب الاقطاب کی روحِ پُر فتوح سے اِس بات کا طالب تھا کہ کسی مرشدِ کامل کا اس کو پتہ بتایا جائے تاکہ وہ اُن سے وابستہ ہوکر راہِ سلوک بخیر و خوبی طے کرسکے ایک رات عالمِ رؤیا میں حضرت قطب الاقطاب رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا "آجکل سلسلۂ نقشبندیہ کے ایک بزرگ دہلی آئے ہوئے ہیں تم اُن کی خدمت میں جاؤ اور اُن سے اکتسابِ فیض کرو"

یہ مژدۂ جانفزا پاکر وہ خراسانی نوجوان بہت خوش ہوا اور اُن بزرگ کو جن کی اُسکو بشارت ہوئی تھی تلاش میں سرگرداں پھرنے لگا۔ آخر بختِ رسا نے اُسکو حضرت خواجہ باقی باللہ رح کے پاس پہنچا دیا۔ حضرت سے اُس نے خواب کا واقعہ بیان کیا۔ حضرت نے خواب کا ماجرہ سن کر فرمایا "میں مردِ کامل کہاں۔ فقیر اپنے آپکو اِس ارشاد کا اہل نہیں سمجھتا وہ بزرگ کوئی اور ہی ہونگے۔

حضرت نے اِس انکسار سے معذرت کی کہ وہ خراسانی نوجوان واپس چلا گیا۔ دوسری رات قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے اُس نوجوان سے عالمِ رؤیا میں پھر فرمایا "وہ بزرگ وُہی ہیں جن کے پاس تم گئے تھے۔ تم نے اُن کی انکساری دیکھ لی۔ عاجزی

Marfat.com

اُور انکساری تو اُن کا زیور ہے"

اِس خواب کے بعد وہ نوجوان پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہُوا اور اپنا خواب بیان کیا ۔ اُور عرض کیا " میں اب آپکے آستانہ سے سر ہرگز نہ اٹھاؤں گا ۔ حضوُر مجھے اپنے کُتّوں میں پڑا رہنے دیں ۔ میں اب یہاں سے نہیں جاؤں گا ۔" حضرت باقی باللہؒ کو اس پر رحم آیا اُور از راہِ شفقت اُسکو اپنے حلقۂ ارادت میں داخل کر لیا ۔ حضرت باقی باللہؒ کی خدمت میں رہ کر وُہ نوجوان درجۂ کمال کو پہنچا (حضرات القدس ۔ مکتوبات شریف)

حضرت سیّد پیر مہر علی شاہؒ فرماتے تھے کہ " پہلی بار جب ہم ملتان گئے تو پاک دروازہ سے گذرتے وقت اچانک میرا رُخ کسی غیبی طاقت نے ایک خانقاہ شریف کی طرف پھیر دیا ۔ سامنے ایک بڑی اونچی ڈیوڑھی اُور آگے دالان تھا ۔ جہاں ایک مولوی صاحب غیر مقلّدوں کی تردید میں تقریر کر رہے تھے مگر دلائل ایسے بودے اُور بے سروپا تھے کہ حیرت ہوتی تھی کہ سامعین سب کے سب غیر مقلّد کیوں نہیں ہو جاتے مگر اُس اندرونی کشش نے ہمیں وہاں زیادہ دیر نہ رُکنے دیا کچھ آگے بڑھے تو حضرت جمال الدّین موسیٰ پاک شہیدؒ کا مزار مبارک نظر پڑا ۔ معلوم ہوا کہ گیلانی النسب ہیں اُور یہ اپنے ہی گھرانے اُور خاندان کی کشش تھی جو کھینچے لئے جا رہی تھی ۔ حضرت ممدوح رحمۃ اللہ علیہ نے مزار پاک سے فرمایا کہ " قرابت کا یہ طریق نہیں ہے کہ نزدیک رہتے ہوئے بھی ملاقات نہ کی جائے ۔ (مہر منیر)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کرامت کی تعریف

قرآن و حدیث اور تفاسیر میں کرامات کا بیان ملتا ہے۔ اہل سنت کے مسلم عقائد و کلام کی مشہور کتاب شرح عقائد میں کرامت کی تعریف اور اس کے ثبوت میں بہت کچھ تحریر ہے اس موضوع پر محققین علمائے کرام نے مستقل کتابیں بھی لکھی ہیں علامہ شہابُ الدین احمد بن احمد نے اپنے رسالہ اثباتِ کرامَاتِ اولیاء میں کرامت کی تعریف یوں بیان فرمائی ہے۔

"کرامات جمع ہے کرامت کی اور وہ ایسے آدمی سے ظاہر ہو جس کا ظاہر اصلاح پر مبنی ہے۔ وہ کسی نبی کا متبّع ہو اور اس کی شریعت کا پابند ہو۔ اس کا اعتقاد صحیح ہو اور اعمال صالح ہوں

علامہ شعرانی "الیواقیت والجواہر" میں فرماتے ہیں

لایکون حظ الکرامۃ لولی الا بتعالین ھو وارثہ من الانبیاء ولذلک کان خواص ھذہ الامۃ

(ترجمہ) کرامت صرف اُس ولی سے صادر ہوتی ہے جو اپنے نبی کا کامل متبّع ہو۔ اسی وجہ سے وہ ولی اس امت کے خواص میں سے ہوتا ہے۔

امام رازیؒ "اربعین" میں فرماتے ہیں" ہم کہتے ہیں کہ

Marfat.com

تقویٰ افضل ہے کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ تم میں سے سب سے افضل وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ ولی کی کرامت کا مقرون بالتقویٰ ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ بغیر متقی صالح کے کرامت کا صدور محال ہے جہاں تقویٰ زیادہ ہوگا وہاں کرامت و فضیلت بھی زیادہ ہوگی۔

صاحب "مجالس الابرار" فرماتے ہیں "سچی کرامت وہ ہے جو اولیاء اللہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ کرامت کی غایت یہ ہے کہ انسان استقامت اور اس کے کمال کو حاصل کرے۔ جو کرامت انسان کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا کے حصول اور تقویٰ و استقامت کی توفیق دے اُس سے بڑھ کر کوئی کرامت نہیں"۔

صاحب "فیض الباری" فرماتے ہیں "متواتر اخبار کرامات کے صدور میں وارد ہو چکی ہیں کہ ان کا انکار جائز ہی نہیں ہاں جس کو اللہ تعالیٰ نے اچھائی سے محروم کر دیا ہو اُس کا حصّہ ہی تکذیب کرامات و برکاتِ اولیاء ہے اور وہ اسے محال خیال کرتا ہے"

امام ذہبی "کتاب العلوم والعرش" میں فرماتے ہیں

"خوب سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی اور اُس سے زیادہ سچی خبر دینے والا اور کوئی نہیں کہ بلقیس کا تخت بڑا عظیم تھا اتنا بڑا کہ ہم اس کی تفصیل نہ سمجھ سکتے ہیں نہ بیان کر سکتے ہیں۔ نہ اُس کی مقدار و ماہیّت سمجھ سکتے ہیں اور یہی عظیم تخت حضرت سلیمانؑ کی رعیّت کا ایک آدمی اُٹھا لایا تھا۔ اور آنکھ جھپکنے سے پہلے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں

Marfat.com

بیان ہوا - اس لئے کرامات اولیاءؒ کا انکار ایک جاہل آدمی کے بغیر کوئی نہیں کر سکتا - بھلا اس عظیم تخت کے آنکھ جھپکنے کی دیر میں لے آنے سے بڑھ کر بھی کوئی کرامت ہو سکتی ہے۔ یہ بات عقل کی دسترس سے باہر ہے - اس لئے ہم اس کے بغیر کچھ نہیں کہہ سکتے کہ ہم ایمان لائے اور کرامتِ اولیاءؒ کی تصدیق کی -

حضرت جنید بغدادیؒ کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک شخص دس برس ان کی خدمت میں رہا - آخر مایوسی کی کیفیت کے ساتھ واپس ہونے لگا آپ نے وجہ پوچھی تو کہنے لگا " بڑی شہرت سُنی تھی کہ جنید بڑا ولی اللہ ہے مگر دس برس میں ایک بھی کرامت نہیں دیکھی"۔ حضرتؒ نے فرمایا " اس عرصے میں جنید کا کوئی کام ایسا بھی دیکھا جو سنتِ نبویؐ کے خلاف ہو" کہنے لگا" ایسا تو نہیں" فرمایا " یہی سب سے بڑی اور حقیقی کرامت ہے"

حضرت خواجۂ خواجگان نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کرامت طلب کی تو آپ نے فرمایا " کرامت ظاہر ہے کہ باوجود اس قدر گناہوں کے زمین پر چلتا ہوں - دھنس نہیں جاتا"

تاہم اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دوسروں سے ممتاز رکھنے کیلئے اُن سے کرامتیں ظاہر کرا دیتا ہے -

(انوار حضرت الٰہی رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

کرامت کی قسمیں

کرامت کی دو قسمیں ہیں

ایک کرامتِ حسّیہ ۔ دوسری کرامتِ معنویہ

کرامتِ حسیّہ :- عناصرِ اربعہ اور عالمِ حسیّ میں تصرّف و خلافِ عادت امُور کا اظہار کرامتِ حسّیہ ہے جو اولیائے کرام کے حالات میں بکثرت مذکور ہیں ۔ قرآن و حدیث میں اِس قسم کے واقعات کا غیر نبی سے بطورِ کرامت صادر ہونا ثابت ہے۔ البتہ بعض اوقات اِس قسم کے خلاف عادت امُور کسی غیر نبی اور غیر وَلی سے بھی بوجہ ریاضت یا علوم لطیفہ یا سائنسی ایجادات صادر ہو کر عوام کے لئے اشتباہ ہو سکتے ہیں۔

کرامتِ معنویہ :- کسی اِنسان کی جادۂ شریعت پر استقامت اَللہ اور اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، علوم اور معارف حقہ پر عبور، اخلاقِ فاضلہ کا حصول، اِس کی عُلوّ، حسب اور شرفِ نسب، تبلیغِ حق اور اصلاحِ خلق میں اس کو کوشاں رہنا یہ کرامات معنویہ ہیں۔

فائدہ :- معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث سے کرامات ثابت ہیں۔ (فیض الباری - مہرِ منیر)

Marfat.com

قرآن اور کراماتِ اولیاء

۱:- كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۔ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ہ

(ترجمہ) جب بھی جاتے مریم کے پاس زکریا (اُس کی) عبادت گاہ میں (تو) موجود پاتے اُس کے پاس کھانے کی چیزیں (ایک بار) بولے "اے مریم کہاں سے تمہارے لئے آتا ہے" یہ (رزق) مریمؑ بولیں "یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے جسے چاہتا ہے بے حساب"

تفسیر:- جب بھی حضرت زکریاؑ حضرت مریمؑ کے پاس جاتے تو اُن کے ہاں طرح طرح کے پھل رکھے پاتے۔ گرمی کے پھل سردی میں اور سردی کے پھل گرمی میں۔

اِس سے علمائے اہلِ سنت نے اولیائے کرام کی کرامتوں کا برحق ہونا ثابت کیا ہے۔ کیونکہ حضرت مریم نبی نہ تھیں بے موسم پھلوں کا آپ کے پاس پایا جانا آپ کی کرامت تھی۔

صرف معتزلیوں نے کراماتِ اولیاء کا اِنکار کیا ہے اور آج بھی کئی اُن کے ہمنوا اہلِ سنت ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود کرامات کا اِنکار کرنا اپنے عِلم کا کمال سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ

Marfat.com

ناسمجھی و بدبختی ہے۔ اللہ اُن کو ہدایت دے اور اُنکے دلوں میں
اللہ کے ولیوں کی محبت نصیب کرے۔

۲۔ وھذی الیك بجذع النخلۃ تسقط علیك
رطبا جنیا ۱۶ مریم

ترجمہ :۔ اور ہلا اپنی طرف کھجور کے تنے کو۔ گرنے لگیں گی
تم پر پکی ہوئی کھجوریں۔

تفسیر :۔ اس خشک تنے کو ذرا جھنجوڑ دو۔ تمہارے کھانے کیلئے
عمدہ پکی ہوئی کھجوریں تیرے قدموں میں آگریں گی۔ وہی پروردگار
جو حجرۂ عبادت میں تجھے بے موسم کے پھل کھلایا کرتا تھا وہی آج تیرے
ایّام زچگی کے لئے تازہ اور میٹھے خرموں کا اہتمام فرما رہا ہے۔

تفسیر :۔ اِس خشک تنے کو ہلاؤ تمہارے ہاتھ کی برکت
سے ابھی یہ تنا ہرا ہوگا۔ ابھی بارآور ہوگا۔ ابھی اِس کے پھل پک
کر تم پر گریں گے تو تم کھا لینا۔ آپ کا ہاتھ اِس لئے لگوایا تاکہ معلوم
ہو کہ ولی کے ہاتھ کی برکت سے سوکھے تنے ہرے ہو جاتے ہیں تو
اُس کی نظر سے خشک دِل بھی ہرے ہو جائیں گے۔ اِس میں وَلیّہ
کی کرامت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ خشک درخت سے پھل گرنا عجیب
بات ہے۔

۳۔ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ
بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رَاٰهُ
مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ

Marfat.com

ترجمہ :۔ عرض کی اُس نے جس کے پاس کتاب کا علم تھا۔ (اجازت ہو تو) میں لے آتا ہوں اُسے آپ کے پاس۔ اس سے پہلے کہ آپکی آنکھ جھپکے۔ پھر جب آپ نے اُسے دیکھا کہ وہ رکھا ہوا ہے آپ کے نزدیک تو فرمانے لگے "یہ میرے ربّ کا فضل (وکرم) ہے"

تفسیر :۔ یہ آصف بن برخیا تھے۔ کتاب سے مُراد یا تو لوحِ محفوظ ہے یا تورات شریف یا ابراہیمی صحیفہ یعنی حضرت آصف اِن کتب کی تعلیم کی برکت سے وَلی ہو چکے تھے۔ کیوں نہ ہوتے کہ حضرت سلیمانؑ کے شاگردِ رشید تھے۔ عِلمِ کتاب سے مراد علم باطنی یعنی عِلمِ تصوّف ہے کیونکہ ظاہری علم ولایت اور یہ طاقت پیدا نہیں کرتا۔ اِس آیت سے ولی کی قوّت، ولی کی رفتار اور وَلی کی پہچان ہوتی ہے۔ کیونکہ آصف نے بلقیس کے مقام کا پتہ کِسی سے نہ پوچھا اور آناً فاناً اتنا وزنی تخت لے آئے۔ خیال رہے کہ لانے والے حضرت جبرئیل علیہ السلام نہیں ہیں بلکہ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ سے معلوم ہوا کہ قوتِ مَلکی سے وہ تخت نہ آیا بلکہ قوتِ روحانی بشری سے آیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا سے بھی تخت نہ آیا۔ جیسا کہ "اَن اٰتیکَ" سے معلوم ہوتا ہے۔ اِس آیت سے کراماتِ اولیاء کا ثبوت بھی ہوگیا اور یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام کا اُمتی الکتاب کے علم کی برکت سے ایسا کام کرسکتا ہے تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کا ولی جو الکتٰب

Marfat.com

کا نہیں بلکہ الکتابُ مّبُین کا عالم اور اُس کے اسرار و معارف
پر آگاہ ہے - اس سے ایسے اُمور کا سرزد ہونا کیا مشکل ہے

وہ لوگ جو نبی پاک صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی اُمّت کے اولیائے کاملین کی کرامات کا انکار کرتے ہیں
اُنہیں قرآن کریم کی اِس آیت میں غور و فکر کرنا چاہیئے ۔
ہم کِس کا انکار کرتے وقت گذار رہے ہیں۔

قرآن کی آیات بیّنٰت اور بھی شاہد ہیں
لیکن اختصار کی وجہ سے تین آیات پیش کی گئی ہیں ۔
اللہ سمجھنے کی توفیق دے ۔

Marfat.com

کشف و کرامات

حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ اور کرامات

حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے بے شمار کشف و کرامات سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ایک مرتبہ ایک ڈاکو گرفتار ہُوا۔ حاکم نے حکم دیا کہ اِس ڈاکو کو سُولی دے دی جائے۔ حکم پاتے ہی اُس کو سولی پر لٹکا دیا گیا۔ اور ڈاکو کا سولی پر ہی اِنتقال ہوگیا۔ ابھی اُس کی لاش سُولی پر ہی تھی کہ اس طرف سے حضرت معرُوف کرخیؒ کا گذر ہُوا۔ لاش کو سولی پر دیکھ کر آپ لرز گئے۔ اور اُس کے لئے دعائے مغفرت فرمانے لگے کہ اے رحمٰن و رحیم! اِس شخص نے اپنے کئے کی سزا دنیا ہی میں پالی ہے تو غفورٌ رحیم ہے اگر اِس کی خطا معاف فرما دے اور دارین میں اِسے عزت بخش دے تو تیرے بخشش کے خزانوں میں کمی نہیں ہو سکتی۔ یکایک ایک غیبی آواز جسکو سارے شہر والوں نے سُنا کہ جو کوئی اِس سولی والے شخص کی نمازِ جنازہ پڑھے گا وہ آخرت میں بڑے رُتبے پائے گا۔

اِس غیبی آواز کے سُنتے ہی تمام شہر کے لوگ جمع ہو

Marfat.com

گئے اور ہاتھوں ہاتھ اُسے سولی سے اُتارا اور بخوبی غسل وکفن دے کر نماز جنازہ پڑھی اور دفن کر دیا ۔ رات کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور وہ ڈاکو نمازیوں کے ساتھ وہاں شاندار لباس پہنے ہوئے مَوجود ہے اُس سے پوچھا کہ اِتنی عظیم دولت تجھے کِس طرح مِلی ؟ اُس نے جواب دیا کہ حضرت معرُوف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی دُعا اَللّٰہ ربّ العزت نے قبول فرمالی اور میری بخشش فرما دی ۔

۲ :۔ حضرت کے ماموں شہر کے حاکم تھے ایک روز اُن کا گذر جنگل میں ہوا ۔ وہاں پر حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے ہوئے روٹی تناول فرما رہے تھے ۔ اور قریب ہی بیٹھے ہوئے ایک کتے کو بھی روٹی کِھلا رہے تھے ۔ آپ کے ماموں نے کہا کہ کتے کے قریب کیوں روٹی کھا رہے ہو آپ نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ ایک پرندہ ہوا میں اڑ رہا ہے اُس کو آواز دی ۔ پرندہ حکم پاتے ہی نیچے اتر آیا اور آکر آپکے ہاتھ پر بیٹھ گیا ۔ مگر شرم کی وجہ سے اپنا مُنہ اور اپنی آنکھیں اپنے پروں سے چُھپا لیں ۔ حضرت نے فرمایا کہ دیکھو جو شخص خدائے تعالیٰ سے شرم رکھتا ہے ہر چیز اُس سے شرم رکھتی ہے ۔ آپ کے ماموں نے یہ شان دیکھی تو بہت شرمندہ ہوئے

۳ :۔ حضرت ایک روز ایک جماعت کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ دریائے دجلہ کے کنارے نوجوانوں کی ایک

Marfat.com

جماعت کو دیکھا جو فسق و فجور میں مبتلا تھے آپ کے ساتھیوں نے کہا کہ حضور ان کے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام بدمعاشوں کو غرق کردے تاکہ اس کی نحوست پھیلنے نہ پائے۔ حضرت نے فرمایا کہ تم سب اپنے ہاتھوں کو اٹھاؤ۔ میں دعا کرتا ہوں اور تم لوگ صرف آمین کہنا۔ چنانچہ سبھوں نے ہاتھ اٹھائے اور آپ نے دُعا کی "الٰہی جس طرح تو نے ان لوگوں کو اس دنیا میں عیش و عشرت سے نوازا اسی طرح اُس جہان میں بھی عیش و عشرت عطا فرما" آپ کی اس دُعا پر آپ کے ساتھیوں کو تعجّب ہُوا اور وجہ دریافت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا" تم لوگ ذرا دیر ٹھہرو میرا مقصد ابھی ظاہر ہو جائیگا"

چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد اس جماعت کی نظر جونہی حضرت پر پڑی تو اُن لوگوں نے اپنے باجے گاجے کو توڑ دیا اور شراب کو پھینک دیا اور زار و قطار رونے لگے اور تمام لوگ آپ کے قدموں پر گر پڑے اور صدق دل سے تائب ہو گئے۔ حضرت نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ "دیکھ لیا تم لوگوں نے۔ یہی میری مراد تھی جو حاصل ہوئی۔ بغیر اس کے کہ یہ غرق ہوں یا ان لوگوں کو تکلیف پہنچے"

تجہیز و تکفین منقول ہے کہ جب آپ کا وصال ہوا تو تمام اہل ادیان نے دعویٰ کیا کہ ہم آپ کا جنازہ اُٹھائیں گے۔ چنانچہ یہودی، ترساں، مسلمان سب آپ کے دعویدار تھے۔ آپ کے خادم نے کہا" حضرت نے مجھ سے وصیّت فرمائی ہے کہ جو قوم میرا جنازہ زمین سے اٹھا لے گی وہی قوم میری تجہیز و تکفین

Marfat.com

کر یگی۔ اِس لئے سب سے پہلے یہودیوں نے کوشش کی لیکن جنازہ کو شدید کوشش کے باوجود نہ اُٹھا سکے۔ پھر ترسا نے کوشش کی مگر وہ بھی ناکام رہے۔ آخر میں مسلمانوں نے جنازہ کو اٹھا لیا اور آپ کو دفن فرمایا۔

(مسالک السالکین)

حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور کرامات

حضرت شیخ جنید بغدادیؒ کے کشف و کرامات میں سے چند ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

ایک مُرید کا واقعہ آپ کا ایک مرید جو بصرہ میں رہتا تھا اُس کے دِل میں ایک روز گناہ کا خیال پیدا ہُوا۔ یہ خیال آتے ہی اُس کا پورا چہرہ سیاہ ہوگیا۔ اور جب اپنی صورت کو آئینہ میں دیکھا تو بہت گھبرایا اور شرم و ندامت کی وجہ سے گھر سے باہر نکلنا بھی ترک دیا۔ الغرض تین روز کے بعد اُس کے منہ کی سیاہی کم ہوتے ہوتے بالکل دُور ہوگئی۔ اور اُس کا چہرہ پھر پہلے کی طرح روشن ہوگیا۔ اسی روز ایک شخص آیا اور حضرت جنید بغدادیؒ کا خط لایا۔ جب اُس شخص نے خط پڑھا تو اُس میں تحریر تھا کہ اپنے دِل کو اپنے قابو میں رکھو اور بندگی کے دروازے پر ادب سے رہو۔ اس لئے کہ آج مجھے تین دن و رات سے دھوبی کا کام کرنا پڑا کہ تمہارے منہ کی سیاہی دُور ہو۔

Marfat.com

ایک مجوسی کا واقعہ حضرت جنید بغدادیؒ کے زمانے میں ایک مجوسی نے اپنے گلے میں زنّار ڈالا اور مسلمانوں کا لباس پہن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ حضور! ایک حدیث شریف کا مطلب دریافت کرنے آیا ہوں۔ حدیث میں یہ آیا ہے۔ "اِتَّقُوْا بفراسۃِ المومن فَاِنَّہٗ یَنظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ" یعنی "مومن کی فراست سے ڈرو اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے"۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ آپ نے اُس کے اِس سوال کو سُن کر تبسّم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اِس حدیث شریف کا یہ مطلب ہے کہ تو اپنا زنّار توڑ، کفر چھوڑ اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جا" مجوسی نے جب آپ کے اِس جواب کو سُنا تو دنگ رہ گیا اور فوراً پکار اُٹھا" اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط

(سالک السالکین)

حضرت سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور کرامات

شیخ عبدالوہاب، شیخ عبدالرزاق اور عمر بن کیمانی رحمۃ اللہ علیہم نے بیان کیا ہے کہ ہم نے شیخ سیّد عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منبر پر کھڑے یہ سُنا تھا کہ مجھے ایک بار رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا" بیٹا تم وعظ کیوں نہیں کرتے" میں نے عرض کی " یا رسول اللہ! میں عجمی ہوں۔ بغداد کے فصحاءِ عرب کے سامنے کس طرح کلام کرسکتا ہوں" آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

نے حکم دیا کہ اپنا مُنہ کھولو۔ جب میں نے منہ کھولا تو آپ نے سات بار میرے منہ میں آبِ دہن ڈالا اور حکم دیا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچاتا رہوں۔ میں نے ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد سلسلۂ وعظ شروع کیا بہت سے لوگ جمع ہو گئے لیکن میرا بدن کانپنے لگا۔ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ میرے سامنے کھڑے ہیں اور فرما رہے ہیں "اپنا مُنہ کھول دو" جب میں نے منہ کھولا تو آپ نے چھ بار اس میں آبِ دہن دیا۔ میں نے عرض کی " یا حضرت ! سات بار کیوں نہیں" آپ نے بتایا "ادابِ رسولِ خُدا کی پاسداری ہے" یہ کہہ کر آپ غائب ہو گئے

(زبدۃ الآثار۔ تلخیص بہجۃ الاسرار)

ایک مرتبہ بیل لے کر ہل چلانے کے ارادے سے اپنی زمین کی طرف جا رہے تھے کہ بیل نے مڑ کر دیکھا اور بزبانِ انسان کہا مَالِھٰذَا خُلِقْتَ وَلَا بِھٰذَا اُمِرْتَ"۔ یعنی اے عبدالقادر آپ کو اس لئے نہیں پیدا کیا گیا ہے اور نہ اس کا حکم دیا گیا ہے" آپ گھبرا کر واپس آ گئے۔ مکان کی چھت پر چڑھے تو دیکھا کہ حاجیوں کا ایک قافلہ بیت اللہ شریف کو جا رہا ہے۔ اُتر کر والدۂ ماجدہ کی خدمت میں عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو تحصیل علوم اور زیارتِ بزرگان سے فیضیاب ہونے کے لئے بغداد چلا جاؤں۔ آپ کی عمر اُس وقت اٹھارہ سال کے قریب تھی ۔اور والدۂ ماجدہ کی اٹھتّر سال وہ باچشم پُرنم اسّی دینار جو جناب غوث الاعظم کے والدِ بزرگوار نے ترکے میں چھوڑے تھے نکال لائیں۔ چالیس دینار غوث الاعظم کے

Marfat.com

پیراہن میں سی دیئے۔ اور چالیس ان کے چھوٹے بھائی کے لئے رکھ لئے۔ پھر اُن سے ہمیشہ سچ بولنے کا عہد لے کر اُنہیں خدا کے سپرد کیا اور کہا "اب قیامت کے روز ملاقات ہوگی"۔

اثنائے راہ جب قافلہ ہمدان سے آگے نکلا تو ڈاکوؤں کے گروہ نے اُسے لوٹ لیا۔ ایک ڈاکو نے حضرت غوث الاعظم رضؓ سے پوچھا کہ "لڑکے! تیرے پاس بھی کچھ ہے" آپ نے فرمایا "ہاں چالیس دینار ہیں" ڈاکو کو یقین نہ آیا۔ اور مذاق سمجھ کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک دوسرے ڈاکو نے بھی آکر یہی سوال کیا اور وہی جواب سُن کر اپنے سردار سے سرسری طور پر اس کا ذکر کیا۔ سردار نے آپکو بلوا کر پوچھا آپ نے اُسے بھی سچ سچ بتا دیا اور پیراہن چاک کرنے پر چالیس دینار برآمد ہو گئے۔ اس پر ڈاکوؤں کا سردار احمد بدوی سخت متعجب ہو کر بولا "لڑکے! تمہیں معلوم ہے کہ ہم رہزن ہیں جو مسافروں کا مال لوٹتے ہیں پھر تم نے ہم پر ان دیناروں کا بھید کیوں ظاہر کر دیا۔ جسے تم نہایت آسانی سے خُفیہ رکھ سکتے تھے۔" غوث الاعظم نے فرمایا "میں نے وقتِ رخصت اپنی ضعیف والدہ سے سچ بولنے کا اقرار کیا تھا۔ اس لئے چالیس دیناروں کی خاطر خلافِ عہد کیوں کرتا"۔ سردار پر رقت طاری ہوگئی اور وہ بہت رویا اور کہنے لگا "اے بچے! تجھے اپنی والدہ کے ساتھ عہد کا اتنا پاس ہے لیکن حیف ہے مجھ پر کہ اتنے سالوں سے اپنے خالق کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو پسِ پشت ڈالے ہوئے ہوں" یہ کہہ کر وہ اُٹھا

Marfat.com

اُور آپ کے ہاتھ پر توبہ کی۔ اُس کے رفقا نے بھی اُس کی موافقت کی کہ راہزنی میں تو ہمارا سردار تھا تو توبہ میں بھی تو ہی ہمارا قائدرہ' اور تمام لوٹا ہوا مال قافلہ والوں کو واپس کر دیا۔ اَللہ تعالےٰ نے اِس تائب گروہ کو واصلین باللہ میں سے کیا

(بہجۃ الاسرار)

ایک تاجر کا واقعہ

ابوالمظفر حسن بن تمیم قامی تاجر شیخ حماد باس رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا "یا سیّدی! میں تجارت کے سلسلہ میں سفر کرنا چاہتا ہوں" شیخ نے کہا "اگر تم نے اِس سال سفر کیا تو قتل کر دیئے جاؤگے اور تمہارا مال واسباب لوٹ لیا جائے گا۔" ابوالمظفر بڑا افسردہ دِل ہو کر مجلس سے باہر آگیا اور حضرت شیخ عبدالقادرؒ جو اِن دنوں ابھی نوجوان تھے کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام واقعہ بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا "تم سفر کرو صحیح سلامت لوٹ آؤگے اور میں اِس بات کا ضامن ہوں"

ابوالمظفر سفرِ تجارت پر نکلا اور اپنا مال واسباب ایک ہزار دینار میں فروخت کر دیا۔ وہ ایک حمام میں گیا اور حمام کے طاق میں ایک ہزار دینار کی تھیلی رکھ دی اور اُسے اُٹھانا بھول گیا۔ اور اُس مکان میں آگیا جہاں اُس کا قیام تھا۔ اور گہری نیند سو گیا۔ اُس نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک قافلہ کے ہمراہ سفر کر رہا ہے اور راستے میں عرب قزاقوں

Marfat.com

نے اس قافلہ پر حملہ کر دیا۔ اور قافلہ کے ہر شخص کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ایک قزاق نے اُس کی گردن بھی اڑا دی۔ وہ اِس دہشت ناک خواب سے بیدار ہوا اور کانپنے لگا۔ اُسے اِس خون کا اثر اپنی گردن پر محسوس ہو رہا تھا۔ اور اُن شدید ضربات کا درد بھی محسوس ہو رہا تھا۔ اسے اپنا روپیہ یاد آیا وہ دوڑا دوڑا حمام میں گیا۔ اُس کا ہزار دینار وہیں پڑا تھا بغداد واپس آکر اُس نے فیصلہ کیا کہ دونوں بزرگوں سے مِلے چونکہ حضرت دباس رح ضعیف تھے جن کی بات سچی ہوئی ہے وہ شیخ عبدالقادر کے بجائے وہ حضرت دباس رح کے پاس گیا انہوں نے دیکھتے ہی فرمایا کہ "شیخ سیّد عبدالقادر رض کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اَللہ کے محبوب ہیں۔ انہوں نے تمہاری برّیت اور فائدے کیلئے اَللہ تعالیٰ سے ستّر بار سفارش کی تھی۔ حالانکہ تمہاری تقدیر میں نقصانِ سرمایہ اور قتل لکھا تھا۔ اَللہ تعالیٰ نے تمہاری تقدیر کو بدل دیا۔ اور صرف خواب میں اِس کا منظر دِکھا کر قتل سے بچا لیا۔ اور مال کے نقصان کو بھی بھول جانے سے بچا لیا۔"

پھر وہ شیخ عبدالقادر جیلانی رض کے پاس آیا آپ نے پوچھا کہ "شیخ حماد رح نے تمہیں میرے ستر بار سفارش کرنے کا واقعہ سنا دیا ہے"۔ ابوالمظفر نے کہا "ہاں" آپ نے فرمایا "خدا کی قسم۔ میں نے تمہاری برّیت کے لئے اپنے اَللہ سے ستّرا

Marfat.com

ستّر بار التجا کی۔ پھر اللہ تعالےٰ نے اپنی اُس تقدیر کو بدل دیا۔ اُور بیداری کی چیز کو خواب میں دکھا دیا۔ یَمۡحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَ یُثۡبِتُ (اللہ جس چیز کو چاہتا ہے محو کر دیتا ہے جسے چاہتا ہے ثابت کرتا ہے۔

(زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار)

نابینا اُور مفلوج صحت پا گئے

شیخ قدوہ ابوالحسن علی قرشی رح نے روایت کی ہے ۵۴۷ھ میں شیخ علی بن ہیتی رح اور میں حضرت شیخ محی الدین جیلانی رض کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ ایک تاجر ابو غالب فضل اللہ بن اسمٰعیل بغدادی آپ کی خدمت میں آیا اُور کہنے لگا "حضرت آپکے نانا جناب رسالتمآب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص دعوت پر بلائے تو اُسے رد نہیں کرنا چاہیئے۔ چنانچہ میں بھی آپ کی اپنے غریب خانہ پر کھانے کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا" اگر مجھے اجازت ملی تو میں آؤنگا"

چنانچہ آپ مراقبے میں گئے اُور دیر تک مراقبہ میں رہنے کے بعد فرمانے لگے " میں ضرور آؤں گا"۔ آپ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے شیخ علی نے رکاب تھامی ہوئی تھی۔ میں بھی بائیں رکاب کو پکڑے ہوئے جا رہا تھا۔ ہم اُس تاجر کے گھر پہنچے۔ اُس کے گھر بغداد کے بڑے بڑے مشائخ بھی آئے ہوئے تھے۔ علمائے کرام اُور

Marfat.com

اعیانِ مملکت بھی موجود تھے۔ چنانچہ آپ کے سامنے دستر خوان بچھا دیا گیا۔ جس پر رنگارنگ کے کھانے چُنے ہوئے تھے۔ ایک بہت بڑا برتن دستر خوان کے ایک کونہ میں سربمہر رکھ دیا گیا تھا۔ ابوالغالب (میزبان) نے کہا۔ "اِجازت ہے" حضرت شیخ سر جھکائے بیٹھے رہے۔ نہ خود کھایا نہ اہلِ مجلس کو اجازت دی۔ تمام اہلِ مجلس خاموش بیٹھے رہے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ اِن کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ آپ نے میری طرف اِشارہ کیا۔ اَور علی ہیلتی کو بھی کہا کہ ہم دونوں جاکر وہ بڑا سا برتن اُٹھا لائیں۔ اگرچہ وہ برتن بڑا بھاری تھا لیکن ہم اُٹھا لائے اَور شیخ کے آگے رکھ کر اُس کا ڈھکنا کھولا۔ اُس برتن میں ابوالغالب (میزبان) کا بیٹا تھا جو مادر زاد اندھا، مفلوج اَور مجذوم تھا۔ حضرت شیخ نے اُسے کہا "اَللہ کے حکم سے اُٹھو"

وہ لڑکا آنکھوں سے ایسے دیکھنے لگا جیسے وہ بینا ہو اَور اُس میں کوئی بیماری نظر نہیں آتی تھی۔ حاضرین مجلس میں ایک وجد آفریں شور برپا ہُوا۔ آپ اِسی شور میں باہر آگئے اَور کچھ نہ کھایا۔ میں شیخ ابوسعید قیلویؒ کے پاس آیا اَور اُسے یہ واقعہ سنایا اُنہوں نے سُن کر فرمایا "شیخ عبدالقادرؒ اَللہ کے حکم سے اندھوں کو بینا۔ کوڑھی کو تندرست اَور مردہ کو زندہ کر سکتے ہیں

(زبدۃ الآثار۔ تلخیص بہجۃ الاسرار)

Marfat.com

ایک چیل کا دوبارہ زندہ کئے جانے کا واقعہ

امام دمیری رح نے مادہ حداق میں نقل کیا ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رض ایک دن وعظ فرما رہے تھے۔ ہوا تند و تیز تھی اس طرف سے ایک چیل چکر لگاکر شور کرتی ہوئی آئی جس کی وجہ سے سامعین کو وعظ سننے میں تشویش ہونے لگی۔

شیخ قدس سرہٗ نے ہوا سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اس چیل کا سر پکڑ لے۔ چنانچہ وہ چیل اسی وقت نیچے آپڑی کہ وہ خود ایک طرف پڑی ہوئی تھی اور اس کا سر تن سے جدا ہوکر دوسری طرف پڑا ہوا تھا۔ یہ ماجرا دیکھ کر شیخ قدس سرہٗ وعظ کی کرسی سے اتر پڑے اور چیل کو ایک ہاتھ میں لیا اور اپنا دوسرا ہاتھ اس پر پھیرتے ہوئے فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وہ چیل زندہ ہوکر اڑ گئی اور سب حاضرین مجلس یہ ماجرہ دیکھ رہے تھے۔ دمیری فرماتے ہیں کہ ہم تک اسنادِ صحیح سے یہ بات پہنچی ہے۔

"ترجمان السنۃ"

مُردوں کو زندہ کرنا

وہ کہہ کر قُم بِاِذنِ اللّٰہ جلا دیتے ہیں مُردوں کو
بہت مشہور ہے احیائے موتیٰ غوث اعظم کا

اسرار السالکین میں ہے کہ ایک دن آپ بازار تشریف لے جا رہے تھے۔ دیکھا کہ ایک نصرانی اور ایک مسلمان میں مباحثہ و مجادلہ ہو رہا ہے۔ نصرانی بہت سے دلائل سے اپنے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

کی فضیلت ثابت کر رہا تھا۔ اور مسلمان اپنے پیغمبر نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فضیلت میں بہت سے دلائل پیش کر رہا تھا۔ آخر میں نصرانی نے کہا کہ میرے پیغمبر حضرت عیسٰی علیہ السلام قم باذن اللہ کہہ کر مردے زندہ کر دیتے تھے۔ تم بتاؤ کہ تمہارے پیغمبر نے کتنے مردے زندہ کئے ہیں۔ یہ سن کر مسلمان نے سکوت اختیار کیا۔ یہ سکوت سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہایت ناگوار معلوم ہوا اور نصرانی سے ارشاد فرمایا کہ میرے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ادنٰے معجزہ یہ ہے کہ اُن کے ادنیٰ خادم مُردوں کو جلا سکتے ہیں۔ تو جس مردہ کو کہے اُسے میں ابھی زندہ کر دوں۔

یہ سُن کر نصرانی آپکو ایک بہت ہی پُرانے قبرستان میں لے گیا اور ایک بہت ہی پرانی قبر کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ آپ اس مُردہ کو زندہ کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ قبر ایک قوال کی ہے اور تیرے پیغمبر قم باذن اللہ کہہ کر مردوں کو جلاتے تھے (یعنی اُٹھ اللہ کے حکم سے) مگر میں کہتا ہوں قم باذنی (یعنی اُٹھ میرے حکم سے)۔ صرف اتنا کہنا تھا کہ قبر شق ہوئی اور صاحب قبر جو قوال تھا اپنے ساز و سامان کے ساتھ قبر سے گاتا بجاتا باہر آگیا اور کلمہ شہادت زبان سے ادا کیا۔ یہ دیکھ کر نصرانی بصدق دل ایمان لایا اور آپ کے خدّام ذوی الاحتشام میں داخل ہو گیا۔ (مسالک السالکین ج ۱)

(تذکرہ مشائخ قادریہ)

Marfat.com

ایک چیل کا دوبارہ زندہ کئے جانے کا واقعہ

امام دمیریؒ نے مادۂ حداق میں نقل کیا ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ایک دن وعظ فرما رہے تھے۔ ہوا تند و تیز تھی اس طرف سے ایک چیل چکر لگا کر شور کرتی ہوئی آئی جس کی وجہ سے سامعین کو وعظ سننے میں تشویش ہونے لگی۔

شیخ قدس سرہٗ نے ہوا سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اس چیل کا سر پکڑ لے۔ چنانچہ وہ چیل اسی وقت نیچے آ پڑی کہ وہ خود ایک طرف پڑی ہوئی تھی اور اس کا سر تن سے جدا ہو کر دوسری طرف پڑا ہوا تھا۔ یہ ماجرا دیکھ کر شیخ قدس سرہٗ وعظ کی کرسی سے اتر پڑے اور چیل کو ایک ہاتھ میں لیا اور اپنا دوسرا ہاتھ اس پر پھیرتے ہوئے فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وہ چیل زندہ ہو کر اڑ گئی اور سب حاضرینِ مجلس یہ ماجرہ دیکھ رہے تھے۔ دمیری فرماتے ہیں کہ ہم تک اسنادِ صحیح سے یہ بات پہنچی ہے۔

"ترجمان السنۃ"

مُردوں کو زندہ کرنا

وہ کہہ کر قُم باذنِ اللہ جلا دیتے ہیں مُردوں کو
بہت مشہور ہے احیائے موتیٰ غوث اعظم کا

اسرار السالکین میں ہے کہ ایک دن آپ بازار تشریف لے جا رہے تھے۔ دیکھا کہ ایک نصرانی اور ایک مسلمان میں مباحثہ و مجادلہ ہو رہا ہے۔ نصرانی بہت سے دلائل سے اپنے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

کی فضیلت ثابت کر رہا تھا۔ اور مسلمان اپنے پیغمبر نبی آخرالزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فضیلت میں بہت سے دلائل پیش کر رہا تھا۔ آخر میں نصرانی نے کہا کہ میرے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام قم باذن اللّٰہ کہہ کر مردے زندہ کر دیتے تھے۔ تم بتاؤ کہ تمہارے پیغمبر نے کتنے مردے زندہ کئے ہیں۔ یہ سن کر مسلمان نے سکوت اختیار کیا۔ یہ سکوت سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہایت ناگوار معلوم ہوا اور نصرانی سے ارشاد فرمایا کہ میرے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ادنٰے معجزہ یہ ہے کہ اُن کے ادنیٰ خادم مُردوں کو جلا سکتے ہیں۔ تو جس مردہ کو کہے اُسے میں ابھی زندہ کر دوں۔

یہ سُن کر نصرانی آپکو ایک بہت ہی پُرانے قبرستان میں لے گیا اور ایک بہت ہی پرانی قبر کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ آپ اِس مُردہ کو زندہ کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ قبر ایک قوال کی ہے اور تیرے پیغمبر قم باذن اللّٰہ کہہ کر مردوں کو جلاتے تھے (یعنی اُٹھ اللہ کے حکم سے) مگر میں کہتا ہوں قم باذنی (یعنی اُٹھ میرے حکم سے)۔ صرف اِتنا کہنا تھا کہ قبر شق ہوئی اور صاحبِ قبر جو قوال تھا اپنے ساز و سامان کے ساتھ قبر سے گاتا بجاتا باہر آگیا اور کلمہ شہادت زبان سے ادا کیا۔ یہ دیکھ کر نصرانی بصدقِ دل ایمان لایا اور آپ کے خدّام ذوی الاحتشام میں داخل ہوگیا۔ (مسالک السالکین ج ۱)

(تذکرہ مشائخ قادریہ)

Marfat.com

اُمِّ محمد عائشہ کا واقعہ

آپ کی پھوپھی ام محمد عائشہ بڑی نیک اُور صالح عورت تھی ۔ ان سے بڑی کرامات ظہور میں آئیں۔ ایک دفعہ جیلان میں قحط کی شدت ہوئی ۔ تو لوگوں نے طلب دعائے باراں کی لیکن نمازِ استسقاء کے باوجود بھی باراں رحمت کا نزول نہ ہوا ۔ لوگ اِس نیک بی بی کے پاس آئے اُور طلب بارانِ رحمت کی درخواست کی ۔

کہتے ہُیں کہ حضرت ام محمد عائشہ نے اپنے صحن میں جھاڑو دیا اُور کہا ۔ "بارِ الہٰا ! میں نے جھاڑو دے دیا ہَے اُب پانی برسانا تیرا کام ہَے ۔ ابھی زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ زور دار بارش برسنے لگی ۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کِسی نے آسمان سے مشکوں کے منہ کھول دیئے ہُیں ۔ لوگ پانی میں شرابور ہوکر اپنے اپنے گھروں کو پہنچے ۔

اِس نیک بی بی نے بڑی عمر پائی اُور جیلان ہی میں مدفون ہوئی

شیخ شہاب الدینؒ کا فلسفہ کلام

شیخ شہاب الدینؒ سہروردی بیان کرتے ہُیں کہ میں آغازِ جوانی میں بڑا تیز طبع تھا ۔ مجھے علم کلام ۔ یونانی فلسفہ اُور دوسرے علوم مناظرہ و مجادلہ پر بہت عبوُر تھا ۔ میرے چچا ابوالنجیبؒ

Marfat.com

سہروردی مجھے ایسے علوم سے اکثر روکتے رہتے تھے مگر میں باز نہیں آتا تھا۔ ایک دن میرے چچا میرے پاس آئے اور مجھے سیّدنا عبدالقادر رضؓ کی زیارت کے لئے لے گئے۔ اور مجھے کہا کہ اے عمرؓ! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **یٰایُّھَا الذین اٰمنوا اذا نادیتم الرسولَ** (الآیہ) یاد رکھو! تم ایسے شخص کے پاس آئے ہو جس کا دِل اَللہ تعالیٰ کے اِسرار و رموز کی خبریں دیتا ہے لہٰذا یاد رکھو ان کے سامنے محتاط ہوکر بیٹھنا تاکہ ان کی برکات حاصل کرسکو۔

ہم آپؓ کے پاس بیٹھ گئے۔ میرے چچا نے آپ کی خدمت میں عرض کی۔ "یا سیّدی! یہ میرا بھتیجا ہے جو علم کلام اور فلسفہ میں مشغول ہے میں نے اِسے بارہا منع کیا ہے لیکن یہ ایسے علوم سے باز نہیں آتا۔ آپؓ نے میری طرف توجہ فرماتے ہوئے کہا۔ "عمر! تمہیں کون کون سی کتابیں یاد ہیں"۔ میں نے بتایا کہ "فلاں فلاں کتاب" یہ سنتے ہی آپ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ پھیرا۔ مجھے اَللہ کی قسم ہے۔ ابھی آپ کا ہاتھ سینہ سے جُدا نہیں ہوا تھا کہ ان تمام کتابوں کے الفاظ یکسر مجھے بھول گئے اُور ان کتابوں کے تمام مسائل و مطالب میرے ذہن سے محو ہوگئے اُور اَللہ تعالیٰ نے میرے سِینہ میں علم لدنی بھر دیا میں فوراً کھڑا ہوگیا حالانکہ میں عارفانہ گفتگو کر رہا تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ "تم عراق میں مشہور ترین عالِم دین ہو"

Marfat.com

حضرت شہاب الدین عمر سہروردیؒ کہتے ہیں "شیخ عبدالقادرؓ سلطان الطریق تھے اور ان کا تصرّف تمام موجودات پر حاوی ہے۔ (زبدۃ الآثار۔ تلخیص بہجۃ الاسرار)

حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ اور کرامات

حضرت خواجہ بایزید بسطامی ایک مرتبہ گورستان سے آتے تھے ایک جوان بسطام کے رئیسوں سے گاتا بجاتا چلا آتا تھا۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھ کر فرمایا " لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" جوان نے اپنا باجہ ان کے سر پر دے مارا اور اس زور سے مارا کہ باجا بھی ٹوٹ گیا اور شیخ کا سر بھی ٹوٹ گیا۔ اس کے دوسرے دن صبح کیوقت حضرت بایزید بسطامی نے باجہ کی قیمت اور کسی قدر حلوہ اپنے مرید کے ہاتھ اس جوان کے پاس بھیجا اور کہا کہ اس سے کہنا کہ بایزید بسطامیؒ نے عذر کیا ہے اور یہ قیمت بھیجی ہے اس سے اور باجا خرید لو اور یہ حلوہ بھیجا ہے کہ اس کو کھاؤ تاکہ رات کا غم و غصہ دفع ہو"

جوان نے یہ معاملہ دیکھا تو آکر حضرت بایزید بسطامیؒ کے قدموں پر گرا اور توبہ کی اور بہت رویا۔ وہ آپ کا مرید ہوا اور اس کے ہمراہی بھی اس کی موافقت میں مرید ہوئے اور یہ حضرت خواجہ کی خوش خلقی کا نتیجہ تھا۔

Marfat.com

آتش پرست کا اسلام قبول کرنا

حضرت خواجہ کے پڑوس میں ایک آتش پرست رہا کرتا تھا ۔ وہ سفر کو گیا اُس کا بچہ اندھیری رات کی وجہ سے روتا ۔ حضرت خواجہ اپنا چراغ اس کے گھر لے جاتے تب وہ خوش ہو جاتا ۔ جب وہ آتش پرست سفر سے واپس آیا اُس کی بیوی نے اُس سے حال بیان کیا ۔ اُس نے کہا " جب خواجہؒ کی روشنی ہمارے گھر میں آگئی تو اب کیا اندھیرے میں رہیں ۔ وہ اُسی وقت مسلمان ہو گیا ــــ ایک آتش پرست سے کسی نے کہا کہ تو مسلمان ہو جا اُس نے کہا کہ " اگر مسلمانی ایسی چیز ہے جیسے بایزید بسطامیؒ کرتے ہیں تو وہ مجھ سے نہیں ہوتی ۔ اور جیسی تم کرتے ہو ایسی کوئی چیز نہیں "

شیخ بایزید بسطامیؒ ہر سال دہستان قبورِ شہداء کی زیارت کو جایا کرتے تھے ۔ جب راہ میں خرقان پہنچتے اُس جگہ کھڑے ہوتے اور اس طرح سے سانس لیتے جیسے کہ کوئی کچھ سونگھتا ہے ۔ مُرید عرض کرتے کہ حضرت ہم کو تو کچھ خوشبو نہیں آتی ۔ آپ کیا سونگھتے ہیں ۔ جواب دیتے کہ اس چوروں کے گاؤں سے ایک مرد کی خوشبو آتی ہے ۔ اس کا نام علی اور کنیت ابوالحسن ہے اُس میں تین باتیں مجھ سے زیادہ ہونگی ۔ اُس پر بارِ عیال ہوگا ۔ کھیتی کرے گا اور درخت لگایا کرے گا ۔

Marfat.com

حضرت مجددِ الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ اور کرامات

حضرت مجددّ الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بنگاہ کشف سے دیکھا کہ آپ کے دونوں صاحبزادوں حضرت محمد سعید اور حضرت محمد معصوم کے استاد مُلاّ طاہر لاہوری کی پیشانی پر "شقی" (بدبخت) لکھا ہوا ہے۔ آپ نے اس کا تذکرہ اپنے دونوں بچوں سے کیا۔ ان دونوں نے گذارش کی کہ آپ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے استاد کی شقاوت کو سعادت سے بدل دے۔ حضرت مجددّ نے فرمایا کہ میں نے لوحِ محفوظ میں دیکھا کہ یہ قضائے مُبرم ہے اس کو بدلا نہیں جاسکتا۔ بچوں نے پھر بھی دعا کیلئے اصرار کیا۔ آپ کو یاد آیا کہ حضرت غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر جیلانی رضؓ نے فرمایا کہ قضا مبرم بھی میری دُعا سے بدل جاتی ہے۔ تو میں نے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی "اے اللہ! تیری رحمت بڑی وسیع ہے۔ تیرا فضل کسی ایک پر بند نہیں۔ میں اُمیدوار ہوں اور سوال کرتا ہوں کہ اپنے فضلِ عمیم سے میری اس التجا کو قبول فرما۔ مُلاّ طاہر کی پیشانی سے شقی کا لفظ مٹا کر "سعید" کا لفظ ثبت فرما جس طرح تو نے غوث الاعظمؓ کی دُعا قبول فرمائی تھی۔ حضرت مجددؒ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ ان کی پیشانی سے شقی کا لفظ مٹا دیا گیا اور سعید کا لفظ لکھا گیا۔ حضرت علاّمہ پانی پتی تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں کہ قضائے مُبرم سے یہاں وہ قضا مراد ہے جو لوحِ محفوظ میں کسی امر سے معلق نہ تھی بلکہ شکل مبرم تھی۔ لیکن علمِ الٰہی میں وُہ قضائے معلق تھی۔

Marfat.com

مرض کا اپنے سر لینا

حضرت مجددؒ الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مخلص مُرید جس کا نام محمد صادق تھا۔ 'کابلی' کے نام سے مشہور تھا۔ مرضِ جذام میں گرفتار ہوگیا۔ یار دوست تمام کے تمام پیچھے ہٹ گئے۔ یہاں تک کہ ایک خاص دوست نے کسی محفل میں اس کے ساتھ علانیۃً اِنکار کر دیا۔ وہ نہایت غمگین ہوا اور حضرت مجددؒ سے توبہ کی درخواست کی۔

آپ مرض کے دفعیۃً کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے مرض کو اپنے اُوپر لے لیا۔ چنانچہ اس کا اثر مریض کے بدن سے آپ کے پاؤں مبارک پر منتقل ہو گیا۔ اِس سے اگرچہ اُس کے مخلصوں کی عقیدت میں زیادتی ہوگئی مگر حضرت مجددؒ پر مرض کے منتقل ہونے سے سب بے چین ہوگئے۔ جب حضرت مجددؒ نے صاحبزادوں اور یاروں دوستوں کی پریشانی دیکھی تو دعا کی کہ یہ مرض آپ سے بھی دُور ہو جائے چنانچہ اَللہ کے فضل و کرم سے وہ بیماری آپ سے بھی جاتی رہی اور سب نے خُدا کا شکر ادا کیا۔

Marfat.com

بادل کا سایہ کرنا

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے معتقدین کا بیان ہے کہ ایک دفعہ آپ صحرا اور جنگل کی طرف سیر کو نکلے۔ اثنائے راہ میں دھوپ کی شدت اور گرد و غبار کی کثرت سے بڑے صاحبزادے اور دوسرے لوگوں پر جو پیادہ ہمرکاب تھے پیاس نے غلبہ کیا مگر ادب کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے خاموش رہے۔

اسی اثناء میں خود حضرت مجددؒ نے مولانا محمد یوسف سمرقندی سے جو آپ کے مرید اور پیر بھائی تھے، ارشاد فرمایا کہ دھوپ کی شدت اور غبار کی کثرت سے معتقدین کو تکلیف ہو رہی ہے۔ مولانا نے کہا کہ حضرت مجددؒ کو معلوم ہے کسی اور کے بتانے کی ضرورت نہیں۔ اس پر حضرت مجددؒ نے مسکرا کر آسمان کی طرف آنکھ اٹھائی اور تبسم فرماتے ہوئے لب مبارک سے کچھ کہا۔ ابھی چند قدم آگے بھی نہ بڑھے تھے کہ بادل کا ایک ٹکڑا ظاہر ہوا جس نے حضرت مجددؒ اور آپ کے ساتھیوں پر سایہ کر دیا۔ اور بارش شروع ہو گئی۔ اور اس قدر بارش ہوئی کہ گرد و غبار اپنی جگہ پر جم گیا۔ اور کیچڑ نہ ہونے پایا اور معتدل ہوا کے جھونکے بھی آنے لگے۔ حالانکہ وہ بارش کا موسم نہ تھا

سخت سزا سے نجات دلانا

ایک امیر زادہ کو حاکمِ وقت نے کسی قصور کے سبب سے لاہور سے طلب کیا۔ معلوم یہ ہوتا تھا کہ اس امیر زادے کو آتے ہی ہاتھی کے پاؤں کے نیچے

Marfat.com

ڈال دیا جائے گا۔

امیر زادہ سرہند میں پہنچا اور حضرت مجدد الف ثانی کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اور جان بخشی کے لئے گذارشات کیں۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا " یقین رکھو کہ اِنْشَاءَ اللہ تم ہر سزا سے محفوظ رہوگے۔ بلکہ حاکمِ وقت تم سے اچھا سلوک کرے گا۔" امیرزادہ نے نہایت عاجزی سے عرض کیا " آپ جو کچھ زبان سے فرما رہے ہیں وہ مجھے لکھ کر دیجئے تاکہ میں پوری طرح مطمئن ہو جاؤں " آپ نے اس کے اسرار پر یہ لکھ دیا کہ 'چونکہ امیرزادہ نے حاکمِ وقت (بادشاہ) کے غضب کے خوف سے جو غضبِ الٰہی کا نمونہ ہے فقراءُ کی طرف رجوع کیا ہے اس لئے فقراءُ نے اُسے اپنی پناہ میں لے لیا ہے۔ اور اِس مہلکہ سے اسے رہائی دے دی ہے'۔

کئی دِن کے بعد اچانک خبر آئی کہ اس کو حاکمِ وقت نے نہایت تکلیف دہ سزا دے کر قید خانہ (جیل) میں بھجدیا ہے۔ جب حضرت نے یہ سُنا تو مسکرا کر فرمایا کہ " فقیر کی نظر میں یہ اظہر من الشمس ہے کہ وہ سلطان کی طرف سے شفقت و عنائیت ہی دیکھے گا۔ اور یہ خبر سراسر غلط ہے"

دو تین دِن کے بعد علم ہُوا کہ حاکمِ وقت اس امیرزادہ کو دیکھ کر ہنس پڑا اور بڑی خاطر و مدارات سے رخصت کیا اور چند نصائح سے بھی نوازا۔

Marfat.com

مریض کو شفا دِلوانا

علاقہ سرہند کے ایک فاضل کا بیان ہے کہ حضرت مجدّد الف ثانیؒ سے میری عقیدت کا سبب یہ ہوا کہ میرا ایک عزیز تھا جس سے مجھے بڑی محبت تھی۔ وہ ایک مہلک مرض میں گرفتار ہو گیا۔ بہت سے فقرأ سے دُعائیں اور اطبأ سے دوائیں کروائیں مگر کچھ بھی فائدہ نہ ہوا۔ ایک شخص نے میرے سامنے حضرت مجدّد علیہ الرحمۃ کی توصیف کی۔ میں نے حاضرِ خدمت ہو کر توجّہ کے لئے التماس کی۔ آپ نے دُعا کی اور حجرے میں تشریف لے گئے۔

ایک لمحہ کے بعد حجرے سے نکل کر آواز دی کہ "فلاں شخص جس نے اپنے مریض کیلئے بیماری سے شفا کی درخواست کی تھی کہاں ہے" میں آپ کی خدمت میں حاضر ہُوا تو فرمایا کہ "ہم فاتحۂ مغفرت پڑھتے ہیں" میں پریشان ہو کر اپنے مکان کی طرف جو سرہند سے چند میل کے فاصلہ پر تھا روانہ ہُوا۔ راستے میں میں نے اپنے دِل میں کہا کہ حضرت مجدّد کی یہ دوسری فاتحہ موت کی صریحاً خبر ہے

جب میں گھر پہنچا تو اس مریض کو دفن کر چکے تھے۔ میں نے جو حِساب لگایا تو معلوم ہُوا کہ جس وقت آپ نے مجھے بلا کر فاتحۂ مغفرت پڑھی تھی وہ اسی وقت فوت ہُوا تھا۔

میں آپ کی یہ کرامت دیکھ کر مُرید ہو گیا۔

Marfat.com

پیشانی پر لفظ مُنکر کا ہونا

ایک بزرگ بڑی دُور سے فاصلہ طے کرتے ہُوئے بڑی محبت و اشتیاق سے حضرت مجددؒ الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے خدمت میں حاضر ہُوئے۔ مُریدین نے عرض کیا۔ "حضور! یہ بہت مشہور بزرگ ہیں اور دُور دراز سے محبت و اخلاص سے حاضرِ خدمت ہوئے ہیں آپ اِن کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔" حضرت مجددؒ نے فرمایا " ہاں میں ایسا ہی گمان کرتا تھا مگر میں نے اِسکی پیشانی پر جلی الفاظ میں مُنکر لکھا ہوا پایا ہے۔ یہ سُن کر حاضرین بہت متعجب ہُوئے۔

چشم مکاشفہ سے قبر کا نشان پانا

حضرت مجددؒ علیہ الرحمۃ کے چھوٹے بھائی جن کا نام شیخ محمد مسعود تھا اور حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقبول مُریدین میں سے تھے تجارت کے لئے قندھار گئے ہُوئے تھے۔ اسی اثنا میں ایک روز صبح کے وقت حضرت مجددؒ نے اپنے ایک خادم سے فرمایا "عجب معاملہ ہے میں ہر چند محمد مسعود کے احوال کی طرف متوجہ ہوا اور چشم مکاشفہ سے اُس کو تلاش کیا مگر رُوئے زمین پر کہیں بھی اُسے نہ پایا۔ بعد ازاں جب بغور متوجہ ہوا تو اُس کی قبر نظر آئی کہ ابھی فوت ہُوا ہے۔" سامعین نے تاریخ اور دِن درج کر لیا

چند دِنوں کے بعد اُس کے ساتھی واپس آگئے اور اُنہوں نے اُسکی وفات کی تاریخ اور دِن وہی بتایا جو حضرت مجددؒ علیہ الرحمۃ نے بتایا تھا۔

Marfat.com

پورا رمضان بارش کا نہ ہونا

ایک دفعہ رمضان شریف کا مہینہ عین برسات کے موسم میں آیا۔ ان دنوں حضرت مجدد الف ثانیؒ اجمیر شریف تشریف رکھتے تھے۔ آپ حسبِ عادت ختمِ قرآن میں مشغول ہو گئے۔ پہلی رات نمازِ تراویح میں بیس حضرات نے ایک مسجد میں جو نہایت تنگ تھی نماز تراویح ادا کی۔ تعفن سے آپ کو اور معتقدین کو بہت تکلیف پہنچی۔ نماز ادا کرنے کے بعد آپکی زبانِ مبارک سے یہ الفاظ نکلے کہ جو ختم قرآن کا پروگرام ہم نے تیار کیا ہے اس کے آخر تک اگر اللہ کریم کے فضل وکرم سے بارش نہ ہو تو ہم مسجد سے باہر نمازِ تراویح ادا کر لیتے

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ستائیسویں رمضان تک بالکل بارش نہ ہوئی اور ہم نے ستائیسویں رات تک چار قرآن مجید ختم کئے اور کسی رات بھی بارش نہ ہوئی۔ اور اٹھائیسویں رات سے بارش شروع ہو گئی

لوحِ محفوظ تک رسائی

ایک شخص نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ "حضرت جوانی گذر کر بڑھاپا چھا گیا مگر کوئی فرزند پیدا نہیں ہوا جو میرے بعد میری یادگار بنتا۔ اس بارے میں آپ توجہ فرمائیں۔"

آپ کچھ دیر مراقبہ میں رہے پھر فرمایا "کہ لوحِ محفوظ میں اس موجودہ بیوی سے تمہاری قسمت میں کوئی اولاد نہیں اگر دوسری شادی کرو تو اُس سے اولاد پیدا ہو گی۔ اور تمہارے بعد تمہاری یادگار رہے گی" اتفاق سے پہلی بیوی فوت ہو گئی اور اُس نے دوسری بیوی سے

Marfat.com

نکاح کرلیا جس سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئی اور وہ دونوں اُس کی یادگار بنے رہے۔

حضرت مرزا مظہر جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ اور کرامات

• ایک شخص کے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ وہ اِس کا نام رکھنے کے واسطے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا مگر ساتھ ہی دِل میں یہ خیال بھی آیا کہ اگر محمد حسن نام رکھا جائے تو اچھا ہے۔ بجُز اس خیال کے آپ نے فرمایا کہ تمہارے لڑکے کا نام محمد حسن رکھا۔ جب یہ لڑکا جوان ہوا تو اُس نے طریقہ چشتیہ میں داخل ہونا چاہا رات کو حضرت خواجہ نقشبند رح کو خواب میں دیکھا۔ آپؒ نے فرمایا "بیٹا ہمارے گھر سے کہاں جاتے ہو" اور اُس پر توجہ فرمائی کہ اُس کا دِل ذاکر ہو گیا اور حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر طریقہ نقشبندیہ میں داخل ہوا

• آپ کا گذر اتفاقاً ایک فاحشہ عورت کی قبر پر ہوا۔ آپ قبر پر متوجہ ہوئے " فرمایا کہ اِس قبر میں آتشِ دوزخ شعلہ زن ہے۔" ثواب ختمِ تہلیل اس کی روح پر کیا۔ فی الفور اُس کی نجات ہو گئی۔

• ایک مرتبہ ایک شخص آپکو ایک قبر پر لے گیا۔ اور عرض کیا کہ یہ میرے ایک دوست کی قبر ہے اِس کا حال دریافت فرمایئے آپ نے فرمایا کہ تو غلط کہتا ہے۔ یہ قبر تیرے دوست کی نہیں

Marfat.com

بلکہ ایک عورت کی قبر ہے ۔ اُس نے عرض کی کہ درست ہے میں نے امتحاناً آپ سے دریافت کیا تھا ۔

• ایک شخص نے عرض کی کہ میرا ایک قرابت دار مرگیا ہے اُس کا حال تباہ معلوم ہوتا ہے ۔ اس کی بخشش کی دُعا فرمایئے ۔
آپ نے بعد بتضرع بجناب الٰہی فرمایا کہ "الحمدللہ اُس کی مغفرت ہوگئی"۔ رات کو میّت نے بھی آکر خواب میں بیان کیا کہ حضرت کی دُعا سے میری بخشش ہوگئی ۔

حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ اور کرامات

• فرمایا کہ ایک روز ایک ہندو میرے پاس آیا اور کہا کہ آپ مجھ کو یاد ربّ کی سکھا دیں ۔ میں نے کہا " اَللّٰہ ۔ اللّٰہ دو ہزار مرتبہ ہر روز صبح کے وقت کہہ لیا کرو"۔ اُس نے کہا " اِس لفظ سے تو نہیں یاد کروں گا" میں نے کہا " اچھا قلب کی جانب متوجہ ہوکر دل سے "تُوہی ۔ تُوہی" کرو" اِس پر وہ راضی ہوگیا ۔ چند روز کے بعد اُس کے دل میں توجہ اِلیٰ اللہ پیدا ہوگئی اور مشرف بہ اِسلام ہُوا ۔

• ایک ہندو بچہ برہمن زادہ اچھی شکل کا مجلس شریف میں اتفاقاً آگیا ۔ سب لوگ اس کی طرف دیکھنے لگے ۔ آپ کی نظرِ عنایت اُس پر ہوگئی ۔ فی الفور کلمۂ شہادت پڑھا اور مسلمان ہوگیا ۔

• آپ کے ایک خادم تجارت کے واسطے قافلہ کے ہمراہ جاتے تھے راہ میں ایک صحرا میں دیکھا کہ آپ تشریف رکھتے ہیں اور فرماتے ہیں

Marfat.com

کہ جلد بگھی دوڑا کر آگے چلے جاؤ ۔ چنانچہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا ۔
بعد میں معلوم ہُوا کہ پچھلے قافلہ کو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا ۔

● آپ سے بیعت کیلئے ایک شخص دہلی آ رہے تھے ۔ جنگل میں راہ بھول گئے ۔ دفعتہً ایک بزرگ آ موجود ہوئے اور اُن کو سیدھا راہ بتا دیا ۔ اُن سے پوچھا کہ آپ کون ہیں ۔ فرمایا "میں وہی ہوں جس سے تم بیعت ہونے جا رہے ہو" ۔

● ایک صالحہ ضعیفہ کے جوان لڑکے کا انتقال ہوگیا ۔ آپ اُس کی تعزیت کے لئے تشریف لے گئے ۔ اور فرمایا "اللہ تعالیٰ تم کو فرزند نعم البدل عطا فرمائے" اس عورت نے عرض کیا "حضرت اب میں بھی ضعیف ہوگئی ہوں اور میرا خاوند بھی ضعیف ہوگیا ہے اب کیا اولاد پیدا ہوگی" آپ نے فرمایا کہ "خدا قادر ہے"

بعدازاں آپ وہاں سے اٹھ کر ایک مسجد میں آئے وہاں وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھی اور اُس عورت کے فرزند ہونے کے لئے دُعا مانگی ۔ دُعا کے بعد آپ نے ہمراہی سے فرمایا کہ اُس عورت کے فرزند کے واسطے دُعا مانگی تھی اثر اجابت پا گیا ۔ انشاءاللہ تعالیٰ لڑکا ہوگا بعد ازاں حضرت کی بشارت کے موافق اللہ تعالیٰ نے اُس کو فرزند عطا فرمایا اور وہ جوان ہُوا ۔

● ایک عورت اپنے لڑکے کو لائی اور عرض کیا کہ یہ نوکر تھا ۔ نوکری چھوڑ کر ملنگ فقیروں میں داخل ہوگیا ۔ شریعت سے منحرف ہوگیا ۔ بھنگ پیا کرتا ہے ۔ آپ نے توجہ فرمائی ۔ راہِ راست پر آ گیا ۔

Marfat.com

حضرت غلام محی الدین قصوری رحمۃ اللہ علیہ اور کرامات

● ایک روز آپ وعظ فرما رہے تھے۔ اور لوگ نہایت مؤثر ہو کر سُن رہے تھے کہ اسی اثناء میں سیاہ گھٹا آئی اور بارش کے سامان ہوئے۔ سامعین یہ دیکھ کر متردد ہوئے۔ آپ نے فرمایا" کہ ایک مرتبہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ وعظ فرماتے تھے کہ اتنے میں ابر آ کر ترشح ہونے لگا اور خلقت میں ایک پریشانی شروع ہو گئی۔ حضرت غوث پاکؓ نے آسمان کی طرف منہ اُٹھا کر فرمایا" میں جمع کرتا ہوں اور تو پریشان کرتا ہے" دفعتہً بادل ہٹ گیا

اس حکایت کا بیان کرنا تھا کہ حضرت کی مجلس سے بھی ابر ہٹ گیا۔ اور لوگ نہایت اطمینان سے وعظ سنتے رہے۔

● ایک مرتبہ کئی روز تک نہایت کثرت سے بارش ہوئی۔ خلقت نہایت تنگ آ گئی۔ اور آپ سے عرض کی۔ آپ نے اُسی وقت آسمان کی جانب نظر اُٹھا کر اُنگلی سے کچھ اشارہ کیا یا کچھ لکھا۔ فی الفور بارش بند ہو گئی۔

● ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ آپ کے غلام زادہ ہُوا ہے آپ کو مبارک ہو۔ اُس کا کچھ نام رکھیئے۔ آپ نے فرمایا کہ اُس کا نام 'نورالحسین' رکھو۔ اور ایک اور ہوگا اُس کا نام 'نورحسین' رکھنا۔

سال دو سال کے بعد وہ شخص پھر حاضر ہُوا اور عرض کیا "آپ کا غلام زادہ نورحسین پیدا ہُوا مبارک ہو" آپ نے فرمایا کہ اب کے جو پیدا ہو اُس کا نام 'عبدالرحمٰن' رکھنا

چنانچہ دو سال کے بعد پھر وہ شخص حاضر ہُوا اور عرض کی

Marfat.com

کہ آپ کا غلام زادہ جس کا نام آپ نے عبدالرحمٰن رکھا تھا پیدا ہُوا۔ مبارک ہو۔ آپ نے فرمایا" اب کے جو پیدا ہو اُس کا نام عبدالرحیم رکھنا چنانچہ وہ بھی پیدا ہُوا۔ مگر اِس کے بعد اُس شخص کی آپ سے ملاقات نہ ہُوئی۔

● یہ آپ کی کھلی کرامت تھی کہ اگر کوئی شخص اولاد کے واسطے تعویذ مانگتا اور آپ اُس کو تعویذ مرحمت فرماتے وقت ارشاد فرماتے کہ اِس کو جست میں مڑھنا تو معلوم ہوتا تھا کہ لڑکا ہوگا۔ اور اگر فرماتے کہ چاندی میں مڑھانا تو معلوم ہوتا تھا کہ لڑکی ہوگی۔

ایک شخص نے آپ سے اولاد کے واسطے حضرت مرشدنا کے ذریعے سے مانگا۔ آپ نے تعویذ مرحمت فرماتے وقت ارشاد فرمایا کہ اِس کو چاندی میں مڑھانا۔ حضرت مرشدنا نے عرض کی کہ اِس کی خواہش تو فرزندِ نرینہ کی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اب چار مہینے گذر چکے ہیں چنانچہ اُسکی دختر ہوئی

● ایک دفعہ آپ کھانا کھا کر ہاتھ دھوتے تھے کسی نے آکر عرض کیا کہ حضرت فلاں شخص کو دیوانے کتے نے کاٹا ہے۔ آپ نے فرمایا یہی پانی پلا دو۔ چنانچہ وہی پانی پلا دیا گیا اور کچھ خلل نہ ہُوا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ حافظ غلام نبی للّٰہی رحمۃ اللہ علیہ اور کرامات

● ایک مرتبہ ایک شخص نے غیر منکوحہ عورت اپنے گھر میں رکھ لی تھی۔ ہر چند اُس کو سمجھایا لیکن وہ نہ مانا۔ اِسی اثنا میں امساک بارش ہوئی اور امساک کو بھی طول کھنچ گیا۔ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا جب تک وہ شخص اُس عورت کو نہیں نکالے گا بارش نہیں ہوگی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اگر اُس شخص سے اُس عورت کو نکلوا دیں اور پھر بھی بارش نہ ہو تو۔ آپ نے فرمایا "پھر ہماری بات کا اعتبار نہ کرنا"

● اِسی طرح ایک مرتبہ اور امساک بارش ہوئی۔ لوگوں نے آپ سے آکر عرض کی کہ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالےٰ بارش کرے۔ آپ نے فرمایا کہ مسجد کو گارہ سے لیپ دو۔ اِنشآءَاللہ بارش ہوگی۔ لوگوں نے عرض کیا تالاب میں گارہ ہی نہیں جس چیز سے لیپا جائے۔ آپ نے فرمایا "خُداوند اِس قدر بارش کردے کہ تالاب میں گارہ ہو جائے" لوگوں نے عرض کی کہ حضرت زیادہ کے واسطے دُعا مانگیئے۔ آپ نے فرمایا کہ پھر تم اپنے کام سے لگ جاؤ گے اُس کا خیال نہیں رکھو گے۔

غرض اِس قدر بارش ہوئی کہ تالاب میں گارہ ہوگیا۔ اور لوگوں نے مسجد لیپ دی۔ بعد ازاں پھر خوب بارش ہُوئی۔

● ایک مرتبہ آپ نے لوگوں کی جانب متوجہ ہوکر فرمایا "کہ تم لوگ اپنے اعمال درست کرو اور گناہوں سے توبہ کرو۔ ورنہ تم پر سخت مصیبت آنے والی ہے۔ گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے۔ ہم بھی تمہارے

Marfat.com

ساتھ ہی ہیں۔ مگر کسی نے چنداں خیال نہ کیا ۔ اور آپ قریب سال بھر فرماتے رہے کہ ہوشیار ہو جاؤ۔ گناہوں سے بچو ورنہ عذاب آنے والا ہے ۔

بالآخر وبا پیدا ہوگئی اور ہر روز بہتر۔ اسّی آدمی مرتے تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ کوئی آدمی زندہ نہ رہے گا ۔ حتےٰ کہ آپ کے چھوٹے صاحبزادہ کا بھی انتقال ہوگیا۔

لوگ آپ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ دُعا فرمائیے اللہ تعالےٰ اِس بلا سے نجات دے ۔ آپ نے فرمایا کہ گناہوں سے توبہ کرو ۔ سب توبہ کرنے لگے ۔ آپ نے فرمایا " اِس طرح نہیں بلکہ فلاں فلاں جو فاسق معلن ہیں اُن سے توبہ کراؤ یا اُن سے میل جول چھوڑ دو ۔

چنانچہ سب نے ان سے توبہ کراکے آپ سے دُعا کے واسطے عرض کیا ۔ آپ نے دعا فرمائی ۔ اس کے بعد کوئی تازہ بیمار نہ ہُوا اور جو بیمار تھے اُن کو صحت ہوئی ۔

Marfat.com

قرآن و حدیث سے اولیاء کرام کے وظائف اور معمولات

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ط

(ترجمہ) اور روکے رکھیئے اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے ربّ کو صبح و شام۔ طلبگار ہیں اُسکی رضا کے

اس آیت سے اجتماعی ذکر حلقہ ذکر اور توجہ کا ثبوت ملتا ہے۔ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی ان کی معیّت کا حکم ملا ہے۔ اس سے ذکرِ اجتماعی کی فضیلت بھی ظاہر ہوگئی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" یہ چیز مجھے دُنیا و ما فیہا سے زیادہ محبوب ہے کہ ذاکرین کے ساتھ صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کی نماز کے بعد غروبِ آفتاب تک ذکرِ الٰہی کیا کروں (بیہقی)

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" ذاکرین کے ساتھ مل کر صبح کی نماز کے بعد طلوعِ آفتاب تک ذکر کرنا مجھے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔"

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" جو دن میں سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھے تو اُس کی تمام خطائیں بخش دی جائیں گی۔ اگرچہ کفِ دریا یعنی سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں (مسلم۔ بخاری)

Marfat.com

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " دو کلمے زبان پر ہلکے ہیں۔ ترازو میں بھارے ہیں۔ رحمٰن کو پیارے ہیں

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمُ

(مسلم۔ بخاری)

حضرت یسیرہ فرماتی ہیں۔ کہ ہم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " اے بی بیو! تسبیح و تہلیل اور تقدیس کو لازم کر لو۔ انگلیوں پر گنا کرو کہ انگلیوں سے سوال ہوگا۔

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " جو اللہ کے لئے صبح کو سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھے اور سو بار شام کو۔ تو وہ اس کی طرح ہوگا جو سو حج کرے۔ جو صبح کو سو بار الحمد للہ پڑھے۔ اور شام کو۔ تو وہ اس جیسا ہوگا جو اللہ کی راہ میں سو گھوڑے خیرات کرے۔

اور جو صبح کو سو بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھے اور سو بار شام کو۔ تو وہ اس کی طرح ہوگا جو اولادِ حضرت اسمٰعیلؑ سے سو غلام آزاد کرے۔ اور جو صبح کو سو بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے اور سو بار شام کو تو کوئی اس سے زیادہ نیکیاں اس دن نہ کر سکے گا۔ مگر اس کے جو اتنی ہی بار یہ کلمات کرے یا اس سے زیادہ۔

ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

Marfat.com

۹۹

ننانوے بیماریوں کی دوا ہے۔ جن میں ادنیٰ بیماری غم ہے (مشکوٰۃ)

اولیاء کے وظائف اور معمولات

شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ ان اسماء کا ورد کرتے تھے اور آپ نے ہر اسم کیلئے ایک توجہ بنائی ہے۔ جو کہ ہر سَو مرتبہ یا پانچ سو مرتبہ اسم پڑھنے کے بعد پڑھی جائیگی۔ ان کی برکات ظاہر ہیں۔

پہلا نام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

اس کو ایک لاکھ مرتبہ پڑھے۔ اس کی توجہ یعنی مطلب، اصطلاح تصوف میں یہ ہوتا ہے کہ "اے خدا! میرے ظاہر پر اس کلمہ کی بادشاہی قائم کر۔ اور باطن میں اس کے حقائق ثابت کر اور مجھ میں اس کے احاطہ سے میرے ظاہر کا استغراق ہو تاکہ مراتب وجود و شہود میں تیرے افعال و صفات کے سوا کسی کو نہ دیکھوں"۔

دوسرا نام اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ

اس کو ایک لاکھ مرتبہ پڑھے۔ اس کی توجہ یعنی مطلب اصطلاحِ تصوّف میں یہ ہے کہ "اے خدا! مجھ کو اپنی طرف راستہ دکھا۔ اور مجھ کو اپنے آگے ادب والا اور ثابت قدم بنا۔ اور اپنی محبت دے۔ میرے دل کو اپنی ذات کیلئے مظہر

Marfat.com

اور اپنے احکام کے لئے سرچشمہ بنا۔ اگر حرف ندا یعنی یَا کے ساتھ پڑھے تو یَا اَللّٰہ یَا اَللّٰہُ یَا اللّٰہِ کہے۔

تیسرا نام حَيٌّ۔ حَيٌّ۔ حَيٌّ ایک لاکھ مرتبہ پڑھے۔ اس کی توجہ یعنی مطلب یہ ہے کہ مجھ کو پاک زندگی دے۔ اپنی محبت کا پاکیزہ و شیریں شربت پلا۔ میری زندگی تجھ میں وابستہ رہے۔ اپنی حیات کا نور میری حیات میں ظاہر کر۔ کہ میری روح کو دائمی حیات نصیب کر۔ اور قیامت کے دن میرے باطن کو اپنے باطن سے نفع پہنچا۔ میرے دل کو اپنی پرورش کے بھیدوں سے آگاہ کر۔ میری زبان کو باطنی علوم پر گویا کر۔ اگر یَا کے ساتھ پڑھے تو بلا تنوین یَا حَيُّ یَا حَيُّ یَا حَيُّ کہے۔

چوتھا نام وَاحِدٌ۔ وَاحِدٌ۔ وَاحِدٌ

اس کو ایک لاکھ مرتبہ پڑھے۔ اس کی توجہ یعنی مطلب اصطلاحِ تصوف میں یہ ہے کہ اپنے نورِ واحدانیت کے ذریعہ مجھ کو موحد بنا۔ اور اپنے پر کامل یقین کرنے کی مجھ کو توفیق دے کہ تو اپنی خدائی میں اکیلا ہے۔ اور میرے تمام دینی و دنیاوی کاموں کے لئے بس تو ہی کافی ہے۔

اگر یَا کے ساتھ پڑھے تو یوں کہے۔

یَا وَاحِدُ۔ یَا وَاحِدُ۔ یَا وَاحِدُ۔

Marfat.com

پانچواں نام عَزِیْزٌ ۔ عَزِیْزٌ ۔ عَزِیْزٌ

اس کو ایک لاکھ مرتبہ پڑھے۔

اس کی توجہ یعنی مطلب اصطلاحِ تصوّف میں یہ ہے کہ مجھ کو اپنی عزت کے واسطہ سے عزت والوں میں داخل کر۔ عزت والوں کے کام مجھ سے کرا۔ مجھ کو عزت دے اور عزت والے بندوں میں داخل کر۔

اگر یَا کے ساتھ پڑھے تو بلاتنوین یَا عَزِیْز۔ یَا عَزِیْز۔ یَا عَزِیْز کہے۔

چھٹا نام وَهَّابٌ ۔ وَهَّابٌ ۔ وَهَّابٌ

اس کو ایک لاکھ مرتبہ پڑھے۔ اس کی توجہ یعنی مطلب اصطلاحِ تصوّف میں یہ ہے کہ مجھ کو ایسی توفیق بخش جو تیری مرضی کے کاموں تک مجھ کو پہنچا دے۔ اے بھید کی باتوں کے بتانے اور بخشنے والے! مجھ پر مہربانی کر۔ اے خدا تو مجھ پر اس امر کا نگران بنا رہ کہ صرف تیری ہی طرف محتاج بنا رہوں کیونکہ تیری غنا و دولت درحقیقت کامل ہے۔ پس تو مجھ فقیر بندہ پر ایسا احسان کر کہ خود غنی ہو کر دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاؤں

اگر یَا کے ساتھ پڑھے تو پھر یوں کہے

یَا وَهَّاب ۔ یَا وَهَّاب ۔ یَا وَهَّاب ۔

Marfat.com

ساتواں نام وَدُوْدٌ ، وَدُوْدٌ ، وَدُوْدٌ ۔

اِس کو ایک لاکھ مرتبہ پڑھے۔ اِسکی توجہ یعنی مطلب اصطلاحِ تصوّف میں یہ ہے کہ مجھ کو نیک لوگوں کی محبت عطا کر۔ اے خُدا مجھ کو مخلوق کے شر سے بچا کیونکہ اُنکے شر کے بند کرنے کی تجھ میں کامل طاقت ہے ۔ اگر یَا کے ساتھ پڑھے تو بِلا تنوین یَاوَدُوْد ۔ یَا وَدُوْد ۔ یَاوَدُوْد پڑھے

حضرت مجددِ الف ثانی رح کے ختم شریف کی ترکیب یہ تھی ۔ اوّل اوّل درود شریف سو سو مرتبہ پڑھتے ہیں ۔ لاحول پڑھاجاتا اِس کے بعد وَلاقوۃ اِلّا بِاللّٰہِ العلی العظیم ۔ ہزار مرتبہ پڑھتے لاحول ولا قوۃ اِلا باللّٰہ نوسو مرتبہ ۔ بعد لاحول ولا قوۃ اِلّا باللّٰہِ العلی العظیم سو مرتبہ پھر درود شریف پڑھتے ۔ اِس کے بعد حلقہ فرماتے اور توجہ کرتے۔ اور مغرب کے وقت تک یہ شغل رہتا ۔

سورۃ بقرہ۔ سورۃ یٰسٓ ۔ سورۃ رحمٰن ۔ سورۃ واقعہ۔ سورۃ ملک ۔ سورۃ مزمل ۔ سورۃ تغابن ۔ درود شریف ۔ استغفار ۔ ذکر و اذکار اور دیگر آیتوں ۔ سورتوں اور احادیث سے اوراد۔ وظائف اپنے مرشد و شیخ سے طریقہ و اجازت لے کر کریں ۔

فائدہ :۔ اولیاء و مشائخ جو اوراد و وظائف اپنے معمول کے مطابق نمازوں کے بعد پڑھتے ہیں اُن کی اصل قرآن و حدیث میں مذکور ہے

Marfat.com

تعارف جامعہ

جامعہ انوار الاسلام غوثیہ رضویہ ضلع چکوال کی ایک معروف دینی درسگاہ ہے۔ جس کا قیام ۱۹۷۲ء میں عمل میں لایا گیا۔ جامعہ میں قرآن پاک کی تعلیم حفظ و ناظرہ۔ درس نظامی۔ تجوید و قرات۔ فاضل عربی۔ شعبۂ دارالتصنیف قائم ہے نیز طلباء کیلئے میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کا بھی بندوبست کیا گیا ہے

جامعہ ہٰذا میں ۸۰ کے قریب بیرونی طلباء اور ۱۰۸ مقامی طلباء رہائش پذیر ہیں۔ جن کی جملہ ضروریات مثلاً کتب۔ علاج خورد و نوش اور رہائش کی تمام تر ذمہ داری جامعہ ھٰذا پر ہے جامعہ ھٰذا میں تعلیم و تدریس کے لئے چھ نہایت قابل اساتذہ اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

علاوہ ازیں بچیوں کی تعلیم کے لئے مدرسۃ البنات بھی قائم ہے۔ جس میں ۷۰ کے قریب بچیاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کر رہی ہیں۔ بچیوں کی تعلیم و تدریس کے لئے ایک معلّمہ کو بھی تعیّنات کیا گیا ہے۔

جامعہ ھٰذا کے زیر اہتمام ہر سال "مقام مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس" منعقد کرائی جاتی ہے جس میں ملک کے نامور مشائخ عظام اور علمائے کرام شرکت فرماتے ہیں۔ آپ حضرات سے التماس ہے کہ اس ادارے کی مالی امداد فرما کر خدا کے حضور اپنے درجات بلند کریں۔

(حاجی محمد صادق)

(کتابت فیروز آرٹ چکوال)

Marfat.com

Marfat.com

علامہ حافظ عبدالحلیم کی تصانیف

جمالِ تصوف

جمال المسائل

مقامِ مصطفیٰ (زیرِ ترتیب)

تذکرہ علمائے اہلسنت ضلع چکوال (زیرِ ترتیب)

جمالِ کرم

مقالات

- امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
- امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
- مولینا غلام نبی للّٰہی رحمۃ اللہ علیہ

شعبۂ نشر و اشاعت جامعہ انوار الاسلام غوثیہ رضویہ

لائن پارک چکوال ۔ فون :- 2476

پرنٹرز :- ملک اشرف پرنٹرز ، راولپنڈی فون : ۵۹۱۹۰۱ کتابت "فیروز"

Marfat.com

علامہ حافظ عبد الحلیم کی تصانیف

جمالِ تصوف

جمال المسائل

مقامِ مصطفیٰ
(زیرِ ترتیب)

تذکرہ علمائے اہلسنت
ضلع چکوال (زیرِ ترتیب)

جمالِ کرم

مقالات

- امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
- امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
- مولینا غلام نبی للّٰہی رحمۃ اللہ علیہ

شعبۂ نشر و اشاعت جامعہ انوار الاسلام غوثیہ رضویہ
لائن پارک چکوال۔ فون:- 2476

پرنٹرز: ملک اشر پرنٹرز، راولپنڈی فون: ۵۹۱۹۰۱ — کتابت "فیروز"

Marfat.com